فضائل درود شریف

تحقیق و تصنیف

ڈاکٹر محمود علی انجم

(ایم اے، ایم ایس سی نفسیات، ایم سی ایس، ایم فل، پی ایچ ڈی اقبالیات)

(بانی تھری آئی سائیکو تھراپی، اسلامک سائیکالوجسٹ، سپر چوالسٹ، صوفی سائیکوتھراپسٹ)

ریسرچ سکالر (اسلامیات، تصوف، اقبالیات، اردو، نفسیات وروحی علوم)

فضائلِ درُودشریف

کثرتِ درودشریف اللہ تعالیٰ جل مجدہ اور نبی کریم ﷺ سے روحانی رابطے کا ذریعہ ہے اور اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کا قرب نصیب ہوتا ہے اور اگر یہ سلسلہ جاری رہے تو ذوق وشوق اور ادب واحترام سے درود وسلام پڑھنے سے یہی قرب وصل میں تبدیل ہو جاتا ہے۔اس کتاب میں درود وسلام پڑھنے کے مقاصد،فضائل وفوائد اور مقامات ومواطن بیان کیے گئے ہیں۔

تحقیق وتصنیف

ڈاکٹر محمود علی انجم

(ایم اے،ایم ایس سی نفسیات،ایم سی ایس،ایم فل،پی ایچ ڈی اقبالیات)

(بانی تھری آئی سائیکوتھراپی،اسلامک سائیکالوجسٹ،سپر چوالسٹ،صوفی سائیکوتھراپسٹ)

ریسرچ سکالر(اسلامیات،تصوف،اقبالیات،اردو،نفسیات وروحی علوم)

سابق پرنسپل ''چشتیہ کالج،فیصل آباد''

ایڈیٹر''ماہنامہ نورِذات'' رجسٹرڈ،منظورشدہ

پروپرائٹر''نورِذات پبلشرز''،لاہور

نورِذات پبلشرز،لاہور

Mobile & Whats App: 0321-6672557 Email: Anjum560@gmail.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جملہ حقوق بحق مصنفِ کتاب محفوظ ہیں

نام کتاب:۔ فضائلِ دُرودشریف

تحقیق وتصنیف:۔ ڈاکٹر محمود علی انجم

(ایم اے، ایم ایس سی نفسیات، ایم سی ایس، ایم فل، پی ایچ ڈی اقبالیات)

(بانی تھری آئی سائیکوتھراپی، اسلامک سائیکالوجسٹ، سپر چوالسٹ، صوفی سائیکوتھراپسٹ)

ریسرچ سکالر (اسلامیات، تصوف، اقبالیات، اردو، نفسیات وروحی علوم)

بانی وصدر (بزم فقرِ اقبال، بزم علم وعرفان، ایجوکیٹر اینڈ لرنرز ویلفیئر آرگنائزیشن)

نائب صدر بزم فکرِ اقبال، انٹرنیشنل

سابق پرنسپل "چشتیہ کالج، فیصل آباد"

ایڈیٹر "ماہنامہ نورِ ذات" رجسٹرڈ، منظور شدہ

پروپرائٹر "نورِ ذات پبلشرز"، لاہور

برائے مشورہ ورہنمائی:۔ فون نمبر / وٹس ایپ نمبر:۔ 0323-6672557 / 0321-6672557

ای میل:۔ Anjum560@gmail.com/Anjum560@outlook.com

کمپوزنگ:۔ محمد آصف مغل

طابع:۔ نورِ ذات پبلشرز

فون نمبر / وٹس ایپ نمبر:۔ 0323-6672557 / 0321-6672557

ای میل:۔ Anjum560@gmail.com/Anjum560@outlook.com

سنِ اشاعت:۔ اپریل ۲۰۲۴ء

راقم الحروف نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ حتی المقدور تحقیقی وتنقیدی شعور سے کام لیتے ہوئے 'موضوعِ تحقیق' سے انصاف کیا جائے اور حقائق تک رسائی حاصل کر کے انھیں سند و حوالہ جات کے ساتھ ضبطِ تحریر میں لا کر قارئین کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ تاہم، ہر انسانی کوشش کی طرح علمی و ادبی کاموں میں بھی غلطی، کوتاہی اور نقص کا امکان رہتا ہے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ انھیں اس کتاب میں کسی مقام پر کوئی کمی بیشی و غلطی نظر آئے تو مجھے ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں ان کی قیمتی آرا سے استفادہ کیا جاسکے۔

والله الموفق و هو الهادی الی سواء السبیل۔ اللهم تقبل منا انك انت السمیع العلیم۔ الحمد لله رب العالمین۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌمَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَآ اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرٰتِ فِی الْحَیَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَیَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ وَیَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ وَیَادَافِعَ الْبَلِیَّاتِ وَیَا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ یَآ اِلٰھِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ط ○ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ط سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اِلٰھاً وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ○ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ○ وَاَنَا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا ○ یَارَبِّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا یَنْبَغِیْ لِجَلَالِ وَجْھِکَ وَعَظِیْمِ سُلْطَانِکَ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی ○ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ ○ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَخَلْقِہٖ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَدَدَ خَلْقِہٖ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی ○ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ○ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ ○ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْمُعَافَاۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ○ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ○

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌمَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط ○

کتاب دوستی

کامیاب زندگی گزارنے کے لیے زندگی کا مقصد اور اسے گزارنے کا طریقہ جاننے اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے لیے بہترین مخلوق کا رُوپ عطا کرنے والے احد و واحد رب تعالیٰ نے انبیا و رُسل پر آسمانی کتابیں اور صحائف نازل فرمائے اور انھیں بطور معلم انسانوں کو تعلیم دینے اور ان کی تربیت کرنے کا فریضہ سرانجام دینے کی ذمہ داری تفویض فرمائی۔ کتاب ہر ایک معلم و متعلم کی بنیادی ضرورت ہے۔ ایک مسلمان تاحیات معلم اور متعلم کے طور پر زندگی بسر کرتا اور ہر وقت اپنی اور دوسروں کی اصلاح اور فلاح کے لیے مصروف بہ عمل رہتا ہے۔ حیات بخش اور حیات افروز علم و ادب پر مشتمل کتابیں ہر فرد کی ضرورت ہیں۔ ایسی تحقیقی، مستند کتابیں جو منشائے الٰہی کے مطابق دنیوی اور اُخروی فوز و فلاح کے حصول میں ممد و معاون ہوں، ان کا مطالعہ اور ان سے ملنے والی تعلیمات پر عمل کرنا ازحد ضروری ہے۔

اپنے بارے میں، اپنے خالق و مالک کے بارے میں، اس کائنات کے بارے میں، اپنے محبوب حکما، علما، صوفیہ، ادبا اور شعرا کی نگارشات سے استفادہ کرنے کے لیے مطالعہ کی عادت اپنائیں۔

یہ کتاب اسی جذبے کے تحت آپ کو پڑھنے کے لیے پیش کی گئی ہے۔ اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کے لیے دیں۔

سُرورِ علم ہے کیفِ شراب سے بہتر
کوئی رفیق نہیں ہے کتاب سے بہتر

محترمی ومکرمی! ____________________

____

فضائلِ درُودشریف

ازطرف:۔ ____________________

تاریخ:۔ ____________ دن:۔ ____________

اظہارِ تشکر

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ٥

اور اللہ نے تمھیں تمھاری ماؤں کے پیٹ سے (اس حالت میں) باہر نکالا کہ تم کچھ نہ جانتے تھے اور اس نے تمھارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تاکہ تم شکر بجالاؤ٥

زیرِ نظر کتاب ''فضائلِ درُودشریف'' کی تصنیف وتالیف کی سعادت حاصل ہونے پر میں ربِ قدیر اور اپنے آقا و مولا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بے حد وحساب شکر گزار ہوں۔ میں اپنے روحانی، علمی و ادبی محسنین اور کرم فرماؤں خصوصاً سلطان الفقرا قبلہ فقیر نور محمد کلاچوی رحمۃ اللہ علیہ، پیرو مرشد حضرت قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ، اپنے نہایت واجب الاحترام والد محترم حاجی محمد یٰسین رحمۃ اللہ علیہ اور والدہ محترمہ کا شکر گزار ہوں جن کی تعلیمات، دعاؤں، توجہ اور شفقت کی بدولت اس کارِ سعادت کی توفیق عطا ہوئی۔ میرے کرم فرما اساتذہ پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان (پی ایچ ڈی اقبالیات)، پروفیسر ڈاکٹر محمد افضال انور (پی ایچ ڈی اردو)، پروفیسر ڈاکٹر ارشاد شاکر اعوان (پی ایچ ڈی اقبالیات)، پروفیسر ڈاکٹر قمر اقبال (پی ایچ ڈی اقبالیات) اور پروفیسر ڈاکٹر مظفر علی کاشمیری (پی ایچ ڈی اقبالیات) کی مدد، رہنمائی اور دعاؤں کی بدولت مجھے یہ کارِ خیر سرانجام دینے کی توفیق حاصل ہوئی۔ میری بیوی (فوزیہ نسرین انجم)، بیٹی (عروج فاطمہ)، داماد (اسد محمود)، بہو (فائزہ حامد) اور بیٹوں (حامد علی انجم اور احمد علی انجم) نے میرے حصے کی ذمہ داریاں سرانجام دے کر، ہر طرح سے میری ضروریات کا خیال رکھ کر مجھے ذہنی وقلبی فراغت کے لمحات حاصل کرنے میں گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ میں ان سب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ میں اپنی اس علمی، ادبی وروحانی کاوش کو ان سے منسوب کرتا ہوں اور دل کی گہرائیوں سے ان کے لیے دعا گو ہوں۔

احقر العباد
طالبِ دعا ومنتظرِ آرا
ڈاکٹر محمود علی انجم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

انتساب

سیدالمرسلین، رحمۃ اللعالمین، شفیع المذنبین، نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمام انبیاورسل، امہات المؤمنین، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اولاد پاک، پنجتن پاک، آئمہ مطہرین، معصومین، تمام صحابہ کرام وصحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین، اولیائے امت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تمام مشائخ عظام، علمائے کرام، تمام مومنین ومومنات، مسلمین ومسلمات، قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی ودیگر تمام سلاسلِ حق کے پیرانِ عظام واہلِ سلسلہ، ساتوں سلطان الفقراء خصوصاً حضرت پیرانِ پیر دستگیر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ، حضرت قبلہ فقیر نور محمد کلاچوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ غریب النواز خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ صابر پیا رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ، مرشدِ من حضرت قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ محمد غلام نصیر الدین نصیر رحمۃ اللہ علیہ، فرید العصر میاں علی محمد خاں چشتی نظامی فخری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ محمد مسعود احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ، سرکار میراں بھیکھ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ محمد علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ گوہر عبدالغفار چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ، میاں غلام احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ، میاں مقبول احمد رحمۃ اللہ علیہ اوران کے اہل و عیال، حضرت میاں علی شیر صدیقی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت میاں فریاد احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ، پروفیسر ڈاکٹر محمد افضال انور، پروفیسر ڈاکٹر قمر اقبال، پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان، پروفیسر ڈاکٹر مظفر کاشمیری، پروفیسر ڈاکٹر محمد غلام معین الدین نظامی، ڈاکٹر محمد شفیق، ڈاکٹر محمد اصغر، پروفیسر سلیم صدیقی، استادِ محترم پروفیسر عبداللہ بھٹی، بندہ عاجز اور اِس کی اہلیہ کے والدین (حاجی محمد یٰسین وبیگم یٰسین، میاں لطیف احمد وبیگم میاں لطیف احمد)، بندہ عاجز کی اہلیہ (فوزیہ نسرین انجم)، بیٹی (عروج فاطمہ)، داماد (اسد محمود)، بہو (فائزہ حامد)، بیٹوں (حامد علی انجم، احمد علی انجم)، پوتے (محمد علی انجم)، پوتی (ماہ نور فاطمہ)، بہنوں (مسز یاسمین اختر، مسماۃ ناہید اختر)، برادران (میاں مقصود علی چشتی نصیری، میاں سجاد احمد قادری، میاں فیاض احمد، میاں شہباز احمد، میاں اعجاز احمد، میاں خرم یٰسین، میاں عاصم یٰسین، میاں ارشد محمود، میاں افتخار احمد، میاں ابرار احمد، میاں عمران احمد، میاں نسیم اختر) اوران کے اہل وعیال، مسٹر ومسز نصیر واہلِ خانہ، خالد محمود (پروپرائٹر: خالد بک ڈپو، لاہور)، کاشف حسین گوہر (پروپرائٹر: ہمدرد کتب خانہ)، الطاف حسین گوہر (پروپرائٹر: گوہر سنز پبلی کیشنز)، تمام مسلمان آباؤ اجداد، بہن بھائیوں، بیٹوں، بیٹیوں، دامادوں، بہوؤں، نسلِ نو، احباب، رفقا، اساتذہ، تلامذہ، ظاہری وباطنی بلاواسطہ وبالواسطہ محسنین، علمی نسبی، روحانی تعلق رکھنے والے تمام احباب، بندہ عاجز کے چاہنے والوں اوران سب کو جن سے بندہ عاجز کو محبت ہے، تاابدالآباد اس کا ثواب ایصال ہو۔ بندہ عاجز سے جانے انجانے کسی بھی صورت میں ایسے تمام افراد جن کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی سرزد ہوئی انھیں بھی اس کارِ خیر کا ثواب ایصال ہو اور ذاتِ باری تعالیٰ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اپنے فضل وکرم سے اسے بطور قضا وکفارہ شمار فرما کر اُن سب کی اور بندہ عاجز کی مغفرت فرمادے۔ (آمین)

وَالَّذِیْنَ جَآءُ وْ مِنْ بَعْدِ ھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○

اور وہ لوگ (بھی) جواُن (مہاجرین وانصار) کے بعد آئے (اور) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی، جو ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کوئی کینہ اور بغض باقی نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! بے شک تو بہت شفقت فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے○ الحشر[59:10]

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی بندگی کے لیے پیدا فرمایا اور دین اسلام کو بندگی کی اساس اور میزان قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کی رہنمائی کے لیے حضرت آدم علیہ السلام تا نبی کریم رؤف ورحیم حضرت محمد ﷺ تک کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و رُسل مبعوث فرمائے اور آسمانی کتابیں نازل فرمائیں۔ تمام انبیاء و رُسل ان آسمانی کتابوں میں دی گئی ہدایت کے مطابق عمل کرتے اور انسانوں کو تعلیم دیتے رہے۔ نبی کریم رؤف و رحیم حضرت محمد ﷺ کے ذریعے دین اسلام کی تکمیل ہوگئی۔ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں اور قرآن کریم آخری آسمانی کتاب ہے۔

اسلام کا پیغام کسی مخصوص زمانے، کسی مخصوص علاقے یا مخصوص لوگوں کی حد تک محدود نہیں۔ اسلام کا پیغام عالمگیر اور آفاقی ہے۔ دین اسلام کے مطابق زندگی کا سفر ہمیشہ جاری رہے گا۔ ہم سب اس دنیا میں آزمائے جانے کے لیے بھیجے گئے ہیں۔ اس دنیاوی زندگی کے مطابق آخروی زندگی کی راہیں متعین ہوں گی۔ دین اسلام میں جسم اور روح کے باہمی تعلق اور ان کے تقاضوں کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ عصرِ حاضر کا انسان اپنا مقصدِ حیات فراموش کر چکا ہے۔ وہ نہ صرف اللہ تعالیٰ سے دور ہے بلکہ وہ اپنے آپ سے بھی دور ہے۔ لادینی وملحدانہ فلسفۂ حیات کے تحت ہر کوئی اپنی بدنی، دنیاوی اور مادی ضروریات اور خواہشات کی تکمیل کے لیے کوشاں ہے۔ زیادہ تر لوگ اس مادی طرزِ فکر کی وجہ سے اپنی روح کے تقاضے بھی فراموش کر چکے ہیں۔ وہ روح کے قائل نہیں تو روحانیت کے قائل کیسے ہوں گے۔ ہم مسلمان بھی اس مادی دور میں اپنا مقصدِ حیات فراموش کر چکے ہیں۔

دین اسلام آخروی زندگی میں فلاح و کامیابی کے حصول کے لیے دنیاوی زندگی بسر کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس کے مطابق ہر انسان کو، خصوصاً مسلمان کو اسلامی تصورِ حیات کے مطابق اپنے بدن اور روح کے تقاضے پیش نظر رکھتے ہوئے دنیا اور آخرت میں کامیابی کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ عصرِ حاضر کی ان خرابیوں کے **پیشِ نظر اور جدید علوم کے تحقیقی اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے بندۂ عاجز نے اسلامی ضابطۂ حیات، علامہ اقبالؒ کے افکار و تصورات (خصوصاً فلسفۂ خودی)، اسلامی نفسیات اور اسلامی تصوف کے باہم مربوط تعلق کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے تھری آئی سائیکوتھراپی وضع کی ہے جو کہ نفسیاتی، روحانی اور اخلاقی امراض کے طریقۂ علاج پر مشتمل ہے۔ الحمدللہ! یہ سائیکوتھراپی اسلامی فلسفۂ حیات اور اُس کے تقاضوں کے مطابق ہے۔ اسلامیات، اقبالیات، تصوف اور نفسیات کے باہمی ربط پر مبنی یہ تھراپی اسلامی ضابطۂ اخلاق اور اسلامک سپر چوئل ازم کے آفاقی اور عالمگیر اصولوں پر مبنی ہے۔** اس سے نہ صرف ہم مسلمان بلکہ غیر مسلم بھی استفادہ کر سکیں گے اور ان شاءاللہ وہ اس تھراپی کے عملی نتائج سے اطمینان پا کر دین اسلام کے بھی قائل ہو جائیں گے اور اُن میں جن کا نصیب ہوا وہ مسلمان بھی ہو جائیں گے۔ **بندۂ عاجز کو اللہ تعالیٰ نے اس تھراپی پر ریسرچ کرنے اور اسے پیش کرنے کا شرف عطا فرمایا ہے۔ تحقیقی نکتۂ نگاہ سے یہ نفسیات اور روحانی دنیا میں ایک نیا اضافہ ہے۔ آپ کے پیشِ نظر یہ کتاب اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔**

عظیم علمائے حق اور صوفیائے عظام نے خلقِ خدا کی بہتری کے لیے آیاتِ قرآنی اور مسنون دعاؤں پر مشتمل منازلِ روحانی ترتیب دیں اور پیش کیں جن میں سے 'حزب البحر' اور 'حزب الاعظم' مشہور و متداول ہیں۔ عصرِ حاضر میں ذاتِ باری تعالیٰ کے فضل و کرم سے بندۂ عاجز نے احادیثِ نبوی ﷺ اور ارشادات و معمولاتِ صوفیاء کے پیشِ نظر بعد از تحقیق کئی منازلِ روحانی ترتیب دیں، احادیث کے مطابق ان کے فضائل بیان کیے اور انہیں 'حزب النبی ﷺ'، 'حزب الکامل'، 'حزب الاعظم جدید'، 'حزب الحب والتسخیر'، 'حزب الشفائے کامل'، 'حزبِ مریم' اور 'حزب المؤمن' کے نام سے پیش کیا ہے۔ یہ منازلِ روحانی طبِ نبوی ﷺ کے بنیادی اصولوں کے مطابق ترتیب دی گئیں ہیں اور یہ صدیوں پر محیط اسلامی اور روحانی معالجات میں منفرد اضافے اور پیشکش کی حیثیت رکھتی ہیں۔ علمِ تحقیق کی رو سے تحقیق پر مبنی یہ منازلِ روحانی نہایت قدر و قیمت کی حامل ہیں جس کا بین ثبوت وہ تمام احادیثِ مبارکہ ہیں جو ان منازل کے فضائل میں بیان کی گئی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان منازل کو اپنے معمول میں لے کر آئیں۔ صدقہ جاریہ کی نیت سے ان کو شائع کریں اور تقسیم کریں۔ صوفیائے عظام اور روحانی معالجین سے درخواست ہے کہ وہ ان منازلِ روحانی کی ترویج میں بھرپور کردار ادا کریں تاکہ مخلوقِ خدا ان سے بھرپور استفادہ کر کے فلاحِ دارین حاصل کرے اور ہمارے لیے یہ منازلِ روحانی صدقہ جاریہ بن جائیں۔

طالب دعا

پروفیسر ڈاکٹر محمود علی انجم

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	حمد ونعت	003
	کتاب دوستی	004
	اظہارِ تشکر	005
	انتساب	006
	پیش لفظ	007
	فہرست مضامین	008
	فضائل درود شریف	010
	درود شریف پڑھنے کا شرعی حکم	010
	لفظ آل کا مفہوم	010
	آل رسول کریم ﷺ پر درود شریف بھیجنا واجب ہے	010
	درود شریف کے احکام ومسائل	011
	درود شریف پڑھنے کے مقاصد	011
	احسان بالائے احسان	011
	رضاء مصطفےٰ ﷺ کا حصول	011
	کون سا درود شریف پڑھا جائے	011
	کثرت درود وسلام کے فضائل اور تعداد کا تعین	012
	درود شریف پڑھنے کے ممنوعہ اوقات ومقامات	013
	درود شریف پڑھنے کے آداب	013
	درود وسلام بصیغہ ندا	014
	وسعتِ علم مصطفوی ﷺ	014
	درود شریف پڑھنے کے مسائل شرعی	015
	درود شریف کے فضائل وفوائد	016
	دیگر انبیاء ورسل اور آل پاک پر درود وسلام بھیجنا	020
	نبی اور رسول میں فرق	022
	علم جفر کی رو سے ایک ایمان افروز نکتہ	022
	مسجد میں داخل ہوتے وقت اور باہر آتے وقت درود پڑھنا	023
	اجمالی جائزہ	024
	مسجد کے آداب کا بیان	024
	مسجد سے نکلتے وقت کے آداب	025
	گھر میں داخل ہوتے وقت درود شریف پڑھنا	025

026	وضو کے بعد درود شریف	
026	اجمالی جائزہ	
027	دعا کے وقت درود شریف پڑھنا	
028	اجمالی جائزہ	
029	نماز میں اور اذان کے بعد درود شریف پڑھنا	
033	اجمالی جائزہ	
033	وسیلہ کے بارے میں حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت	
035	مقام محمود کے بارے میں حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان	
035	اذان کے وقت اور بعد کے اذکار اور دعاؤں کا بیان	
037	حضور نبی کریم ﷺ کا منصب شفاعت	
039	روز حشر کو آپ ﷺ کا اپنے امتی کی شفاعت فرمانا	
040	مجلس درود شریف کے فضائل	
041	اجمالی جائزہ	
044	جان سے بھی پیارا ہے محبوب ہمارا	
045	حضرت سیدنا فاروق کا درود شریف پڑھنے کا طریقہ	
046	شان حضور ﷺ بزبان حضرت علی رضی اللہ عنہ	
047	شیر خدا حضرت علی کرم اللہ وجہ کا درود شریف	
048	ذکرِ الٰہی کی فضیلت	
051	اولیاء کرام اور ذکر الٰہی	
052	جو درود نہ پڑھے بدبخت اور بخیل ہے	
056	اجمالی جائزہ	
057	بخیل کی وضاحت	
057	ناک کے خاک آلودہ ہونے کی وضاحت	
057	سب سے بہتر انسان	
058	درود شریف کی برکت سے بھولی ہوئی بات کا یاد آنا	
059	اجمالی جائزہ	
060	حوالہ جات وحواشی	

فضائلِ دُرودشریف

(دُرودشریف کی قدر و قیمت اور ضرورت و اہمیت)

درودشریف پڑھنے کا شرعی حکم:۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاo الاحزاب[33:56]

بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبیِّ (مکرمّ صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کروo

اس آیہ کریمہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درودشریف پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور خالق دو جہاں نے اپنے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کی ترغیب کے لیے خود اپنی ذاتِ پاک اور اپنے مقرب فرشتوں کو بطور نمونہ پیش فرمایا ہے کہ یہ وہ فعلِ مقدس ہے اور یہ عملِ خاص ہے جس میں اللہ تعالیٰ بھی شامل ہے۔

لفظ ''صلوٰۃ'' جو کہ آیت شریف میں وارد ہوا ہے اس کی نسبت اللہ جل شانہ کی طرف اور فرشتوں کی طرف اور مومنین کی طرف کی گئی ہے اور یہ قدرِ مشترک ہے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجتے ہیں۔ ایمان والو! تم بھی درود وسلام پڑھا کرو۔ اس طرح درود پڑھنے سے بندہ مومن اللہ تعالیٰ کی موافقت کرتا ہے، ملائکہ کے ساتھ ہم آواز ہوتا ہے اور اسے امید ہوتی ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ اس پر درود (رحمت) بھیجے گا یعنی اسے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا مقرب بنا دے گا۔(1)

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر اور عزت کے بعد فرمایا:

.....وَمَا کَانَ لَکُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَآ اَنْ تَنْکِحُوْٓا اَزْوَاجَہٗ مِنْۢ بَعْدِہٖٓ اَبَدًا ط اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ عِنْدَ اللّٰہِ عَظِیْمًاo الاحزاب[33:53]

اور تمہارے لیے (ہرگز جائز) نہیں کہ تم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تکلیف پہنچاؤ اور نہ یہ (جائز) ہے کہ تم اُن کے بعد اَبد تک اُن کی اَزواجِ (مطہّرات) سے نکاح کرو، بے شک یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا (گناہ) ہےo

پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق ظاہر فرما کر انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھنے کا حکم دیا تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اس حق کو کیسے ادا کریں یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کس طرح پڑھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فقال قولوا اللھم صل علی محمد و علی آل محمد فالصلاۃ علی آلہ ھی من تمام الصلاۃ علیہ

کہو یا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیجنا ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کو پورا کرتا ہے۔

لفظ آل کا مفہوم:۔ لفظ آل سے مراد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک اور صرف وہ مومنین و مومنات ہیں جنہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آل میں شامل فرمایا۔

آل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درودشریف بھیجنا واجب ہے:۔ آلِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنا واجب ہے جیسا کہ متعدد احادیث مبارکہ، اجماع صحابہ رضوان علیہم اجمعین اور آئمہ کریم کے اقوالِ مبارکہ سے ثابت ہے۔

علمائے کرام کا ایک اور گروہ بھی ہے جن کے نزدیک آل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنا واجب نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں آئندہ

اوراق میں تفصیلی بحث پیش خدمت کی جائے گی۔(ان شاء اللہ تعالیٰ)۔

درودشریف کے احکام ومسائل:۔ درودشریف کے احکام ومسائل کے سلسلہ میں چند سوالات غورطلب ہیں۔

1۔ درودشریف پڑھنے کے بنیادی مقاصد کیا ہیں؟

2۔ کون سا درودشریف پڑھا جائے؟

3۔ درودشریف کی کثرت سے کیا مراد ہے؟ درودشریف کم از کم کتنی تعداد میں پڑھا جائے؟

4۔ درودشریف پڑھنے کے ممنوعہ اوقات ومقامات کون سے ہیں؟

5۔ درودشریف پڑھنے کے اوقات ومقامات کون سے ہیں؟

6۔ درودشریف پڑھنے کے آداب کیا ہیں؟

7۔ صیغہ ءِندا ء سے درودشریف پڑھنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

8۔ درودشریف کے حوالے سے علم حضور ﷺ کا مقام ومرتبہ کیا ہے؟

9۔ درودشریف کے بارے میں دیگر مسائل متفرقہ کیا ہیں؟

قارئین کرام مندرجہ بالا سوالات کے مطابق یہ باب ترتیب دیا گیا ہے۔اس سلسلہ میں درودشریف کے موضوع پر لکھی گئی تقریباً تمام مشہور اور معتبر کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔جن کے حوالہ جات متعلقہ مقامات پر اور اس کتاب کے آخر پر فہرست کتب کی صورت میں درج کیے گئے ہیں تاکہ بطور سند کام آئیں۔

درودشریف پڑھنے کے مقاصد:۔

1۔ احسان بالائے احسان:۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ہم کو ہر اس شخص کے احسان کا بدلہ دینے کا حکم دیا ہے جس نے ہم پر کوئی احسان کیا ہو لیکن حضور اقدس ﷺ کے احسان کے بدلے میں ہم سے کوئی احسان کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا۔ہم عاجز محض ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ہمارے عجز وبے بسی کو دیکھتے ہوئے آنحضرت ﷺ کے احسان کے بدلے میں ہم کو آپ ﷺ پر درود پڑھنے کا حکم فرمایا اور یہ بھی ہمارے ہی نفع کے لیے ہے اور احسان بالائے احسان یہ ہے کہ اس سے محبت بڑھتی ہے اور یہی جذبہ ایمانی کا تقاضا ہے۔اس سے جہنم سے خلاصی اور جنت کی بشارت ملتی ہے اور اس کی مداومت سے ہر طرح کی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔**لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ** اللہ تعالیٰ نے احسان کیا ایمان والوں پر۔(2)

2۔ رضائے مصطفےٰ ﷺ کا حصول:۔ متعدد قرآنی آیات اور احادیثِ مبارکہ کے صریح الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ درود وسلام اس لیے قائم فرمایا تاکہ محبوب کریم ﷺ امت سے خوش ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کی عطاء پر راضی ہو جائیں۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

کون سا درودشریف پڑھا جائے:۔ صلوٰۃ وسلام کا کوئی خاص صیغہ مقرر نہیں ہے، ہر وہ درودشریف جس میں صلوٰۃ وسلام کے الفاظ ہوں پڑھا جائے تو اللہ تبارک تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہو جائے گی۔

درودشریف ایسا پڑھنا چاہیے جس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے پہلے حکم **صَلُّوْا عَلَيْهِ** اور دوسرے حکم **سَلِّمُوْا تَسْلِيْماً** پر مکمل عمل ہو جائے۔

درود ابراہیمی نماز ہی میں پڑھنے کے لیے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

حدیث شریف میں نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ جب مجھ پر سلام کہو تو مرسلین عظام اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر بھی صلوٰۃ وسلام کہو۔(س،ص57)

نیز حدیث میں ارشاد ہے کہ جب انبیا ورسل علیہم الصلوٰۃ والسلام پر درود وسلام پڑھو تو ان کے ساتھ مجھ پر درود وسلام پڑھو(س،ص57)

ان تمام روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے بہتر ہے کہ صلوٰۃ تامہ کے بعد **سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ O وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ O وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ O** الصافات[37:180-182] پڑھ لیا جائے۔(فض،ص126)

کثرت درود وسلام کے فضائل اور تعداد کا تعین: ۔قرآن حکیم میں حکمِ ربی اور تمام احادیثِ مبارکہ مؤمنین ومؤمنات کو درود شریف کی اہمیت سے آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ بکثرت درود وسلام پڑھنے کی ترغیب پر مشتمل ہیں۔اس سلسلہ میں متعدد احادیث مبارکہ کے حوالے سے مندرجہ ذیل اہم نکات سامنے آتے ہیں۔

01۔ کثرت درود شریف اللہ تعالیٰ جل مجدہ اور نبی کریم ﷺ سے روحانی رابطے کا ذریعہ ہے اور اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کا قرب نصیب ہوتا ہے اور اگر یہ سلسلہ جاری رہے تو ذوق وشوق اور ادب واحترام سے درود وسلام پڑھنے سے یہی قرب وصل میں تبدیل ہوجاتا ہے۔

02۔ درود شریف کی تعداد کے لیے متعدد احادیث مبارکہ میں ایک، دس(10)، اسی(80)، سو(100)، دوسو(200) اور ہزار(1000) کے ہندسے استعمال کیے گئے ہیں۔یہ تمام ہندسے دس(10) کے اضعاف ہیں یعنی یہ ہندسے دس کے ہندسہ کی بار بار تکرار سے مرکب ہیں جیسا کہ دس آٹھ بار ہو تو اسی بنتا ہے۔دس، دس بار ہو تو سو بنتا ہے، اور دس بیس بار ہو تو دوسو بنتا ہے وعلیٰ ہذا القیاس۔ہندسوں کی اس ترتیب میں یہ اشارہ ملتا ہے کہ درود شریف جب بھی پڑھیں تو اس تعداد سے پڑھیں جو کہ دس کے اضعاف پر مشتمل ہو۔درود شریف کی کم سے کم تعداد ایک بار مذکور ہے اور ایک کا ہندسہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا مظہر ہے۔ایک کا ہندسہ 10، 100 اور 1000 میں موجود ہے۔اس تمام گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک پسند فرماتا ہے کہ اس کے نبی کریم ﷺ پر درود وسلام اس تعداد میں بھیجا جائے جس کا ہندسہ اس کی وحدانیت کا خصوصی مظہر ہو۔

03۔ احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کے روز اسی(80) بار درود شریف پڑھنے سے اسی(80) سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور اسی(80) سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ایک اور روایت کے مطابق جمعہ کے دن سو(100) بار درود شریف پڑھنے سے اسی(80) سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔جمعہ کے دن دوسو(200) بار درود شریف پڑھنے سے دوسو(200) سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔برادرانِ اسلام درود شریف کی کثرت رحمتوں کے خزانے حاصل کرنے کا بہانہ ہے۔رحمتِ حق بہانہ ڈھونڈ رہی ہے۔اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقیدت ومحبت کا تقاضا ہے کہ ہم بارگاہِ رسالت میں زیادہ سے زیادہ درود شریف کا نذرانہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

04۔ درود شریف کی برکت سے تنگی فراخی میں تبدیل ہوجاتی ہے۔جمعہ کے دن رات کو سو(100) بار درود شریف پیش کرنے سے سو(100) حاجتیں پوری ہوتی ہیں ستر(70) آخرت کی اور تیس(30) دنیا کی۔اس کے علاوہ درود شریف پڑھنے والے کی دس(10) پشتیں نورِ درود شریف سے فیض یاب ہوتی ہیں۔

05۔ روزانہ ہزار بار درود شریف پڑھنے والے پر نارِ جہنم حرام ہوجاتی ہے، مرنے سے پہلے جنت کی بشارت ملتی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ قربِ نبوی ﷺ نصیب ہوتا ہے۔

06۔ خلوص ومحبت سے صرف ایک بار درود شریف پڑھنے سے احد پہاڑ جتنا ثواب عطا ہوتا ہے۔بعض مواقع پر ملنے والا ثواب فرشتے ہزاروں دن تک لکھتے رہتے ہیں۔

07۔کثرت سے درود شریف پڑھنے والے کو نور عطا ہوگا جو کہ قبر، حشر، میزان اور پل صراط کی کٹھن آزمائشوں میں سرخرو ہونے کا سبب ہے۔
کثرت سے درود شریف پڑھنے والے کو روزِ حشر عرش کا سایہ اور شہدا کے ساتھ ٹھکانا نصیب ہوگا۔

08۔ دس بار صبح اور دس بار شام درود شریف پڑھنے والے کو شفاعت نصیب ہوگی۔

09۔ روزانہ درود شریف پڑھنے کی تعداد کم از کم ایک ہے لیکن اسے کثرت قرار نہیں دیا جاسکتا۔اس میں روحانی نکتہ یہ ہے کہ اگر باقاعدگی سے بلاناغہ ایک بار بھی درود شریف پڑھا جائے تو اس کی برکت سے حُبِ الٰہی اور حُبِ نبوی ﷺ نشوونما پاتی ہے۔شوق کا تقاضہ درود شریف کی کثرت کی طرف لے جاتا ہے اور ایک سے دس(10) بار، دس سے سو(100) بار اور سو سے ہزار(1000) بار روزانہ درود وسلام کا نذرانہ پیشِ حضور کرنے کی نعمت عطا ہوتی ہے۔اس طرح وحدت سے بندہ کثرت تک جا پہنچتا ہے اور یہی کثرت (کثرتِ

درودشریف)وصلِ محبوبِ حقیقی کا سبب بنتی ہے۔

قارئین کرام! ہرنماز کے بعد اگر چالیس بار درودشریف پڑھا جائے تو روزانہ دوسو بار درود وسلام پڑھنے کا معمول بن جاتا ہے جس کے بے حدوحساب فائدے ہیں۔ ''الحمد لله''ہمیں اس نفسانفسی کے دور میں ایسے محبانِ رسول ﷺ کی زیارت بھی نصیب ہوئی ہے جو کہ روزانہ بیس تیس ہزار درودشریف پڑھ لیتے ہیں۔ آپ بھی دامنِ مراد پھیلا کر دیکھیں ہوسکتا ہے کہ ان خوش نصیبوں میں آپ کا نام بھی آجائے کیونکہ ذاتِ باری تعالیٰ کا کرم بے حدوحساب ہے۔

درودشریف پڑھنے کے ممنوعہ اوقات ومقامات:۔ ردالمختار میں سات جگہ درودشریف پڑھنا مکروہ لکھا ہے۔

''الجماع و حاجت الانسان و شهرة البيع و العشرة و التعجب والنبح والعطاس'' (3)

1۔ ہمبستری کے وقت　　2۔ قضائے حاجت کے وقت

3۔ خریدار کو اپنی چیز کی عمدگی بتاتے وقت　　4۔ لغزش کھاتے وقت

5۔ تعجب کے وقت　　6۔ جانور ذبح کرتے وقت

7۔ چھینک کے وقت

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تشہد اول میں حضور نبی اکرم ﷺ کا نام مبارک آجائے تو درود پاک پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ اس طرح نام مبارک قرأت یا خطبہ میں سنے تو درودشریف (دل میں پڑھ لے) زبان سے نہ پڑھے اس لیے کہ قرات اور خطبہ کا سننا واجب ہے اور اگر خود قرآن پڑھتا ہوا اور نام مبارک آجائے تو درودشریف نہ پڑھے بعد فراغت پڑھ لے تو اچھا ہے۔(4)

مقامات ومواطن (درودوسلام):۔ قرآن مجید کی آیت اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ میں ''يُصَلُّوْنَ'' تجدد استمراری کا مفہوم دیتا ہے جس سے واضح طور پر علم میں آتا ہے کہ رب اللعالمین کی رحمت العالمین ﷺ پر انعامات وعنایات روز بروز اور لمحہ بہ لمحہ زیادہ ہیں اور اللہ کریم وفرشتوں کی طرف سے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کا سلسلہ ہمہ وقت جاری ہے۔ مومنین کو بھی یہی حکم ہے کہ ہر حال، ہر وقت، ہر مقام میں نبی کریم ﷺ کے حضور میں صلوٰۃ وسلام عرض کرتے رہا کریں تا کہ مومنین فیوضات درودوسلام سے زیادہ سے زیادہ بہرہ مند ہوں اور قربِ الٰہی وقربِ نبوی ﷺ کے حصول کا باعث بنے۔

مذکورہ بالا سات عدد مواقع کے علاوہ کوئی وقت، زمانہ اور حال ایسا نہیں ہے کہ جس میں صلوۃ وسلام عرض کرنے کی ممانعت ہو۔ حدیث شریف میں وضاحت ہے کہ جہاں تک ہو سکے ہر مسلم، مومن تمام اوقات وحالات میں درودوسلام کا وظیفہ بکثرت پڑھتا رہا کرے۔(5)

درودشریف پڑھنے کے آداب:۔ درودوسلام پڑھتے وقت آداب کا خیال رکھنا از حد ضروری ہے۔ یاد رکھیں کہ ۔

ادب گاہ ہیست زیرِ آسمان از عرش نازک تر　　نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

ذرا ہوش سے درگاہِ عشق میں آ اونچی سانس بھی نکلے تو بے ادبی　　اٹھے تیز نظر اُٹھیں تیز قدم ذرا ساری سی شوخی بھی بے ادبی

ایک جگہ پر بیٹھ کر، کھڑے ہو کر، چل پھر کر باوضو ہو کر درودوسلام پڑھ سکتے ہیں لیکن اہلِ محبت وعشق کے نزدیک افضل ترین طریقہ یہ ہے کہ

1۔ درودشریف جس مقام پر پڑھا جائے اس کا پاک صاف ہونا بھی ضروری ہے۔ ایسی جگہ جہاں پر کوئی حکمی یا حقیقی غلاظت ہو وہاں پر درودشریف نہیں پڑھنا چاہیے یعنی اگر کسی جگہ جہاں پر بدبو آتی ہو، حقہ نوشی ہوتی ہو، نشہ کیا جاتا ہو، عیش وعشرت کی محفل گرم ہو، جھوٹ بولا جا رہا ہو، خلافِ شرع گفتگو ہو رہی ہو تو ان مقامات پر درودشریف نہیں پڑھنا چاہیے۔

2۔ وضو کریں، خوشبو لگائیں اور قبلہ رو نہایت عجز وانکساری، ادب اور محبت کے ساتھ دوزانو ہو کر بیٹھیں اور نبی کریم ﷺ کی زیارت بیداری یا خواب میں نصیب ہو چکی ہو تو یہ تصور کریں کہ آپ ان کے حضور حاضر ہیں اور صلوٰۃ وسلام عرض کر رہے ہیں۔

3۔ نہایت ادب اور ہیبت وجلالت شانِ حضور ﷺ کے پیش نظر حیا سے آنکھیں جھکائے رہیں اور یہ یقین رکھیں کہ نبی کریم ﷺ مجھے دیکھتے ہیں اور صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں جیسا کہ متعدد احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو روضہ حضور ﷺ کا تصور دل میں

قائم کرلیں اور حیاوادب سے صلوٰۃ وسلام عرض کریں۔ایسا بھی نہ ہو سکے تو ہمیشہ یہ تصور قائم کر کے صلوٰۃ وسلام عرض کرتے رہا کریں کہ حضور ﷺ درود وسلام سماعت فرمارہے ہیں۔ان شاء اللہ ایک وقت جلد ایسا آئے گا کہ آپ کو زیارت رسولِ کریم ﷺ نصیب ہوگی۔

4۔ صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ نہایت یکسوئی سے آقا کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں پیش کریں کیونکہ نیک عمل جو بندہ کرے، جب وہ حضور دل سے ہو تو وہ عمل زندہ ہے اور جو عمل غفلت سے ہو، دل کسی غیر کی طرف لگا ہو تو وہ مردہ کی مانند بے جان ہوتا ہے۔(6)

5۔ عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔کوئی بھی نیک عمل کرنے سے پہلے نیت پر اچھی طرح غور وفکر کر لینا چاہیے۔نفس اور شیطان طرح طرح کے خیالات انسان کے دل میں پیدا کرتے ہیں جس سے انسان نیکی کے معاملہ میں سست رہتا ہے اور اگر کوئی نیک عمل کرے بھی تو نفس وشیطان کی ترغیبات نیت میں ریاکاری، تکبر، دنیاوی جاہ ومرتبہ وغیرہ کے خیالات پیدا کر کے اخلاصِ نیت وعمل برباد کر دیتے ہیں۔جب بھی کوئی نیک عمل کریں تو اس کی جامع نیت کرنی چاہیے جیسا کہ درود شریف حکمِ الٰہی کا اتباع ہے۔درود شریف حُبِّ الٰہی وحُبِّ نبوی ﷺ کے حصول کی خاطر پڑھ رہا ہوں۔اس سے قرب ورضائے الٰہی حاصل ہوں گے۔وعلیٰ ہذا القیاس

6۔ درود پاک دونوں طرح یعنی بلند آواز یا پست آواز سے پڑھ سکتے ہیں۔اگر اونچی آواز میں پڑھیں تو بھی آواز معتدل اور دلکش ہو۔درود پست آواز سے پڑھنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس سے دلجمعی پیدا ہوتی ہے اور روحانی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

7۔ درود شریف میں جہاں اسمِ محمد ﷺ آئے وہاں لفظ 'سیدنا' کا اضافہ کرلیں کیونکہ لفظ 'سیدنا' ادب وتعظیم کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

8۔ درود پاک اگر شیخ کامل کی اجازت سے پڑھا جائے تو جلد زیادہ فوائد حاصل ہوتے ہیں کیونکہ شیخ کامل کی اجازت سے ان کی دعا اور توجہ شاملِ حال ہوجاتی ہے جو زیادہ روحانی فوائد کا باعث بنتی ہے۔اس کے علاوہ سلاسلِ روحانی سے منسلک بزرگانِ دین کے معمول میں شامل اوراد ووظائف مشائخ عظام کے صدیوں سے نسل درنسل سے جاری معمول کی وجہ سے خاص فیوض وبرکات کا حامل ہوتے ہیں۔بہر حال اگر آپ کسی سلسلہ روحانی سے منسلک نہیں ہیں تو پھر بھی درود شریف ضرور پڑھتے رہیں۔

9۔ اگر آپ درود ابراہیمی کے علاوہ کوئی اور درود وسلام پڑھتے ہیں تو بہتر ہے کہ اول وآخر درود تامہ پڑھ لیں۔حضرت ابوالمواہب شاذلی قدس سرہٗ فرماتے ہیں ایک دن میں نے درود پاک جلدی جلدی پڑھنا شروع کردیا تاکہ میرا اور دجو کہ ایک ہزار بار روزانہ کا تھا جلدی پورا ہوجائے تو شاہ کونین ﷺ نے فرمایا، اے شاذلی تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔پھر فرمایا یوں پڑھ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّد" آہستہ آہستہ اور ترتیب کے ساتھ پڑھ۔ہاں اگر وقت تھوڑا ہو تو پھر جلدی جلدی پڑھنے میں بھی حرج نہیں ہے نیز فرمایا کہ یہ جو میں نے تجھے کہا ہے کہ جلدی جلدی نہ پڑھو! یہ افضلیت کے طور پر ہے ورنہ جیسے بھی درود پاک پڑھو وہ درود ہی ہے اور بہتر یہ ہے کہ جب تو درود پاک پڑھنا شروع کرے تو اول اور آخر درود تامہ پڑھ لیا کرے۔(7)

درود وسلام بصیغہ ندا:۔ درود وسلام بصیغہ نداء وخطاب کا پڑھنا جیسا کہ "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" کہنا شرعی طور پر جائز ہے۔اس طرح درود وسلام عرض کرنے میں کوئی حرج نہیں اس سے اللہ جل مجدہ ورسول ﷺ نے نہیں روکا تو جو شخص اس سے روکتا ہے وہ عظیم گناہ کا مرتکب ہوتا ہے اور نئی شریعت گھڑتا ہے کیونکہ "جس عمل سے کتاب وسنت منع نہ فرمائیں وہ ممنوع نہیں ہوتا اور غیر ممنوع کو ممنوع سمجھنا گناہ ہے۔" نماز میں سب مسلمان نداء وخطاب کے ساتھ سلام عرض کرتے ہیں ("اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ" کہتے ہیں تو) اگر نماز کے بعد "السلام" سے پہلے "الصلوٰۃ" کا اضافہ کر دیا جائے اور "ایھا النبی" کی جگہ 'یارسول اللہ ﷺ' کہہ کر "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" پڑھا جائے تو اس میں کچھ حرج نہیں یہ تو درود وسلام دونوں کے ادا کرنے کا مختصر مجموعہ ہے۔ یہ حقیقت یاد رہے، یا، حرف نداء میں اتنی تاکید نہیں جتنی کہ اَیُّھَا النَّبِیُّ میں ہے۔اس لیے اگر ایھا النبی کے صیغہ سے سلام بھیجنا جائز ہے تو "یا" حرف نداء کے ساتھ بھی صلوٰۃ وسلام پڑھنا جائز ہے۔

وسعتِ علم مصطفوی ﷺ:۔ جتنے کھرب، جتنے ارب، جتنے کروڑ، جتنے لاکھ، جتنے ہزار، جتنے سو، خوش نصیبوں نے درود شریف پڑھا یا پڑھیں گے دعائے وسیلہ مانگی یا مانگیں گے ان سب کے نام، ان کے باپوں کے نام ان کی شکلیں، صورتیں حضور اقدس ﷺ کو معلوم ہیں

(جیسا کہ متعدد احادیث مبارکہ سے ثابت ہے) تاکہ برائے شفاعت تلاش کرنے میں دشواری پیش نہ آئے اور سہولت کے ساتھ سب کو شفاعت سے نوازا جا سکے بلکہ گواہی دینے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ ﷺ ان کے تمام اعمال کو، ان کے ظاہر باطن کو، نظر آنے والی طاعات کو، مخفی رہنے والے سیئات کو بھی بالتفصیل جانتے ہیں کیونکہ اس علم محیط کے بغیر عالم الغیب والشھادۃ جل مجدہ کے حضور گواہی نہیں دی جاسکتی۔ جب غیب جاننے والے کی بارگاہ میں گواہی دیں گے تو پتہ چلا کہ اس کی عطا سے خود بھی غیب جانتے ہیں۔

درود شریف پڑھنے کے مسائل شرعی:۔

س: درود شریف پڑھنا فرض ہے، واجب ہے یا کہ مستحب ہے؟

ج: تمام عمر ایک مرتبہ صلوٰۃ وسلام پڑھنا فرض ہے اور بروقت سماعت نام مبارک واجب ہے۔ ہاں اگر ایک مجلس میں نام مبارک بار بار ذکر کیا جائے تو اول مرتبہ درود شریف پڑھنا واجب ہے اور پھر مستحب جیسا کہ ایک مجلس میں تکرار آیت سجدہ سے ایک ہی سجدہ واجب ہوتا ہے اور امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نام مبارک سننے پر ہر بار درود شریف پڑھنا واجب ہے۔(8)

حضور اقدس ﷺ کے نام مبارک کو سن کر ہر مرتبہ درود شریف نہ پڑھے تو عام لوگوں کے ذکر میں اور حضور اقدس ﷺ کے درمیان کیا فرق ہوا۔ اس لیے جب بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر مبارک ہو آپ ﷺ پر درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔(9)

س: انبیاء کے علاوہ دوسروں کے لیے صلوٰۃ وسلام کی نوعیت کیا ہے؟

ج: ہمارے آئمہ نے فرمایا: ''مستقل طور پر انبیاء کرام علیہ السلام کے علاوہ کسی اور کے لیے صلاۃ کا استعمال مکروہ ہے۔'' اور بعض نے فرمایا کہ ''حرام ہے''۔ علامہ جوینی قدس سرہٗ نے فرمایا، (''صلاۃ'' کی طرح ''سلام'' بھی مستقل طور پر ممنوع ہے کیونکہ سلام بھی صلاۃ کے معنی میں ہی ہے۔ اس لیے کہ اللہ جل مجدہ نے صلاۃ وسلام دونوں کو یکجا ذکر فرمایا ہے۔ لہٰذا انبیاء کرام علیہم السلام کے علاوہ دوسروں پر بالاستقلال بصیغہ غائب سلام نہ پڑھا جائے گا۔ البتہ زندہ یا مردہ مسلمانوں کے لیے مخاطب کے صیغہ سے سلام کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔(323ب)

س: اس بات میں کیا حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حضور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے اور ہم **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ** اے اللہ درود بھیج محمد ﷺ پر کہہ کر اللہ تعالیٰ سے سوال کریں کہ وہ درود بھیجے محمد ﷺ پر؟

ج: حضور نبی کریم روف ورحیم ﷺ کی ذات اقدس ہر عیب سے پاک ہے جبکہ ہم عاجز ہیں اور عیوب ونقائص کے مالک ہیں اور اپنی بشری کمزوری کی وجہ سے آپ ﷺ کے مقام ومرتبہ کے مطابق درود وسلام بھیجنے سے قاصر ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ سے بصد عجز ونیاز درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے محبوب ﷺ کے مقام ومرتبہ کے مطابق آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجے۔(10)

س: جب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے حضور نبی کریم روف ورحیم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں تو پھر ہمارے درود کی کیا ضرورت ہے؟

ج: ہمارا حضور ﷺ پر درود حضور ﷺ کی احتیاج کی وجہ سے نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے درود کے بعد فرشتوں کے درود کی بھی ضرورت نہ رہتی، بلکہ ہمارا درود حضور اقدس ﷺ کی اظہار عظمت کے واسطے ہے جیسا کہ اللہ جل شانہ نے اپنے پاک ذکر کا بندوں کو حکم کیا، حالانکہ اللہ جل شانہ کو اس کے پاک ذکر کی بالکل ضرورت نہیں۔(11)

س: آیت درود میں صلوٰۃ کی نسبت تو اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے سلام کی نہیں کی گئی۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

ج: شاید اس وجہ سے کہ سلام دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ایک دعا میں، دوسرے انقیاد واتباع میں۔ مومنین کے حق میں دونوں معنی صحیح ہو سکتے تھے اس لیے ان کو اس کا حکم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے لحاظ سے تابعداری کے معنی صحیح نہیں ہو سکتے تھے اس لیے اس کی نسبت نہیں کی گئی۔(12)

س: آل ابراہیم علیہ السلام سے کون مراد ہیں؟

ج: آل ابراہیم علیہ السلام سے آپ علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسماعیل وحضرت اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان ہر دو کی اولاد میں سے تمام مومنین، صالحین، انبیاء مرسلین علیہم السلام مراد ہیں بلکہ حضور ﷺ بھی آلِ ابراہیم علیہ السلام میں شامل ہیں۔

س: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک بار حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت امام حسن علیہ السلام، حضرت امام حسین علیہ السلام کی بابت فرمایا۔"اللهم هولاء اهل بيتي "الٰہی یہ میرے اہل بیت ہیں (مشکوٰۃ، ص568) معلوم ہوا کہ ازواجِ مطہرات پر اور امت پر اہلِ بیت کا اطلاق درست نہیں۔اہلِ بیت صرف یہ چار حضرات اور اولاد ہیں۔

ج: ازواجِ مطہرات کا اہل بیت ہونا قرآن مجید سے ثابت ہے۔فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بوڑھی بیوی کی بشارت دی اورانہوں نے بڑھاپے میں بیٹا ملنے پر تعجب کیا تو فرشتوں نے فرمایا:

أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ھود [11:73]

کیا اللہ کے کام پر تعجب کرتی ہو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں تم پر اے اہل بیت (نبی کے گھر والو) بے شک وہی سب خوبیوں والا عزت والا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو فرمانبرداری کا حکم دینے کے بعد فرمایا۔

.....إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا O الاحزاب [33:33]

اللہ تو یہی چاہتا ہے اے اہل بیت (نبی کے گھر والو) کہ تم سے ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں صاف ستھرا او رپاکیزہ کر دے۔

س: جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے درود ابراہیمی پڑھنے کا حکم دیا ہے تو اس کے سوا کوئی دوسرا درود پڑھنا کس طرح جائز ہوسکتا ہے؟

ج: نماز میں یہی درود شریف پڑھنا چاہیے کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی درود نماز میں پڑھنے کا امر فرمایا ہے لیکن نماز کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر درود پڑھنے کی اجازت دی ہے۔درود شریف بھیجنے کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

نماز میں درود ابراہیمی کے علاوہ کوئی اور درود شریف پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔

درود شریف پڑھنے کے لیے حسین اور اعلیٰ الفاظ استعمال کرنے چاہئیں تا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور درود شریف پیش ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اچھے الفاظ دیکھ کر زیادہ خوش ہوں۔اسی بنا پر امام بخاری، امام مسلم اور دیگر محدثین عظام علیہم الرضوان نے اپنی عالی قدر تصانیف میں بار بار (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھا ہے جو کہ درود ابراہیمی نہیں ہے۔امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمت جیسے اولیا کرام کی تصانیف عالیہ میں "علیہ الصلوٰۃ والسلام" سے ملتے جلتے الفاظ بھی مکتوب پائے جاتے ہیں۔جس سے معلوم ہوا کہ درود ابراہیمی کے علاوہ دوسرے درودوں کے جائز ہونے پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے لے کر اب تک کے سب مسلمانوں کا اجماع ہے۔

س: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سکھائے ہوئے درود میں تو اللہ تعالیٰ کو پکارا جاتا ہے مگر "اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه "میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارتے ہیں تو اس مخالفت کو کیوں اختیار کیا جاتا ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ نے ہم کو درود وسلام دونوں کے پڑھنے کا حکم دیا ہے الاحزاب [33:56] اور نماز میں سلام عرض کر کے جو الفاظ سکھائے گئے ہیں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ ان میں صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کو نہیں اور جو الفاظ نماز میں درود شریف کے ارشاد فرمائے گئے ہیں ان میں صرف اللہ کو پکارا جاتا ہے۔جس سے ثابت ہوا کہ سلام ہو یا درود شریف دونوں میں اللہ تعالیٰ کو اللہ سمجھ کر پکارنا بھی درست ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول جان کر پکارنا بھی صحیح ہے۔

درود شریف کے فضائل وفوائد:۔قارئین کرام! درود وسلام کے فضائل اور ثمرات بے شمار ہیں۔یہ ممکن نہیں کہ تمام مستند کتب سے اقتباسات لے کر لکھے جا سکیں۔بندہ عاجز کی خواہش تھی کہ اس سلسلہ میں کوئی جامع فہرست مرتب کی جا سکے۔اس لیے بندہ عاجز نے محققین ومحبانِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی تصانیف کا مطالعہ کیا۔اس کے بعد حضرت علامہ محمد سعید شبلی قادری مدظلہ کی مرتب کردہ فہرست فضائل درود کو بنیاد بنا کر تمام کتب وتصانیف میں درج درود شریف کے فوائد کثیرہ کا آپس میں اور اس فہرست سے موازنہ کیا اور فوائد درود شریف کی ایک مختصر اور جامع فہرست مرتب کی جو کہ قارئین کے ذوق کے پیشِ نظر پیشِ خدمت ہے تا کہ ذکرِ نعمت، شکرِ نعمت میں شمار ہو جائے۔

01۔ درودوسلام پڑھنے سے اللہ کریم کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے۔ (قرآن مجید)

02۔ درودوسلام پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کی موافقت ہوتی ہے۔ (قرآن مجید)

03۔ درودوسلام پڑھنے میں فرشتوں کی موافقت ہے۔ (قرآن مجید)

04۔ درودشریف پڑھنے والے کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (س،ص57)

05۔ جوایک باردرودوسلام پڑھے اللہ کریم اس پردس باردرودوسلام بھیجتا ہے۔ (م۔ج،ص20)

06۔ جوایک بارصلوٰۃ وسلام بھیجے فرشتے اس پردس بارصلوٰۃ وسلام بھیجتے ہیں۔

07۔ جمعرات اور جمعہ کوفرشتے درودشریف پڑھنے والے کا درودشریف چاندی کے صحیفوں میں سونے کے قلم سے لکھتے ہیں۔ (س،ص57)

08۔ درودوسلام پڑھنے سے بھولی ہوئی چیزیاد آجاتی ہے۔ (کنز،ص353)

09۔ اللہ کریم درودشریف پڑھنے والے کی دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ (ج،ص29)

10۔ اللہ کریم درودخواں کے دس درجے بلند کردیتا ہے۔ (ج،ص29)

11۔ اس کے دس گناہ مٹادیتا ہے۔ (ج،ص29)

12۔ اس پردس باررحمت بھیجتا ہے۔ (ترمذی،اول،ص157،ج،ص29)

13۔ جمعہ کے روز کثرت سے درودپڑھنے والا نبی کریم ﷺ سے قریب ہوگا۔ (طبرانی،ص59)

14۔ جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن درودشریف پڑھنے والے کی سوحاجتیں پوری ہوتی ہیں، ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی۔ (بیہقی،س،ص60)

15۔ جودرودشریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پررحمت بھیجتا ہے اور جونبی کریم ﷺ کے حضور میں سلام عرض کرتا ہے اللہ کریم اس پر سلام بھیجتا ہے۔ (س،ص61)

16۔ دعا سے پہلے، درمیان اور آخر میں درودوسلام پڑھنے کا حکم ہے اس سے دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ (کنزاول،ص353،س،ص188)

17۔ درودپاک پڑھنے والے کا گناہ تین دن تک فرشتے نہیں لکھتے۔

18۔ درودوسلام پڑھنے سے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ (کنزاول،ص349)

19۔ کثرت سے درودوسلام پڑھنا بندے کو قربِ نبی اکرم ﷺ کی دولت سے مالا مال کرتا ہے۔ (ترمذی اول،ص157)

20۔ بندے کے دنیوی اور آخرت کے تمام معاملات میں درودوسلام کفایت کرتا ہے۔ درودخواں کے سارے کام اللہ تعالیٰ خود اپنے ذمے لے لیتا ہے۔ غرضیکہ درودشریف اسمِ اعظم ہے۔ (کنزاول،ص353)

21۔ تنگدست کے لیے درودوسلام صدقے کے قائم مقام ہوجاتا ہے۔ (جواہر4،ص155)

22۔ درودوسلام پڑھنے والا پاک ہوجاتا ہے۔ (س،ص55)

23۔ صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے کو فوت ہونے سے پہلے جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ (صث،ص36)

24۔ بکثرت درودوسلام پڑھنا قیامت کی ہولناکیوں سے نجات کا باعث بن جاتا ہے۔ (س،ص84)

25۔ درودوسلام پڑھنے والے پر نبی اکرم ﷺ صلوٰۃ وسلام بھیجتے ہیں۔ (صث،ص36)

26۔ درودوسلام سے مجلس مزین ہوجاتی ہے۔ (س،ص67)

27۔ محتاجی دور ہوجاتی ہے۔ (س،ص67)

28۔ بخل مٹ جاتا ہے اور بدبختی دور ہوجاتی ہے۔ (س،ص74)

29۔ جوشخص ہرروز پچاس باردرودشریف پڑھتا رہا کرے، قیامت کے دن فرشتے اس سے مصافحہ کریں گے۔ (جواہر4،ص162)

30۔ جنت میں کثرت سے بیویاں عطا ہوں گی۔ (صث،ص36)

31۔ درودپڑھنے والے کا کندھا جنت کے دروازے پر نبی کریم ﷺ کے کندے مبارک کے ساتھ چھوجائے گا۔

32۔ درودوسلام پلِ صراط پر بہت زیادہ نور ملنے کا ذریعہ ہے۔(س،ص28)
33۔ اللہ کریم درودخواں کی اچھی صفت آسمان اور زمین والوں میں بیان کرتا ہے۔(صث،ص36)
34۔ درودخواں کے دل میں رسول اکرم ﷺ کی محبت اور عشق زیادہ ہوتا جاتا ہے۔(صث،ص37)
35۔ درودوسلام پڑھنے والا نبی کریم ﷺ کا محبوب ہوجاتا ہے۔(صث،ص37)
36۔ درودوسلام پڑھنے سے دل زندہ ہوجاتا ہے اور ہدایت کا باعث بن جاتا ہے۔(صث،ص37)
37۔ درودوسلام پڑھنے والے کا نام اور اس کے باپ کا نام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا جاتا ہے۔(صث،ص18)
38۔ صلوٰۃ وسلام پلِ صراط پر ثابت قدمی اور پار چلے جانے کا سبب بن جاتا ہے۔(صث،ص37)
39۔ درودشریف پڑھنے سے نبی کریم ﷺ کے حقوق میں سے کچھ حق ادا ہوجاتا ہے۔(صث،ص38)
40۔ نبی کریم ﷺ کی بعثت اور تشریف آوری اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت عظمیٰ ہے،صلوٰۃ وسلام پڑھنے سے اللہ کریم کی اس نعمت کا قدرے شکریہ ادا ہوجاتا ہے۔(صث،ص38)
41۔ جس مجلس میں درودوسلام پڑھا جائے اس مجلس والوں پر قیامت کے روز کوئی حسرت نہیں ہوگی۔(صث،ص39)
42۔ صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔(س،ص80،لوا‌ئح)
43۔ صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے کے نامہ اعمال میں احد پہاڑ جتنا ثواب لکھا جاتا ہے،(صث،ص18)
44۔ رسول اکرم ﷺ قیامت کے روز اس کی گواہی دیں گے۔(فض،ص47)
45۔ دس بار درود پڑھنے والے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگا۔(فض،ص47)
46۔ درودخواں اللہ کریم کے عذاب سے امان میں ہوگا۔(س،ص69)
47۔ بکثرت درود پڑھنے والے کو عرشِ الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا۔(س،ص63)
48۔ حشر میں نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا۔(فض،ص47)
49۔ حوضِ کوثر پر جانا نصیب ہوگا۔(فض،ص47)
50۔ پلِ صراط سے چمکنے والی بجلی کی طرح گزر جائے گا۔(فض،ص47)
51۔ پیاس سے امن ہوگا۔(فض،ص47)
52۔ موت سے پہلے اپنا جنت والا گھر دیکھ لے گا۔(فض،ص47)
53۔ درودخواں کو جانکنی میں آسانی ہوتی ہے۔
54۔ درودوسلام کا ثواب بیس غزوات (جہادوں) کے ثواب سے زیادہ ہے۔(کنز اول،ص52)
55۔ درودشریف کی برکت سے مال بڑھ جاتا ہے۔(فض،ص47)
56۔ درودوسلام عبادت ہے اور اللہ کریم کے نزدیک تمام اعمال سے زیادہ محبوب ہے۔(فض،ص48)
57۔ درودوسلام پڑھنا اہل سنت کی نشانی ہے۔(لواقح الانوار القدسیہ،شعرانی،فض،ص48)
58۔ درودوسلام پڑھنے سے مجلس معطر ہوجاتی ہے۔ (صث،ص36)
59۔ درودوسلام کے ورد سے بھلائیاں حاصل ہوتی ہیں۔(فض،ص28)
60۔ درودشریف پڑھنے والا خود بھی اور اس کی اولاد بھی اس سے نفع حاصل کرتے ہیں۔(فض،ص48)
61۔ درودسلام پڑھنے سے قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔(فض،ص48)
62۔ کثرت سے درودشریف پڑھنے والے کو قبر میں نہ مٹی کھائے گی اور نہ ہی کیڑے مکوڑے کھائیں گے۔
63۔ درودوسلام پڑھنے والے کے لیے قبر میں نور ہوجاتا ہے۔(فض،ص48)

64۔ حشر میں درودخوان کے لیے نور ہوگا۔(صث،ص23)
65۔ کثرت سے صلوٰۃ وسلام پڑھنے سے دشمنوں پر فتح ملتی ہے۔(فض،ص48)
66۔ نفاق اور میل کچیل سے دل پاک ہو جاتا ہے۔(فض،ص48)
67۔ اس سے تمام مومن محبت کرنے لگ جاتے ہیں اور منافق جلتے رہتے ہیں۔(فض،ص48)
68۔ نبی کریم ﷺ کی زیارت خواب میں نصیب ہوتی ہے۔(فض،ص48)
69۔ کثرت سے درود وسلام پڑھنے والے کو رسول کریم ﷺ کی زیارت بیداری میں ہونے لگتی ہے۔(فض،ص48)
70۔ صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے کی شفاعت نبی اکرم ﷺ ضرور فرمائیں گے۔(طبرانی،ص56)
71۔ صبح وشام جو شخص دس دس بار ہر روز درود شریف پڑھا کرے گا وہ نبی کریم ﷺ کی شفاعت پائے گا۔(کنزاول،ص35)
72۔ جو شخص سو بار درود وسلام پڑھے اللہ کریم اس کی پیشانی پر نفاق سے پاک ہو جانا اور دوزخ سے بری ہو جانا لکھ دیتا ہے۔(صث،ص17)
73۔ جو مومن سو بار درود وسلام پڑھے اللہ کریم اس کو سو شہیدوں کے ساتھ جنت میں جگہ دے گا۔(صث،ص17)
74۔ جو ایک بار درود وسلام پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر بار رحمت بھیجتے ہیں۔(مسندامام احمد،اول،ص253)
75۔ درود وسلام پڑھنے والے کے لیے دو فرشتے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے ان دو فرشتوں کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔(طبرانی،صث،ص20)
76۔ درود شریف کی مجلس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت چھا جاتی ہے اور جو گنہگار بھولا بھٹکا اس مجلس میں یونہی آنکلے وہ بھی محروم نہیں رہتا۔(صث،ص20)
77۔ نبی اکرم ﷺ سلام کا جواب دیتے ہیں۔(ابوداؤد،ج2،ص150،مسندامام احمد ج2 ص527)
78۔ دروپاک خود اپنے پڑھنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے۔(مصنف)
79۔ ایک بار درود وسلام پڑھنے والے کا درود وسلام قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے اسی سال کے گناہ مٹا دیتا ہے۔(صث،ص23)
80۔ نبی کریم ﷺ پر جب امتی سلام عرض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار سلام بھیجتا ہے۔(صث،ص18)
81۔ ایک بار درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے دس دس بار صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔(س،ص8)
82۔ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، نبی کریم ﷺ پر درود وسلام پڑھنا گناہوں کو اس سے زیادہ مٹا دیتا ہے اور آپ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام عرض کرنا گردن آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے۔(کنزاول،ص353)
83۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے کتاب میں میرے نام کے ساتھ درود شریف لکھا، فرشتے اس کے لیے بخشش مانگتے رہیں گے جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔(جواہر4،ص169)
84۔ نماز میں درود شریف نہ پڑھا جائے تو نماز کامل نہیں ہوتی۔(ابن ماجہ، جواہر،ج4،ص164)
85۔ جو شخص جمعہ کے روز نماز عصر کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے مندرجہ ذیل درود وسلام اسی بار پڑھے، اس کے اسی سال کے گناہ بخشے جائیں اور اس کے لیے اسی سال کی عبادت لکھی جائے۔(س،ص82)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

86۔ درودخوان کی جان، مال، عمر اور اولاد میں برکت ہوتی ہے۔(مرتّب)
87۔ درود پاک پڑھ کر جس کو ایصال ثواب کیا جائے اسے بھی نفع دیتا ہے۔(مرتّب)
88۔ درود پاک پڑھنے والا ہر بلا، قحط اور مرض سے محفوظ رہتا ہے۔اور اس سے تعلق رکھنے والے تنگی اور دشمنوں کے مکر وفریب وایذا سے محفوظ رہتے ہیں۔(مرتّب)
89۔ درود پاک خود اپنے پڑھنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے۔(مرتّب)
90۔ کثرت درود شریف سے مقامِ ولایت حاصل ہوتا ہے۔(مرتّب)

91۔ درود شریف آبِ حیات ہے جس سے حیاتِ ابدی حاصل ہوتی ہے۔(مرتّب)

92۔ برادرانِ اسلام! درود شریف اسمِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اس کے فضائل وفوائد بے حد وحساب ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں نہایت عجز وانکسار، حضورِ قلب، ذوق وشوق اور ادب سے بکثرت صلوٰۃ وسلام عرض کرتے رہا کریں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا نصیب ہو۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
یا صاحب الجمال و یا سیدالبشر من وجہک المنیر لقد نورالقمر
صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

دیگر انبیاء ورسل اور آل پاک پر درود وسلام بھیجنا:۔

آیات قرآنی:۔

1۔ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ..... نمل[27:59]

تم کہو سب خوبیاں اللہ کو اور سلام اس کے چنے ہوئے بندوں پر۔

2۔ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَO وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ O وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَO الصافات [37:180-182]

پاکی ہے تمہارے رب کو عزت والے رب کو ان کی باتوں سے اور سلام ہے پیغمبروں پر اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب ہے۔

3۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِى الْاٰخِرِيْنَO سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَO اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَO الصافات [37:119-121]

اور پچھلوں میں ان کی تعریف باقی رکھی۔ سلام ہو موسیٰ اور ہارون پر۔ بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو۔

4۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَO سَلٰمٌ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ O كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَO اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَO الصافات[37:108-111]

اور ہم نے پچھلوں میں اس کی تعریف باقی رکھی۔ سلام ہو ابراہیم پر۔ ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو۔ بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں سے ہے۔

5۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَO سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَO اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَO اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَO الصافات[37:78-81]

اور ہم نے پچھلوں میں اس کی تعریف باقی رکھی۔ نوح پر سلام ہو جہان والوں میں۔ بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو۔ بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں سے ہے۔

احادیث مبارکہ:۔

01۔ صَلُّوْا عَلٰى اَنْبِيَاءَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ بَعَثَهُمْ كَمَا بَعَثَنِىْ (ابن ابی عمر هب عن ابی هریرهؓ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کے دوسرے پیغمبروں اور رسولوں پر بھی درود بھیجو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری طرح انہیں بھی مبعوث فرمایا ہے۔(13)

02۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم دوسرے رسولوں (علیہم السلام) پر درود بھیجو تو ان کے ساتھ مجھ پر بھی درود بھیجا کرو میں بھی ان میں سے ہوں۔ ایک اور

حدیث میں اتنا اضافہ ہے کہ جیسا کہ مجھ کو پیغام پہنچانے کے لیے اللہ جل شانہ نے بھیجا ایسے ہی ان کو (دوسرے نبیوں کو) بھی بھیجا تا کہ وہ پیغام پہنچائیں۔(14)

03. لا تصلو علی الصلاۃ البتراء قالوا وماالصلاۃالبتراء یا رسول اللّٰہ قال تقولون اللھم صل علی محمد و تمسکون بل قولوا اللھم صل علی محمد و علی آل محمد۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مجھ پر درود نہ پڑھو جو کٹا ہوا ہو۔لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کٹا ہوا درود کون سا ہے فرمایا کٹا ہوا درود ہے (کہ تم میری آل کا ذکر نہ کرو) اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہہ کر چپ ہو جاؤ۔ بلکہ تمہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍوَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کہنا چاہیے۔(15)

04. اللھم قد جعلت صلواتك و رحمتك و مغفرتك و رضوانك علی ابراھیم و آل ابراھیم اللھم انھم (یعنی فاطمة و علی والحسن والحسین قال ذلك و ھم تحت ردائه صلی اللہ علیہ وسلم) منی وانا منھم فاجعل صلواتك و رحمتك و مغفرتك و رضوانك علی و علیھم قال واثلة بن الاسقع راوی الحدیث و کنت واقفا علی الباب فقلت وعلی یا رسول اللّٰہ بابی انت وامی فقال اللھم و علی واثلة۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اپنی چادر مبارک اوڑھا کر کہا الٰہی تو نے بے شک اپنے درود، اپنی رحمت، اپنی مغفرت اور اپنی رضا حضرت ابراھیم علیہ السلام پر اور آل ابراھیم علیہ السلام پر اتاری ہے۔ الٰہی یہ چادر والے میرے ہیں میں ان کا ہوں تو اپنے درود اپنی رحمت اپنی مغفرت اور اپنی رضا مجھ پر بھی اور ان پر بھی نازل فرما واثلہ کہتے ہیں میں دروازے پر تھا میں نے سن کر عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے بھی دعا فرمایئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا۔ اللھم و علی واثله۔ الٰہی واثلہ پر بھی نازل فرما۔(16)

05. روی عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه و آله وسلم انه قال لعائشه رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھا یا عائشه لا تنامی حتٰی تعملی اربعة اشیاء حتٰی تختمی القرآن و حتی تجعلی الانبیاء لك شفعاء یوم القیامة و حتٰی تجعلی المسلمین راضین عنك و حتٰی تجعلی حجّةوعمرةً فدخل علیه الصلاۃ والسلام فی الصلاۃ فبقیت علی فراشی حتٰی اتم الصلاۃ فلما اتمھا قلت یا رسول اللّٰہ فدالك ابی وامی امرتنی باربعة اشیاء لا اقدر فی ھذہ الساعة ان افعلھا فتبسم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وآله وسلم و قال اذا قرات قل ھواللّٰہ احد ثلاثاً فکانك ختمت القرآن واذا صلیت علی وعلی الانبیاء من قبلی فقد صرنالك شفعاء یوم القیامة واذااستغفرت للمومنین یرضون عنك واذا قلت سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا اله الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر فقدحججت واعتمرت ۔(17)

سیدنا سرور دو عالم فخر آدم و بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سونے سے پہلے چار کام کر لیا کرو۔ سونے سے پہلے قرآن کریم ختم کیا کرو اور انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنے قیامت کے دن کے لیے شفیع بنالو اور مسلمانوں کو اپنے سے راضی کر لو اور ایک حج و عمرہ کر لو یہ فرما کر حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی نیت باندھ لی۔ سیدنا ام المومنین صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ نے مجھے اس وقت چار کام کرنے کا حکم دیا ہے جو کہ میں اس قلیل وقت میں نہیں کر سکتی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور فرمایا اے عائشہ! جب تو قُلْ ھُوَ اللّٰہُ تین مرتبہ پڑھ لے گی تو تو نے گویا قرآن کریم ختم کر لیا، جب تو مجھ پر اور مجھ سے پہلے نبیوں پر درود پاک پڑھے گی تو ہم سب تیرے لیے قیامت کے دن شفیع ہوں گے اور جب تو مومنوں کے لیے استغفار کرے گی تو وہ سب تجھ سے

راضی ہوجائیں گےاور جب تو کہےگی، سُبحَانَ اللّٰہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکبَرُ تو تو نے حج وعمرہ کرلیا۔

قارئین کرام مندرجہ بالاقرآنی آیات واحادیث سے واضح طور پر ثابت ہے کہ

01۔ حضور نبی کریم ﷺ پر درودوسلام بھیجتے وقت تمام انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام اور آل محمد ﷺ پر بھی درودوسلام بھیجنا ضروری ہےاس کے بغیر آنحضرت ﷺ پر درودوسلام مکمل نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے آیت درودشریف میں حضور ﷺ پر درودوسلام بھیجنے کا حکم ارشادفرمایا ہے۔حضور ﷺ نے متعدداحادیث مبارکہ میں آل پاک اور دیگر انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام پر بھی درودوسلام کا حکم فرمایا ہے۔اس لیے درودوسلام پڑھنے کا افضل طریقہ یہی ہے کہ آل پاک اور دیگر انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام پر بھی درودوسلام بھی پیش کیا جائے۔

02۔ تمام انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حضور درودوسلام پیش کرنے کی حکمت یہ ہے کہ تبلیغ حق کے سلسلہ میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بڑی بڑی تکلیفیں پہنچیں اوران حضرات نے صبر فرمایا۔اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو درود بھیجنے کا حکم دیا تا کہ جس طرح دشمنوں نے ستا کر دوزخ حاصل کی، دوست تعریف کرکے جنت میں مقاماتِ عالیہ حاصل کریں۔

03۔ سونے سے پہلے ہر مسلمان کو چاہیے کہ مندرجہ ذیل عمل کرلے جن کے فوائد بےحدوحساب ہیں:

(ا) سونے سے پہلے تین بار قُل ھُوَ اللّٰہُ پڑھ لیں اس سے ایک قرآن حکیم پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

(ب) حضور ﷺ، دیگر انبیاء ورسل اور آل محمد ﷺ پر درودوسلام بھیجیں اس سے حضور ﷺ اور دیگر انبیاء ورسل کی قیامت کے دن شفاعت نصیب ہوگی۔

(ج) تمام مومنین کے لیے دعائے استغفار پڑھیں اس سے وہ سب راضی ہوجائیں گے اور یوں اللہ تعالیٰ جل شانہ اور رسول ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔

(د) سُبحَانَ اللّٰہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکبَرُ پڑھیں اس سے حج وعمرہ کا ثواب ملتا ہے۔یہی چار کلمات نماز صلوٰۃ التسبیح میں پڑھے جاتے ہیں اوران کا بےحدوحساب ثواب ہے۔

نبی اور رسول میں فرق:۔ وہ برگزیدہ انسان جنہیں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لیے بھیجا تا کہ انہیں مسائل شرعیہ کی تبلیغ فرمائیں، نبی کہلاتے ہیں۔اوران میں سے جنہیں کتاب عطا فرمائی گئی،ان نبیوں کو رسول بھی کہتے ہیں۔معلوم ہوا کہ لفظ نبی عام ہے اور لفظ رسول خاص،ان میں عام خاص مطلق کی نسبت ہے کہ ہر رسول کو نبی کہہ سکتے ہیں،مگر ہر نبی کو رسول نہیں کہہ سکتے ،مگر قرآن وحدیث کی اصطلاح میں رسول کا اطلاق فرشتہ پر بھی ہوتا ہے جبکہ نبی کا اطلاق فرشتہ پر نہیں ہوتا۔سورۃ فاطر آیت اول میں فرشتوں کو رسلاً اور سورۃ التکویر میں سیدنا جبریل علیہ السلام کو رسول کریم کہا گیا ہے۔اس بنا پر لفظ نبی خاص ہوا اور لفظ رسول عام تو ان میں عام خاص مطلق کی بجائے ''عام خاص من وجہ'' کی نسبت ہوئی کہ بعض پیغمبروں کو نبی بھی کہہ سکتے ہیں اور رسول بھی کہہ سکتے ہیں جیسے ہمارے نبی کریم ﷺ اور بعض کو نبی کہہ سکتے ہیں مگر رسول نہیں کہہ سکتے جیسے سیدنا زکریا اور سیدنا یحییٰ (علیہما السلام) اور بعض کو رسول کہہ سکتے ہیں مگر نبی نہیں کہہ سکتے۔جیسے سیدنا جبریل امین (علیہ السلام)۔حدیث مشکوٰۃ میں رسولوں کی تعداد تین سو پندرہ بتائی گئی ہے جبکہ صرف چار بڑی کتابیں اتری تھیں اور باقی چھوٹے صحیفے۔ تفصیل یہ ہے کہ قرآن مجید حضور اقدس ﷺ پر نازل ہوا،تورات مقدس حضرت موسیٰ علیہ السلام پر،انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر اور صحیفوں میں (دس) صحیفے سیدنا آدم علیہ السلام پر، (دس) سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر، (پچاس) حضرت شیث علیہ السلام پر، (تیس) حضرت ادریس علیہ السلام پر نازل ہوئے اگر یہ کہا جائے کہ تورات کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر (دس) صحیفے بھی نازل ہوئے تھے تو کل تعداد ایک سو چودہ ہوجائے گی ورنہ ایک سو چار۔(18)

ان میں سے بعض صحیفے کئی بار کئی پیغمبروں علیہ السلام پر نازل ہوئے۔جس طرح سورۃ فاتحہ ہمارے پیارے نبی ﷺ پر دوبار اتاری گئی۔

علم جفر کی رو سے ایک ایمان افروز نکتہ:۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ رسولوں کی تعداد (315) حضور نبی کریم کے اسم پاک ''محمد ﷺ'' کے حروف طیبہ (م،ح،م،د) سے ماخوذ ہے۔بایں تفصیل کہ پہلے حرف ''میم'' میں تین حرف ہیں (م،ی،م) بحساب

ابجدان کے (90) عدد ہوئے اور دوسرے حرف ''ح'' کو جب مد کے ساتھ پڑھا جائے ''حاء'' تو اس کے بھی تین حرف ہیں۔ (ح،ا،ء) بحساب ابجد کے دس (۱۰) عدد ہوئے۔ پھر تیسرا حرف بھی میم ہے اور چوتھا بھی۔ ان کے چھ حروف ہیں اور (180) عدد۔ پھر آخری حرف دال میں بھی تین حرف ہیں (د،ا،ل) اور (35) عدد۔ تمام اعداد جمع کیے جائیں تو (315) بنتے ہیں اس میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ رسل کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے آج تک جو کچھ پایا اسی بارگاہ سے پایا اور آئندہ جو کچھ پائیں گے اسی آستاں برکت نشاں سے پائیں گے۔

قارئین کرام! آپ کے ذوق کی تسکین کے لیے ابجد تحریر کی جاتی ہے تاکہ علم دوست خواتین وحضرات اسم محمد ﷺ اور اسم اللہ تعالیٰ میں اس طرح کے علمی نکات کی جانچ پڑتال سے '' تفقه فی الدین '' کے حکم پر عمل پیرا ہوسکیں۔

ابجد عربی:۔

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص
۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰
ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ
۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰
غ								
۱۰۰۰								

مسجد میں داخل ہوتے وقت اور باہر آتے وقت درود پڑھنا:۔

01۔ اذا دخل احدکم المسجد فلیصل علی النبی ﷺ ولیقل اللهم اعصمنا من الشیطان

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھے اور یہ دعا مانگے۔ ''اللهم اعصمنا من الشیطان۔ یا اللہ ہمیں شیطان سے بچا۔(19)

02۔ اذا دخل احدکم المسجد فلیسلم علی النبی ﷺ ولیقل اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ فاذا خرج فلیسلم علی النبی ﷺ ولیقل اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِی مِنَ الشَّیْطَانِ(20)

ابن حبان رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ''جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی کریم ﷺ پر سلام بھیجے اور کہے یا الٰہی میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے پس جب باہر نکلے تو نبی کریم ﷺ پر سلام بھیجے اور کہے یا الٰہی مجھے شیطان سے بچا۔(21)

03۔ کان رسول الله ﷺ اذا دخل المسجد صلی علی محمد وسلم ثم قال اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ واذا خرج صلی علی محمد وسلم ثم قال اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ

رسول اقدس ﷺ کی شہزادی سیدۃ فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

جب رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لاتے تو محمد ﷺ پر درود وسلام پڑھتے پھر یہ دعا مانگتے کہ یا اللہ میرے ذنوب کی مغفرت فرما اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول اور جب مسجد سے نکلتے تو محمد ﷺ پر درود وسلام پڑھتے پھر دعا مانگتے یا اللہ میرے ذنوب کی مغفرت فرما اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول۔(22)

04۔ جاء رجل الی النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وآله وسلم فشکا الیه الفقر وضیق العیش والمعاش فقال له رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وآله وسلم اذا دخلت منزلك فسلم ان کان فیه احد او لم یکن فیه

احد ثم سلم علی واقراء قل ھواللّٰہ احد مرۃً واحدۃ ففعل الرجل فادار اللّٰہ علیہ الرزق حتّٰی افاض علی جیرانہ وقراباتہ ۔ (23)

ایک شخص نے دربارِ نبوت ﷺ میں حاضر ہوکر فقر و فاقہ اور تنگی معاش کی شکایت کی تو اس کو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب تو اپنے گھر میں داخل ہو، تو السلام علیکم کہہ، چاہے کوئی گھر میں ہو یا نہ ہو پھر مجھ پر سلام عرض کرو اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اور ایک مرتبہ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ پڑھ۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کو کھول دیا۔ حتیٰ کہ اس کے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو بھی اس رزق سے حصہ پہنچا۔

اجمالی جائزہ:۔ قارئین کرام متعدد احادیث مبارکہ اور فقہائے عظام کے بیان کردہ شرعی مسائل سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں:

01۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِهِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں عظمت وجلال کے مالک اللہ اور اس کی کریم ذات اور اس کی لازوال سلطنت کی پناہ لیتا ہوں مردود شیطان سے۔

02۔ مسجد کے اندر پہنچ کر رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھے اور اس کے بعد کہے:۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے۔

03۔ یا یہ پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَ سَھِّلْ عَلَیْنَا اَبْوَابَ رِزْقِكَ

اے اللہ تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے اور اپنے رزق کے دروازے (وسائل معاش کے راستے) آسان کردے۔

04۔ یا یہ کہے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ (میں مسجد میں قدم رکھتا ہوں) اور رسول اللہ ﷺ پر سلام ہو۔

05۔ یا یہ کہے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

میں اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے اتباع کی غرض سے (داخل ہوا ہوں)

06۔ اور یہ درود پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ رحمت نازل فرما محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر۔

07۔ اور یہ دعا مانگے:۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے۔ اور اندر پہنچ جانے کے بعد کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ

سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔

مسجد کے آداب کا بیان:۔ مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے اس کے بعد بیٹھے حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

اگر کسی شخص کو مسجد میں اپنے گم شدہ چیز کو لوگوں سے دریافت کرتا اور تلاش کرنا دیکھے تو کہے،

لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ

خدا تجھے وہ واپس کرے ہی نہیں (خدا کرے تجھے ملے ہی نہیں)

اوراس کے بعد اسے سمجھا دے کہ، مسجد یں اس (قسم کے دنیوی کاموں) کے لیے نہیں بنیں۔

دوسری حدیث میں آیا ہے کہ اگر کسی کو مسجد میں خرید وفروخت کرتا ہوا دیکھے تو کہے،

لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ

اللہ تیری تجارت میں منافع نہ دے۔

مسجد سے نکلتے وقت کے آداب:۔نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے نکلتے وقت درج ذیل آداب کا خیال رکھے۔

01۔ جب نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے باہر نکلنے لگے تو رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجے اور کہے۔

اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

اے اللہ تو مجھے مردود شیطان سے بچا۔

02۔ اور یہ دُعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل (انعام) طلب کرتا ہوں۔

03۔ یا یہ پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

اللہ کے نام کے ساتھ (نکلتا ہوں) اللہ کے رسول ﷺ پر سلام ہو۔

04۔ اور یہ درود پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ

اے اللہ تو محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر رحمت فرما۔

05۔ اور یہ دعا مانگے:۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ

اے اللہ تو میرے گناہ بخش دے اور اپنے فضل کے دروازے میرے لیے کھول دے۔(24)

گھر میں داخل ہوتے وقت درودشریف پڑھنا:۔

01۔ حق تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے:۔

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتاً فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ۔

پھر جب تم گھروں میں جانے لگو تو اپنے لوگوں کو (یعنی وہاں جو مسلمان ہوان کو) سلام کرلیا کرو۔

02۔ اگر گھر میں کوئی شخص نہ ہو تو داخلہ کے وقت یہ دعا پڑھے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

نبی کریم ﷺ پر اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکت اور السلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر اور سلام ہو گھر والوں پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکت ہو۔

مسلمانوں کے گھروں میں نبی کریم ﷺ کی روح مبارک تشریف فرما ہوتی ہے۔اس لیے اس طرح سلام عرض کرنا حصول برکت و

رحمت کے لیے ضروری ہے۔(25)

03۔ اگر کوئی شخص فقر وفاقہ اور تنگی معاش کا شکار ہو تو اسے چاہیے کہ جب اپنے گھر میں داخل ہو، تو السلام علیکم کہے، چاہے کوئی گھر میں ہو یا نہ ہو پھر رسول کریم ﷺ پر اس طرح سلام عرض کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اور ایک مرتبہ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔ اس سے نہ صرف یہ کہ فقر وفاقہ اور تنگی جاتی رہتی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کے ہمسایوں، رشتہ داروں اور دیگر تعلق داروں کو بھی اس رزق سے حصہ پہنچتا ہے۔

قارئین کرام! جب کوئی مسلمان گھر میں داخل ہوتے وقت یہ مسنون طریقہ اختیار کرتا ہے تو اس گھر پر سے شیطان کا غلبہ وتسلط ختم ہو جاتا ہے، درود وسلام کی برکت سے فرشتے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے ساتھ تشریف لاتے ہیں اور زحمت رخصت ہو جاتی ہے۔

وضو کے بعد درود شریف:۔

1۔ **اذا فرغ احدکم من طهوره فلیقل اشهد ان لا اله الا الله وان محمداعبده ورسوله ثم یصل علی فاذا قال ذالك فتحت له ابواب الرحمة۔** (26)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی وضو سے فارغ ہو تو اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کہے۔ پھر مجھ پر درود پڑھے تو اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

2۔ **لا وضوء لمن لم یصل علی النبی ﷺ۔**

حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اس کا وضو نہیں جس نے رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام نہ پڑھا۔(27)

اجمالی جائزہ:۔ قارئین کرام وضو کرتے وقت اور وضو سے فارغ ہونے کے بعد درج ذیل آداب کا خیال رکھنا چاہیے۔

1۔ جب وضو کرنے بیٹھیں تو اول بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھیں۔ اس کے بعد یہ دعا مانگیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ

اے اللہ تعالیٰ تو میرے گناہ بخش دے اور میرے گھر (بار) میں وسعت دے اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

2۔ اور وضو سے فارغ ہو کر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں:۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور اس کے رسول ہیں۔

3۔ اس کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کے حضور نہایت ادب واحترام سے درود شریف پیش کرے۔

4۔ اس کے بعد یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

اے اللہ تو مجھے کثرت سے توبہ کرنے والوں میں شامل کر لے اور مجھے خوب پاک صاف رہنے والوں میں داخل فرما دے۔

5۔ یا یہ دعا پڑھے:۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

پاک ہے تو اے اللہ اور تیری ہی حمد وثنا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تجھ سے مغفرت طلب کرتا

ہوں اور (اپنے گناہوں) توبہ کرتا ہوں۔

6۔ یا یہ دعا پڑھے:۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

پاک ہے تو اے اللہ اور تیرے لیے ہی حمد وثنا ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔

7۔ وضو کے بعد بھی درودشریف پڑھیں۔

قارئین کرام مندرجہ بالا آداب کا خیال رکھنے سے ہمیں مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوں گے۔(ان شاءاللہ تعالیٰ العزیز)

وضو کامل نصیب ہوگا۔بے شمار رحمتیں اور برکتیں نصیب ہوں گی۔حدیث شریف میں آیا ہے کہ

جو شخص وضو کرتے وقت مذکورہ بالا (نکتہ نمبر 6 میں درج) دعا مانگتا ہے اس کے لیے (مغفرت کا) ایک پرچہ لکھ کر اور پھر اس پر مہر لگا کر رکھ دیا جاتا ہے۔قیامت کے دن تک اس (معافی نامہ) کی مہر نہ توڑی جائیگی (اور وہ مغفرت کا حکم برقرار رہے گا)(28)

دعا کے وقت درودشریف پڑھنا:۔

1۔ **اذا صلی احدکم فلیبداء بتحمید ربه والثناء علیه ویصل علی النبی ﷺ ثم یدعو بعد بما شاء** (29)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو پہلے اپنے پروردگار جل مجدہ کی حمد وثناء کرے اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھے پھر اس کے بعد جو چاہے مانگے۔

2۔ **ما من دعاء الا بینه و بین السماء حجاب حتی یصلی علی فاذا صلی علی انخرق الحجاب و صعد الدعاء۔**

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہر دعا کے اور ہر آسمان کے درمیان حجاب ہوتا ہے یہاں تک کہ مجھ پر درود پڑھا جائے تو حجاب اُٹھ جاتا ہے پردہ پھٹ جاتا ہے اور دعا اوپر چڑھ جاتی ہے۔

3۔ **الدعاء کله محجوب حتی یکون اوله ثناء علی اللّٰه عز وجل وصلاة علی النبی ﷺ ثم یدعو فیستجاب الدعاء له۔**

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

ہر دعا محجوب رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی ابتدا میں اللہ کی ثناء ہو اور نبی ﷺ پر درود ہو پھر دعا مانگے تو قبول ہو جاتی ہے۔

4۔ **صلاتکم علی محرزة لدعائکم و مرضة لربکم و زکوٰة لاعمالکم**

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مجھ پر تمہارا درود پڑھنا تمہاری دعاؤں کی حفاظت کرتا ہے۔تمہارے پروردگار کو راضی کرتا ہے اور تمہارے اعمال کو پاک کرتا ہے۔

5۔ **ان الدعا موقوف بین السماء والارض لا یصعد منه شیء حتٰی تصلی علی نبیك ﷺ** (30)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

ہر دُعا آسمان وزمین کے درمیان معلق رہتی ہے جب تک تم اپنے نبی ﷺ پر درود نہ پڑھو اوپر نہیں چڑھتی۔

6۔ **لا تجعلونی کقدح الراکب ان الراکب یملا قدحه ماء ثم یضعه ثم یاخذ فی معالیقه حتٰی اذا فرغ جاء الی القدح فان کان له حاجة فی الشرب شرب وان لم یکن له حاجة فی الشراب توضاء فان لم یکن له حاجة فی الوضوء اهراقه ولکن اجعلونی فی اول الدعاء وفی آخر الدعاء** (عن جابرؓ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میرے ساتھ سوار کے پیالے جیسا برتاؤ نہ کرو کہ سوار اپنا پیالہ پانی سے بھر کر ایک جگہ رکھ چھوڑتا ہے۔ پھر کجاوے کے ساتھ ضروری سامان لٹکانے لگتا ہے یہاں تک کہ جب فارغ ہوتا ہے (سامان باندھ لیتا ہے) تو پیالے کے پاس آتا ہے اگر اسے پینے کی ضرورت ہو تو پیتا ہے۔ وضو کی ضرورت ہو تو وضو کرتا ہے ورنہ پانی گرا دیتا ہے (میرے ساتھ اس طرح نہ کرو کہ جب مشکل پیش آئی تو یاد کر لیا ورنہ بھلا دیا) بلکہ میرا ذکر اپنی دعاؤں کی ابتدا میں بھی کرو اور آخر میں بھی کرو (ہر دعا میں کم از کم دو بار درود شریف پڑھو)۔

7۔ لا تجعلوني كقدح الراكب فان الراكب اذا اراد ان ينطلق علق معاليقه واخذ قدحه فملأه من الماء فان كانت له حاجة في الوضوء توضاء وان كانت له حاجة في الشراب شرب والااهراق ما فيه اجعلوني في اول الدعاء في وسط الدعاء وفي آخر الدعاء (31)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میرے ساتھ سوار کے پیالے جیسا برتاؤ نہ کرو بے شک سوار جب سفر میں جانے کا ارادہ کرتا ہے تو اپنا سامان باندھتا اور لٹکاتا ہے اور ایک پیالہ بھی پانی سے بھر لیتا ہے۔ پھر اگر اسے وضو کی ضرورت ہو تو وضو کر لیتا ہے۔ پینے کی حاجت ہو تو پیتا ہے ورنہ گرا دیتا ہے۔ تمہیں چاہیے کہ میرا ذکر (درود شریف کی صورت میں) اپنی دعاؤں کی ابتداء میں بھی کرو، درمیان میں بھی اور آخر میں بھی۔ (32)

8۔ الدعاء بين الصلاتين لا يرد (33)

وہ دعا جو کہ درودوں کے درمیان ہو رد نہ کی جائے گی۔

اجمالی جائزہ: ۔ قارئین کرام مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے ہمیں مندرجہ ذیل ہدایات نصیب ہوتی ہیں جن پر عمل فلاح دارین کے لیے از حد ضروری ہے۔

1۔ ہر مسلمان کو خوشی و غمی، تنگی و فراخی اور ہر حال میں نبی کریم ﷺ کو دنیا کی ہر شے سے زیادہ عزیز رکھنا چاہیے۔ کیونکہ ؎

وہ جو نہ تھے تو کچھ بھی نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ بھی نہ ہو
وہ جان ہیں جہان کی جان ہے تو جہان ہے

2۔ ہر دعا کی ابتداء اللہ تعالیٰ جل شانہ کی حمد و ثناء سے ہونی چاہیے۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ کے حضور درود شریف بھیجنا چاہیے۔ اسی طرح دعا کے درمیان میں اور آخر میں بھی درود شریف پڑھنا چاہیے۔ کیونکہ کوئی دعا آسمان تک نہیں پہنچتی جب تک حضور نبی کریم ﷺ پر درود شریف نہ بھیجا جائے۔

3۔ دعا کے شروع میں، درمیان میں اور آخر میں کوئی بھی حسین الفاظ پر مشتمل درود شریف پڑھا جا سکتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دعا کے شروع میں مندرجہ ذیل درود شریف پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَ رَسُوْلِكَ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ۔

اے اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر جو آپ کے بندے، آپ کے نبی اور آپ کے رسول ہیں۔ اس سے افضل رحمت جو کہ آپ نے اپنی تمام مخلوق میں سے کسی پر نازل فرمائی ہو (34)

4۔ حدیث نمبر 6 اور نمبر 7 میں درود و سلام کا بظاہر ذکر نہیں فرمایا گیا بلکہ "اجعلونی" ارشاد فرما کر کثرت کے ساتھ ذکر رسول ﷺ کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ وہ ذکر درود و سلام کی صورت میں ہو یا نعت خوانی کی صورت میں یا ذکر میلاد و ذکر معراج کی صورت میں سب کو "اجعلونی" کا اطلاق شامل ہے جس سے معلوم ہوا کہ نعت خوانی جو میلاد خوانی میں ہے، حضور اقدس ﷺ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ایسے شخص پر بہت خوش ہوتے ہیں جو آپ پر درود پڑھے اور آپ ﷺ کی مدح کرے (نعت خوانی کرے)۔

نماز میں اوراذان کے بعددرودشریف پڑھنا:۔

01۔ قولوا اللهم صلی علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم فی العالمین انك حميد مجيد (عن کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم نے عرض کیا:

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے اندرسلام کرنے کے الفاظ تو ہمیں معلوم ہیں (السلام علیك ایھاالنبی) ارشادفرمایئے کہ ہم درود کن لفظوں میں پیش کیا کریں۔فرمایایوں کہو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اے اللہ درود بھیج محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر،محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پرجس طرح تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اورحضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پرسارے جہانوں میں بے شک تو حمد وبزرگی والا ہے۔(ق ن،ص6)

02۔ صلوا علی واجتھدوا فی الدعاء وقولو اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد و بارك علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انك حمید مجید (35)

حضرت زید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مجھ پردرود پڑھواوردعامانگنے میں کوشش کرو۔(نماز میں تشہد کے بعد) یہ درود پڑھو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَابَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (ق ن،ص23)

03۔ اذا تشهد احدکم فی الصلوة فلیقل اللهم صلی علی محمد وعلی آل محمد و بارك علی آل محمد وارحم محمداوآل محمد کما صلیت و بارکت وترحمنا علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انك حمید مجید

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی نماز میں تشہد پڑھے تو تشہد میں یہ درود پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِك عَلٰی مُحَمَّدٍوَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَآلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (36)

04۔ لا صلاة الا بطهوروباالصلاة علی (37)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

بغیروضو کے اوربغیر درود کے نماز نہیں ہوتی۔

05۔ لا صلاة لمن لا وضوء له ولا وضوء لمن لم یذکر اسم الله علیه ولا صلاة لمن لم یصل علی نبیه صلی اللہ علیہ وسلم ولا صلاة لمن لم یحب الانصار (38)

حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں اور جس نے اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا اس کا وضو نہیں جس نے اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں پڑھا اس کی نماز نہیں ہوئی اور جو انصار سے محبت نہیں کرتا اس کی نماز قبول نہیں ہوتی یا درود قبول نہیں ہوتا۔

06۔ من صلی صلاة لم یصل فیها علی وعلی اهل بیتی لم تقبل منه (39)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایسی نماز پڑھی کہ اس میں نہ مجھ پر درود پڑھا نہ میرے اہل بیت پر تو وہ نماز قبول نہیں ہوگی۔

07۔ ما من امری ء مسلم یاتی فضاء من الارض فیصلی به الضحی رکعتین ثم یقول: اللهم اصبحت عبدك علی عهدك و وعدك خلقتنی ولم اك شیئا استغفرك لذنبی فانی قدارهقتنی ذنوبی واحاطت بی الا ان تغفرها فاغفرلی یا رحمن الاغفرالله له فی ذلك المقعد ذنبه وان کان مثل زبدالبحر (40)

ممکن نہیں کہ کوئی مسلمان زمین کے کسی میدان (جنگل) میں جا کر چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے کے بعد یہ دعا مانگے۔

"اللهم اصبحت عبدك علی عهدك و وعدك خلقتنی ولم اك شیئا استغفرك لذنبی فانی قد ارهقتنی ذنوبی واحاطت بی الا ان تغفرها فاغفرلی یا رحمن"

اور خدا تعالیٰ اس کے گناہ اگرچہ دریا کے جھاگوں کی مانند ہوں اسی نشست میں نہ بخش دے۔

08۔ اذا سمعتم الموذن فقولوامثل ما یقول ثم صلوا علی فانه من صلی علی صلاة صلی الله علیه عشرا ثم سلوا اللّٰه تعالی لی الوسیلة فانها منزلة فی الجنة لا تنبغی الا لعبد من عبادالله وارجو ان اکون انا هو فمن سال بی الوسیلة حلت علیه الشفاعة (41)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم موذن سے اذان سنو تو تم اس کے ساتھ اس جیسے کلمے کہتے جاؤ۔ پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ دس بار رحمت بھیجتا ہے۔ پھر تم اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو۔ وسیلہ جنت کی ایک منزل ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لائق ہے۔ مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔ جس نے میرے لیے وسیلہ مانگا اس کے لیے میری شفاعت ثابت ہوئی۔

09۔ حدثنی محمد یزید الواسطی عن العوام بن حوشب ثنا منصور بن زاذان عن الحسن قال من قال مثل ما یقول الموء ذن فاذا قال الموئذن قد قامت الصلٰوۃ قال اللهم رب هذه الدعوة الصادقة و الصلٰوۃ القائمة صل علی محمد عبدك و رسولك وابلغه درجة الوسیلة فی الجنة دخل فی شفاعة صلے اللّٰه علیه وسلم (42)

منصور بن زاذان حسن سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص موذن کے کلمات اذان (اقامت کے وقت) سن کر اعادہ کرے اور قد قامت الصلوے سننے کے بعد یہ دعا مانگے تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت میں داخل ہوگا۔

"اللهم رب هذه الدعوة الصادقة و الصلٰوۃ القائمة صل علی محمد عبدك و رسولك وابلغه درجة الوسیلة فی الجنة۔"

10۔ بلغنی ان الرجل اذا قیمت الصلٰوۃ فلم یقل اللهم رب هذه الدعوة المستمعة المستجاب صل علی محمد وزوجنا من الحورالعین قلن الحور العین ماأز هدك فی الدنیا (43)

مجھے معلوم ہوا ہے کہ جب اقامت کہی جائے اور کوئی شخص یہ دعا نہ مانگے تو حوریں اس سے کہتی ہیں تو کس قدر دنیا میں مشغول ہے (یعنی اپنی جانب اس کی لاپرواہی سے تعجب کرتی ہیں)

"اللهم رب هذه الدعوة المستمعة المستجاب صل علی محمد وزوجنا من الحور العین"

11۔ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال من قال حین یسمع الموذن اشهد ان لا اله الا اللّٰه وحده لاشریك له وان محمداً عبده و رسوله رضیت باللّٰه رباً وبمحمد رسولاً و بالاسلام دیناً الاغفرله ذنبه۔ (44)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

جو شخص اذان سن کر اشهد ان لا اله الا اللّٰه وحده لاشريك له واشهد ان محمداً عبده و رسوله رضيت باللّٰه رباً وبمحمد رسولاً و بالاسلام دينا کہے گا خدا اس کے گناہ معاف کر دے گا۔

12۔ ان رجلاً قال يا رسول اللّٰه ان المؤذنين يفضلوننا فقال رسول اللّٰه ﷺ قل كما يقولون فاذا انتهيت فسل تعطه۔(45)

ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ موذن لوگ (ثواب اذان کی بدولت) ہم سے بڑھ جاتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تم بھی وہی کہو جو موذن کہتا ہے اور جب (یہ عمل) مکمل کر لو تو دعا مانگو جو قبول ہوگی۔

13۔ ان رسول اللّٰه ﷺ قال من قال حين ينادى المنادى اللهم رب هذه الدعوة القائمة والصلوٰة النافعة صل علٰى محمد وارض عنه رضىً لا سخط بعده استجاب اللّٰه له الدعوة (46)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص موذن کی سن کر (یہ کلمات) کہے اس کی دعا خدا قبول فرماتا ہے۔

"اللهم رب هذه الدعوة القائمة والصلوٰة النافعة صل علٰى محمد وارض عنه رضىً لا سخط بعده"

14۔ ان رسول اللّٰه ﷺ كان اذا سمع الاذان قال اللهم رب هذه الدعوة المستجابة المستجاب لها دعوة الحق و كلمات التقوى توفنى عليها واحينى عليها واجعلنى من صالح اهلها عملاً يو م القيامته (47)

رسول اللہ ﷺ اذان سن کر (یہ کلمات) فرمایا کرتے تھے۔

"اللهم رب هذه الدعوة القائمة والصلوٰة النافعة صل علٰى محمد وارض عنه رضىً لا سخط بعده"

15۔ اكثروا الصلاة على فان صلاتكم مغفرة لذنوبكم و اطلبو الى الدرجة والوسيلة فان وسيلتى عند ربى شفاعة لكم ۔(48)

مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو، اس لیے کہ تمہارا درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور میرے لیے اللہ تعالیٰ سے درجہ اور وسیلہ کی دعا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں میرا وسیلہ تمہارے لیے شفاعت ہے۔

16۔ من قال جزى اللّٰه عنا محمدا ﷺ ما هواهله اتعب سبعين ملكاً الف صباح (49)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کو ایسی جزا دے جو جزا اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق یا محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان کے لائق ہے تو اس نے ستر فرشتوں کو مشقت میں مبتلا کر دیا کہ وہ ہزار دن تک ثواب لکھتے رہیں گے۔

17۔ عن ابى الدرداء قال قال رسول اللّٰه ﷺ من صلى حين يصبح عشراً و حين يمسى عشراً ادركته شفاعتى يوم القيٰمة۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

جو شخص صبح اور شام مجھ پر دس دس (10،10) بار درود شریف پڑھے اس کو قیامت کے روز میری شفاعت پہنچ کر رہے گی۔(50)

18۔ عن ابى بكر رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللّٰه ﷺ يقول من صلى علىّ كنت شفيعه يوم القيٰمة۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

جو کوئی مجھ پر درود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔(51)

19۔ عن ابى بكر الصديق رضی اللہ عنہ سمعت رسول اللّٰه ﷺ فى حجة الوداع يقول ان اللّٰه عزوجل قد وهب لكم

ذنوبکم عندالاستغفار فمن استغفر بنیة صادقة غفرله و من قال لا اله الا اللّٰہ رجح میزانه ومن صلی علی کنت شفیعه یوم القیٰمة۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حج الوداع میں حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

معافی مانگنے کے وقت اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرمادیتا ہے پس جو شخص سچے دل سے معافی چاہے گا۔ اس کے گناہ معاف کئے جائیں گے اور جو لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ کا ورد کرے گا اس کا پلہ (قیامت کے دن) بھاری ہوگا۔ اور جو مجھ پر درود شریف پڑھے میں قیامت کے دن اس کا شفیع ہوں گا۔(52)

20۔ عن رویفع بن ثابت الانصاریؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال اللهم صل علی محمد وانزله المقعد المقرب عندك یوم القیٰمة وجبت له شفاعتی رواه البزار والطبرانی فی الاوسط و بعض اسانیدهم حسن کذا فی الترغیب۔

حضرت رویفع رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں:

جو شخص اس طرح کہے،

''اللهم صل علٰی محمد وانزله المقعد المقرب عندك یوم القیٰمة''

''اے اللہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے اور ان کو قیامت کے دن ایسے مبارک مقام پر پہنچایئے جو آپ کے نزدیک مقرب ہو''

اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(53)

21۔ انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا قائدهم اذا جمعوا وانا خطیبهم اذا صمتوا وانا شفیعهم اذا حوسبوا وانا مبشرهم اذا ائسوا واللوآء الکریم یومئذ بیدی ومفاتیح الجنان بیدی وانا اکرم ولد آدم علی ربی ولا فخر یطوف علی الف خادم کانهم لوء لوء مکنون وما من دعآء الا بینه وبین السمآء حجاب حتی یصلی علی فاذا صلی علی انخرق الحجاب وصعد الدعآء۔(54)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب لوگ قبروں سے نکلیں گے، تو میں سب سے پہلے نکلوں گا اور جب لوگ جمع ہوں گے، تو میں ان کا قائد ہوں گا اور جب سب خاموش ہو جائیں گے، تو میں ان کا خطیب ہوں گا اور جب لوگ حساب کے لیے پیش ہوں گے، تو میں ان کا شفیع ہوں گا اور جب سب ناامید ہوں گے، تو میں ان کو خوشخبری سناؤں گا اور کرامت کا جھنڈا اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا اور جنت کی چابیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی اور میری عزت دربارِ الٰہی میں سب بنی آدم سے زیادہ ہوگی اور میں فخر سے نہیں کہتا، میرے گرداگرد ہزار خادم پھریں گے جیسے کہ وہ موتی ہیں چھپائے ہوئے اور کوئی دعا نہیں مگر اس کے اور آسمان کے درمیان ایک حجاب (پردہ، رکاوٹ) ہے اس وقت تک جب تک کہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھ لیا جائے اور جب مجھ پر درود پاک پڑھ لیا جائے تو وہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور دعا اوپر کی طرف قبولیت کے لیے چڑھ جاتی ہے۔

22۔ من قال اللهم صل علی روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی الارواح و علی جسده فی الاجساد وعلٰی قبره فی القبور رائی فی منامه و من رائی یوم القیامة ومن رائی یوم القیامة شفعت له ومن شفعت له شرب من حوضی و حرم اللّٰہ جسده علی النار۔(55)

جو شخص یہ درود پاک پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِهٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِهٖ فِی الْقُبُوْرِ۔

جس کو خواب میں میری زیارت ہوگی اور جس نے خواب میں مجھے دیکھا وہ مجھے قیامت کے دن بھی دیکھے گا اور جو مجھے قیامت کے

دن دیکھے گا میں اس کی شفاعت کروں گا اور میں جس کی شفاعت کروں گا وہ حوض کوثر سے پانی پئے گا اور اس کے جسم کو اللہ تعالیٰ دوزخ پر حرام کر دے گا۔

اجمالی جائزہ:۔

1۔ حدیث نمبر 1 تا 3 سے ثابت ہے کہ نماز میں صرف درود ابراہیمی پڑھنا چاہیے جس کا الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ مختلف احادیث مبارکہ میں ذکر ہے۔ ان احادیث مبارکہ میں تشہد کی قید لگائی گئی ہے جس سے نماز میں صرف درود ابراہیمی کا حکم ثابت ہوتا ہے۔

2۔ درود شریف کے بغیر نماز نہیں ہوتی جیسا کہ حدیث نمبر 4 تا 6 سے ثابت ہے۔

3۔ نماز کی قبولیت کے لیے اہل بیت اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محبت ضروری ہے کیونکہ ان سے محبت نہ ہو تو درود شریف قبول نہیں ہوتا۔ اگر درود شریف قبول نہ ہو تو نماز قبول نہیں ہوتی۔ ملاحظہ فرمائیں حدیث نمبر 5۔

4۔ بخاری شریف کی ایک حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص اذان سنے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَاماً مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ

اس کے لیے میری شفاعت اتر جاتی ہے (واجب ہو جاتی ہے) (فض ز،ص 49)

☆ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اذان سنتے تو خود بھی یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰتِہٖ سُوْءلَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا اتنی آواز سے پڑھا کرتے تھے کہ پاس والے اس کو سنتے تھے۔ (فض ز،ص 49)

☆ **کان عبداللّٰہ بن عباس رضی اللہ عنہ اذ صلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم تقبل شفاعۃ محمد الکبری وارفع درجتہ العلیا واعطہ سولہ فی الآخرۃ والاولی کما اتیت ابراھیم و موسیٰ۔**

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

جب آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے تو یہ دعا مانگا کرتے۔ یا اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کبریٰ قبول فرما اور آپ کے درجہ علیا کو رفعت بخش اور دنیا آخرت میں آپ کی مرادیں پوری فرما، جس طرح تو نے حضرت ابراھیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نبینا وعلیہما الصلوۃ والسلام کی مرادیں پوری فرمائیں۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مجھ پر درود پڑھا کرو تو میرے لیے وسیلہ بھی مانگا کرو۔ کسی نے عرض کیا، ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وسیلہ کیا چیز ہے؟''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنت کا اعلیٰ درجہ ہے جو صرف ایک ہی شخص کو ملے گا اور مجھے یہ امید ہے کہ وہ شخص میں ہی ہوں گا۔

وسیلہ سے مراد اعلیٰ درجہ ہے۔ فضیلت سے مراد ''وہ اعلیٰ مرتبہ جو ساری مخلوق سے اونچا ہے''۔ جیسا کہ متعدد احادیث مبارکہ میں بیان ہوا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور کئی دوسرے مفسرین نے ارشاد فرمایا ہے کہ آیت وابتغوا الیہ الوسیلۃ میں وسیلہ سے مراد خاص تقرب ہے جو صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوگا۔

وسیلہ کے بارے میں حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت:۔ شیخ اکبر رضی اللہ عنہ نے فتوحات مکیہ کے باب 65، صفحہ 416 پر فرمایا ہے:

یہ جان لینا چاہے کہ بلحاظ اعمال جنت کے سو (100) درجے ہیں جو کم و بیش نہیں۔ جیسے دوزخ کے سو (100) حصے ہیں اور ہر ایک

درجہ مختلف منزلوں میں منقسم ہے۔ ہم یہاں ان منازل کا ذکر کرتے ہیں جو امت محمدیہ کے لیے مخصوص ہیں اور جن کے باعث اس امت مرحومہ کو دیگر امتوں پر فضیلت حاصل ہوگی کیونکہ اللہ جل شانہ نے خود اپنے کلام معجز نظام میں فرمایا ہے کہ یہ بہتر امت ہے جو لوگوں کی بھلائی کے لیے پیدا فرمائی گئی۔

مذکورہ سو(100) درجے آٹھوں جنتوں میں سے ہر جنت میں ہیں اور جنت کا ہر درجہ آرام کی جگہ ہے، جن میں سب سے بلند جنت عدن ہے، جو سب جنتوں کی سردار ہے۔اس میں ایک بلند ٹیلہ ہے، جس میں دیدار الٰہی کے لیے لوگوں کا اجتماع ہوا کرے گا۔ یہ سب جنتوں سے اعلیٰ جنت ہے جیسے بادشاہ کا مکان جس کے گرد آٹھوں دیواریں ہوں اور ہر دو دیواروں کے درمیان باغیچہ ہو۔ وہ جنت جو جنت عدن سے قریب تر ہے اس کا نام جنت الفردوس ہے۔ یہ جنت عدن کے بعد باقی تمام جنتوں سے افضل واعلیٰ ہے، تیسری جنت الخلد، چوتھی جنت النعیم، پانچویں جنت الماویٰ، چھٹی دارالسلام اور ساتویں کا نام دارالمقامہ یا دارالقرار ہے اور آٹھویں کا نام دارالجلال ہے۔

جنت عدن میں ایک اعلیٰ درجہ ہے جس کا نام وسیلہ ہے۔ یہ نبی کریم ﷺ کو حاصل ہے۔ جس کی خاطر امت محمدیہ بھی دعائیں کرتی ہے کہ وہ فخر دو عالم ﷺ ہی کو حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ کی اس میں پوشیدہ حکمت ہے۔ حالانکہ ہم سب نے ہر سعادت سرورکون ومکاں ﷺ ہی کے سبب پائی ہے اور آپ ﷺ ہی کے باعث یہ امت باقی جملہ امتوں سے بہتر ہے جو لوگوں کے لیے ظاہر کی گئی ہے اور آپ کے سبب اللہ تعالیٰ نے ہمیں آخری امت بنایا جیسے نبی کریم ﷺ کو آخری نبی بنایا ہے۔ اور سلسلہ نبوت کو آپ ﷺ پر ختم کر دیا ہے اور اس فضیلت کی خود رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بشارت دی ہے جس کے ذکر کرنے کا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم فرمایا تھا اور ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف ایک خاص راستہ ہوگا جس کے ذریعے ہم پروردگارِ عالم سے ہم کلامی کا شرف حاصل کریں گے اور اللہ جل شانہ ہم سے خاص گفتگو فرمائے گا اسی طرح ہر مخلوق کے لیے اپنے رب کی طرف ایک خاص راستہ ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ملا ہے کہ نبی آخرالزمان ﷺ کے لیے وسیلہ کی دعا کیا کریں حتیٰ کہ آپ وہاں رونق افروز ہو جائیں، جس کے بارے میں حکمتِ الٰہی اس کی مقتضی ہوئی کہ وہ آپ ﷺ کو امتِ مرحومہ (امتِ مسلمہ) کی دعاؤں کے باعث مرحمت فرمایا جائے گا۔ امتِ وسطیٰ (بہترین امت) کے اس شرف پر غور کرنا چاہیے جس کے سبب اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی ﷺ اور اس امت کو کرامت بخشی ہے۔

مقامِ محمود کے بارے میں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنے کلام پاک میں سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد فرمایا:

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

امید ہے کہ آپ ﷺ کے رب تعالیٰ آپ ﷺ کو مقام محمود پر پہنچائیں گے۔

مقام محمود کے کئی معانی بیان کیے گئے ہیں۔ مثلاً مقام محمود سے مراد

1۔ حضور نبی کریم ﷺ کا اپنی امت کے اوپر گواہی دینا ہے۔

2۔ اس سے مراد حمد کا جھنڈا ہے جو قیامت کے دن آپ ﷺ کو دیا جائے گا۔

3۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ آپ ﷺ کو قیامت کے دن عرش پر اور کرسی پر بٹھائے گا۔

4۔ اس سے مراد شفاعت ہے اس لیے کہ وہ ایسا مقام ہے کہ اس میں اولین وآخرین سب ہی آپ کی تعریف کریں گے۔

5۔ اس سے مراد وہ خاص اعزازات اور اکرام ہیں جو آپ ﷺ کو قیامت کے روز حاصل ہوں گے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ میں ارشاد ہوا ہے۔

حدیث نمبر1:۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ قیامت کے دن لوگوں کو اٹھائیں گے پھر مجھے ایک سبز جوڑا پہنائیں گے، پھر میں وہ کہوں گا جو اللہ تعالیٰ چاہیں۔ پس یہی مقام محمود ہے۔(56)

حدیث نمبر2:۔ جب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کروں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ مجھے سجدہ میں جب تک چاہیں گے پڑا رہنے دیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہوگا: محمد ﷺ سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی۔ سفارش کرو

قبول کی جائے گی۔ مانگو تمہارا سوال پورا کیا جائے گا۔ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں اس پر میں سجدہ سے سر اٹھاؤں گا۔ پھر اپنے رب کی حمد وثناء کروں گا جو اس وقت میرا رب مجھے الہام کرے گا۔ پھر میں امت کے لیے سفارش کروں گا۔(57)

5۔ بعض علمائے کرام نے فرمایا کہ مقامِ محمود ان سب چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے جو قیامت کے روز آپ ﷺ کو عطا ہوں گے۔

مقامِ محمود کے بارے میں حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان:۔ شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ نے فتوحاتِ مکیہ کے باب (73)، صفحہ 113 پر مقامِ محمود کے بارے میں فرمایا ہے "مقامِ محمود وہ ہے جو سارے مقامات کی انتہا ہے اور اسی کی طرف تمام اسمائے الٰہیہ ناظر ہیں، جو مقامات کے ساتھ مختص ہیں۔ مقامِ محمود رسول اللہ ﷺ کے لیے ہے اور قیامت کے روز وہ عام لوگوں پر بھی ظاہر ہو جائے گا اور اسی کے ذریعے آپ ﷺ کی جمیع مخلوق پر سیادت ظاہر ہوگی۔ سرورِ کون ومکاں ﷺ نے فرمایا ہے: "انا سید الناس یوم القیامۃ" (قیامت کے روز میں تمام انسانوں کا سردار ہوں گا۔)

حضرت آدم علیہ السلام اسی مقام پر ٹھہرائے گئے تھے جب کہ فرشتوں نے ان کے لیے تعظیمی سجدہ کیا تھا، کیونکہ اس مقام کا دنیا میں یہی مقتضی ہے۔ آخرت میں یہ مقام سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے لیے ہے۔ وہ ذاتِ الٰہی کا کمال ہے۔ اسی لیے وہاں سب سے پہلے ابو البشر کا ظہور ہوا کیونکہ ان کا جسم نبی آخر الزمان ﷺ کی بشریت کو متضمن ہے۔ جسمانی لحاظ سے حضرت آدم علیہ السلام سارے انسانوں کے باپ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے مقرب ہیں اور خاکی پتلے میں حیاتِ انسانی کے سب سے پہلے پیکر ہیں اور یہ سارے مقامات ان کی بدولت ہی ظہور پذیر ہوئے ہیں۔

عاقبت کی شہنشاہی کا سہرا روزِ قیامت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے سرِ اقدس پر ہوگا۔ اس روز آپ ہی مقامِ محمود پر جلوہ افروز ہوں گے اور آپ کی بدولت ہی شفاعت کا دروازہ کھلے گا اور آپ ہی ان حضرات کے متعلق شفاعت کریں گے جو شفاعت کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ جن میں فرشتے، انبیاء، اولیاء، مومنین، حیوانات، نباتات، اور جمادات شامل ہیں۔ رسول اللہ ﷺ یہاں اپنے رب کی بارگاہ میں عرض کریں گے کہ ان حضرات کو گنہگاروں کے حق میں شفاعت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔ اس وقت ہر ایک فرد آپ کی تعریف وتوصیف میں رطب اللسان ہوگا اور ہر جگہ آپ ہی کا چرچا ہوگا۔ پس شفاعت کا اول و آخر اور وسط صرف آپ کے لیے ہے (دوسروں کی شفاعت آپ کی شفاعت کبریٰ کی مرہونِ منت ہے) لہٰذا قیامت کے روز تمام محامد ومحاسن آپ کی ذات والا صفات سے وابستہ ہو کر رہ جائیں گے۔ اسی لیے اس جگہ کو مقامِ محمود کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

نبی آخر الزمان ﷺ نے فرمایا کہ اللہ رب العزت کی ثناء مقامِ محمود پر میں ایسے محامد کے ساتھ کروں گا جو میرے دائرہ معلومات سے اس وقت باہر ہیں۔ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ انبیائے کرام واولیائے عظام کے علوم ذوقی ہیں فکری ونظری نہیں اللہ جل شانہ کی حمد وثنا بیان کی جائے اور یہ کسی دنیاوی مقام کا مقتضی ہرگز نہیں ہے۔ اسی لیے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ آج وہ کلمات میرے دائرہ معلومات سے باہر ہیں اور یہی مقامِ وسیلہ بھی ہے کیونکہ یہیں سے بابِ شفاعت کے کھلوانے کی خاطر توسل ہوگا، یعنی سرورِ کون و مکاں ﷺ سب کی شفاعت فرمائیں گے۔(58)

قارئین کرام محبّ ومحبوب کا معاملہ ہے۔ محبّ رب العالمین جل شانہ ہے اور محبوب رحمت اللعالمین ﷺ ہیں۔ ہمارا علم قلیل اور عقل محدود ہے۔ مختلف علمائے کرام اور اولیائے عظام کی آراء کے پیش نظر یہ کہے بغیر گزارہ نہیں ہے کہ مقامِ محمود سے مراد وہ پیارا اور اعلیٰ ترین مقام ہے جس کی سب تعریف کرتے رہیں گے لیکن مکمل تعریف کبھی بھی نہ کر پائیں گے۔

اذان کے وقت اور بعد کے اذکار اور دعاؤں کا بیان:۔ قارئین کرام اذان کے بعد درود شریف، دعائے وسیلہ اور دیگر مسنون دعائیں پڑھنے سے بے حد وشمار رحمتیں نصیب ہوتی ہیں۔ اذان کے وقت اور اس کے بعد پانچ باتوں پر عمل کرنا سنت ہے۔

1۔ کلمات اذان کا دہرانا۔ 2۔ درود شریف پڑھنا۔

3۔ نبی کریم ﷺ کے لیے دعائے وسیلہ مانگنا 4۔ کلمہ شہادت کا پڑھنا اور رضا کا اقرار کرنا۔

5۔ اپنے لیے دعا مانگنا۔

صاحب ''حصن حصین'' نے یہ مسنون دعائیں خوبصورت ترتیب سے بیان فرمائی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

(۱) شوافع کے نزدیک اذان کے اُنیس کلمے اور حنفیہ کے نزدیک اذان کے پندرہ کلمے ہیں۔

(۲) صبح کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (نماز سونے سے بہتر ہے) دومرتبہ پڑھا جاتا ہے۔

2۔ جب موذن کی اذان سنے تو جو کلمات موذن کہتا جائے خود بھی وہی کلمات اذان کہتا جائے۔

یا

3۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃْ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بجائے لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے۔

فائدہ:۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص دل سے اذان کا جواب دے گا جنت میں داخل ہوگا۔

یا

4۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے جواب میں کہے:

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلاً وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْناً

مَیں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں نے اللہ تعالیٰ کو اپنا رب اور محمد ﷺ کو اپنا رسول اور اسلام کو اپنا دین پسند کرلیا۔

فوائد:۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ

1۔ جو شخص کلمہ توحید کا مذکورہ بالا جواب دے گا اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

2۔ جس شخص نے موذن کی مانند کلمات اذان کہے اس کے لیے جنت ہے۔

3۔ رسول اللہ ﷺ (بعض اوقات) ہر دو کلمات شہادت کے جواب میں صرف وانا وانا (اور میں بھی اور میں بھی) فرمادیا کرتے تھے۔

5۔ اذان ختم ہونے کے بعد اول درود شریف پڑھے۔ پھر حسب ذیل دعاء وسیلہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَاماً مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ

اے اللہ تعالیٰ! اس دعوت کامل اور کھڑی ہونے والی نماز کے مالک تو محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرمادے اور ان کو اس مقامِ محمود پر پہنچادے جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے۔ بے شک تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

فائدہ:۔ حدیث شریف میں دعائے وسیلہ مانگنے والے کو شفاعت واجب ہونے کی بشارت دی گئی ہے۔

6۔ یا اذان کا مذکورہ بالا طریق پر جواب دینے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَاجْعَلْہُ فِی الْاَعْلَیْنَ دَرَجَتَہٗ وَفِی الْمُصْطَفَیْنَ مَحَبَّتَہٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ ذِکْرَہٗ

اے اللہ تعالیٰ تو محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کو اعلیٰ درجہ والوں میں شامل فرما اور ان کی محبت برگزیدہ حضرات (کے دلوں) میں پیدا فرما اور ان کا ذکر مقربین بارگاہ (کے مجمع) میں فرما۔

فائدہ:۔ حدیث شریف میں آیا ہے:

جوشخص موذن کے ساتھ ساتھ اذان کے جواب دینے کے بعد مذکورہ بالا دعا وسیلہ پڑھا کرے گا قیامت کے دن اس کے لیے شفاعت واجب ہو جائے گی۔

یا

7۔ اذان کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الْقَآئِمَۃِ وَالصَّلٰوۃِ النَّافِعَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَارْضَ عَنِّی رِضاً لَّاتَسْخَطُ بَعْدَہٗ

اے اللہ تعالیٰ! اے اس پائدار دعوت (اذان) اور نفع رساں نماز کے مالک، تو محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما اور تو مجھ سے ایسا راضی ہو جا کہ اس کے بعد کبھی ناراض نہ ہو۔

فائدہ:۔ حدیث میں آیا ہے کہ

جوشخص اذان کے بعد (خلوص قلب سے) مذکورہ دعا مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا ضرور قبول فرمائیں گے۔

8۔ یا جواب اذان کے بعد مذکورہ ذیل دعا کرے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الصَّادِقَۃِ الْمُسْتَجَابِ لَھَا دَعْوَۃِ الْحَقِّ وَکَلِمَۃِ التَّقْوٰی اَحْیِنَا عَلَیْھَا وَاَمِتْنَا عَلَیْھَا وَابْعَثْنَا عَلَیْھَا وَاجْعَلْنَا مِنْ خِیَارِ اَھْلِھَا اَحْیَاءً وَّ اَمْوَاتاً

اے اللہ تعالیٰ! اے اس سچی اور مقبول دعوت حق (اذان) اور کلمہ تقویٰ (کلمہ شہادت) کے مالک تو ہم کو اسی (کلمہ تقویٰ) پر زندہ رکھیں اور اسی پر ہمیں موت دیں اور اسی پر (حشر کے دن) اُٹھائیں اور ہمیں زندگی اور موت دونوں حالتوں میں بہترین اہلِ توحید میں شریک کرنا۔

فائدہ:۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

جوشخص کسی مصیبت یا سختی میں گرفتار ہو اسے چاہیے کہ اذان کے وقت کا منتظر رہے اور اذان کا جواب دینے کے بعد مذکورہ دعا پڑھے اور اس کے بعد اپنی حاجت اور کشائش کی دعا کرے اس کی دعا ضرور قبول ہوگی۔ (59)

حضور نبی کریم ﷺ کا منصبِ شفاعت: ۔ ہر قسم کی شفاعت حضور کے لیے ثابت ہے۔ منصبِ شفاعت حضور ﷺ کو عطا کیا گیا ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں "اُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ" اور ان کا رب تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

مغفرت چاہو اپنے خاصوں کے گناہوں اور عام مومنین ومومنات کے گناہوں کی۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا شَفَاعَۃَ حَبِیْبِکَ الْکَرِیْمِ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّبَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ (60)

صاحب بہارشریعت (حصہ اوّل، ص 30) پر قیامت کا ہولناک نقشہ اور آنحضرت ﷺ کے مقامِ شفاعت کے بارے میں یوں ارشاد فرماتے ہیں:

"اللہ کا عذاب بہت سخت ہے الغرض کس کس مصیبت کا بیان کیا جائے ایک ہو، دو ہوں، سو ہوں، ہزار ہوں تو کوئی بیان بھی کرے ہزار ہا مصائب وہ بھی ایسے شدید کہ الامان الامان اور یہ سب تکلیفیں دو چار گھنٹے دو چار دن دو چار ماہ کی نہیں بلکہ قیامت کا دن کہ پچاس ہزار برس کا ایک دن ہوگا قریب آدھے کے گزر گیا ہے اور ابھی تک اہل حشر اسی حالت میں ہیں۔ اب آپس میں مشورہ کریں گے کہ کوئی اپنا سفارشی ڈھونڈنا چاہیے کہ ہم کو ان مصیبتوں سے رہائی دلائے۔ ابھی تک تو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ آخر کدھر کو جانا ہے۔ یہ بات مشورے سے قرار پائے گی کہ حضرت آدم علیہ السلام ہم سب کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور جنت میں رہنے کو جگہ دی اور مرتبہ نبوت سے سرفراز فرمایا۔ ان کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیے۔ وہ ہم کو اس مصیبت سے نجات دلائیں گے۔ غرض افتاں وخیزاں کس

کس مشکل سے ان کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے،

''اے آدم علیہ السلام آپ ابوالبشر ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور اپنی چنی ہوئی روح اس میں ڈالی ور ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا اور جنت میں آپ کو رکھا۔ تمام چیزوں کے نام آپ کو سکھائے۔ آپ کو صفی کیا۔ آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں۔ آپ ہماری شفاعت کیجیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے نجات دے۔'' فرمائیں گے۔

''میرا یہ مرتبہ نہیں مجھے آج اپنی جان کی فکر ہے آج رب تعالیٰ نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ پہلے کبھی ایسا غضب فرمایا نہ آئندہ فرمائے۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ''

لوگ عرض کریں گے،'' آخر کس کے پاس ہم جائیں؟''

فرمائیں گے،

''نوح کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے رسول ہیں کہ زمین پر ہدایت کے لیے بھیجے گئے۔''

لوگ اسی حالت میں حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور ان کے فضائل بیان کر کے عرض کریں گے کہ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجیے کہ وہ ہمارا فیصلہ کر دے۔ یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس لائق نہیں مجھے اپنی پڑی ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ عرض کریں گے کہ آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟ فرمائیں گے تم ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے خلت کے مرتبہ سے سرفراز فرمایا ہے۔ لوگ یہاں حاضر ہوں گے وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اس کے قابل نہیں مجھے اپنا اندیشہ ہے۔

مختصر یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بھیجیں گے۔ وہاں سے بھی یہی جواب ملے گا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے وہ بھی یہی فرمائیں گے کہ میرے کرنے کا یہ کام نہیں آج میرے رب تعالیٰ نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ کبھی فرمایا نہ فرمائے۔ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔ تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ لوگ عرض کریں گے آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟ فرمائیں گے تم ان کے حضور حاضر ہو جن کے ہاتھ پر فتح رکھی گئی۔ جو آج بے خوف ہیں اور وہ تمام اولادِ آدم کے سردار ہیں۔ تم محمد ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو جاؤ۔ وہ خاتم النبین ہیں۔ وہ آج تمہاری شفاعت فرمائیں گے۔ انہیں کے حضور حاضر ہو جاؤ وہ یہاں تشریف فرما ہیں۔ اب لوگ پھرتے پھراتے، ٹھوکریں کھاتے، روتے، دہائی دیتے حاضر دربار بے کس پناہ ہو کر عرض کریں گے:

''اے محمد ﷺ، اے اللہ تعالیٰ کے نبی، آپ حضور ﷺ کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے فتح باب رکھا ہے۔ آج حضور مطمئن ہیں۔

ان کے علاوہ اور بہت سے فضائل بیان کر کے عرض کریں گے،

''حضور ملاحظہ تو فرمائیں اور ہم کو اس آفت سے نجات دلوائیں۔''

جواب میں ارشاد فرمائیں گے:

''اَنَا لَهَا'' میں اس کام کے لیے ہوں ''اَنَا صَاحِبُكُمْ'' میں ہی وہ ہوں جسے تم تمام جگہ ڈھونڈ آئے۔

یہ فرما کر بارگاہ عزت میں حاضر ہوں گے اور سجدہ کریں گے۔ ارشاد ہوگا،

''يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ''

اے محمد ﷺ سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو جو کچھ مانگو گے ملے گا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔

دوسری روایت میں ہے۔

''وَقُلْ تُطَعْ'' فرماؤ تمہاری اطاعت کی جائے۔

پھر تو شفاعت کا سلسلہ شروع ہو جائے گا یہاں تک کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے کم سے کم بھی ایمان ہوگا اس کے لیے بھی شفاعت فرما کر اسے جہنم سے نکالیں گے یہاں تک کہ جو سچے دل سے مسلمان ہوا اگرچہ اس کے پاس کوئی نیک عمل نہیں ہے اسے بھی دوزخ

سے نکالیں گے۔اب تمام انبیاء اپنی امت کی شفاعت فرمائیں گے۔اولیائے کرام، شہداء، علماء، حفاظ، حجاج بلکہ ہر وہ شخص جس کو کوئی منصب دینی عنایت ہوا اپنے اپنے متعلقین کی شفاعت کرے گا۔نابالغ بچے جو مر گئے ہیں اپنے ماں باپ کی شفاعت کریں گے۔یہاں تک کہ علماء کے پاس کچھ لوگ آکر عرض کریں گے،

ہم نے آپ کے وضو کے لیے فلاں وقت میں پانی بھر دیا تھا۔کوئی کہے گا کہ میں نے آپ کو استنجے کے لیے ڈھیلا دیا تھا۔علماء ان تک کی شفاعت کریں گے۔

قارئین کرام مندرجہ بالا سطور شکرِ نعمت کے ضمن میں تحریر کی گئی ہیں کیونکہ ''ذکرِ نعمت، شکرِ نعمت ہوتا ہے۔''

قارئین کرام آنحضرت ﷺ کو ہر قسم کی شفاعت کا حق عطا ہوا ہے۔مثلاً

01۔ میدانِ حشر کی مصیبتوں سے نجات کی شفاعت۔

02۔ جن کو جہنم رسید کرنے کا فیصلہ ہو گیا ہو گا ان کی نجات کی شفاعت۔

03۔ ان کی شفاعت جو جہنم میں ڈال دیے گئے ہوں گے۔

04۔ جو لوگ گناہوں کی وجہ سے جنت میں جانے سے رکے ہوئے ہوں گے ان کے جنت میں داخلہ کی شفاعت ہو گی۔

05۔ جنت میں درجات کے بلند کرنے کی شفاعت ہو گی۔

06۔ جو لوگ مدینہ منورہ میں دفن ہوئے ان کی شفاعت ہو گی۔

07۔ جن لوگوں نے حضور اکرم ﷺ کی قبر شریف کی زیارت کی ان کی شفاعت ہو گی۔

08۔ جنت کے دروازے کھلوانے کی شفاعت ہو گی۔

09۔ جن لوگوں نے اذان کا جواب دیا ان کی شفاعت ہو گی۔

10۔ ان کافروں کے عذاب میں تخفیف کی شفاعت ہو گی جنہوں نے حضور ﷺ کی خدمت کی۔

11۔ خواص اولیاء کرام کے مدارج و مراتب میں ترقی کے لیے ان کی شفاعت ہو گی۔(61)

روزِ حشر کو آپ ﷺ کا اپنے امتی کی شفاعت فرمانا:۔ درود شریف کی فضیلت میں ابو عبداللہ نمیری قدس سرہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ جل مجدہ حضرت آدم علیہ السلام کو ٹھہرنے کے لیے عرش کے ایک وسیع میدان میں جگہ عطا فرمائے گا۔حضرت آدم علیہ السلام پر (اس وقت) دو سبز کپڑے ہوں گے اور وہ یوں معلوم ہوں گے گویا ہری بھری کھجور کے تنے ہیں۔اور آدم علیہ السلام یہ منظر ملاحظہ فرما رہے ہوں گے کہ ان کی اولاد میں سے کسے جنت کی طرف لے جایا جاتا ہے اور کسے جہنم کی راہ دکھلائی جاتی ہے۔اسی اثناء میں حضرت آدم علیہ السلام ملاحظہ فرمائیں گے کہ سید عالم ﷺ کے ایک امتی کو جہنم کی طرف لے جایا جا رہا ہے تو اس وقت حضرت آدم علیہ السلام ''یا احمد ﷺ'' ''یا احمد ﷺ'' کہہ کر سید عالم ﷺ کو پکاریں گے۔پھر سید عالم ﷺ ''یا ابا البشر'' فرماتے ہوئے تشریف لائیں گے۔

آدم علیہ السلام فرمائیں گے:

آپ ﷺ کا یہ امتی دوزخ کو لے جایا جا رہا ہے۔

(سید عالم ﷺ نے فرمایا) پھر میں چادر کس کر فرشتوں کے پیچھے دوڑوں گا اور فرماؤں گا،

اے میرے پروردگار جل وعلا کے فرستادگان، ذرا ٹھہر و تو سہی۔

(مختصر یہ کہ فرشتے آپ ﷺ کے حکم کے مطابق رک جائیں گے۔) آپ ﷺ عرشِ اعظم کی جانب متوجہ ہوں گے اور عرض کریں گے:

پروردگار جل مجدہ! تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہوا ہے۔تو مجھے امت کے بارے میں رسوا نہیں فرمائے گا۔

پھر منجانب عرش ندا آئے گی، اے فرستادگان (میرے حبیب محترم) محمد ﷺ کی اطاعت بجا لاؤ اور اس آدمی کو میزان کے پاس لے آؤ۔

چنانچہ حسب الحکم وہ آدمی جب میزان کے پاس آجائے گا۔ تو میں اپنی کمر بند سے چیونٹی کی مانند ایک سفید چیز نکالوں گا اور ''بسم اللہ'' پڑھتے ہوئے اسے ترازو کے دائیں پلڑے میں ڈال دوں گا۔ پھر کیا ہوگا کہ اچھائیاں برائیوں پر غلبہ پالیں گی۔ پھر آواز آئے گی،

''یہ کامیاب ہے اور اس کا بخت عمدہ ہے، اس کا میزان بھاری ہے لہٰذا اسے جنت کو لے جاؤ۔''

پھر وہ آدمی کہے گا،

اے میرے پروردگار کے فرستادگان، ذرا ٹھہرو تو سہی تاکہ میں پروردگار جل مجدہ کے ہاں بلند وبالا مرتبہ کے مالک، اس کریم انسان کے بارے میں معلوم کرلوں۔

پھر وہ شخص عرض کرے گا،

میرے والدین آپ پر نثار، آپ کا روئے تاباں کس قدر حسین ہے اور آپ کا اخلاق کس قدر پیارا ہے۔ (ذرا یہ تو فرمائیے کہ) آپ کون سی ذات گرامی ہیں کہ جنہوں نے میری لغزش کا مداوا فرمایا اور میرے آنسوؤں پر ترس کھایا۔

سید عالم ﷺ فرمائیں گے،

میں تو تیرا نبی محمد مصطفیٰ ﷺ ہوں اور یہ شے جس نے تجھے تیری احتیاج سے رہائی دلائی، تیرا وہ درود شریف ہے جو تو مجھ پر پڑھا کرتا تھا۔ (جواہر البحار جلد اول حصہ دوم، ص784)

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم نور مجسم ﷺ تشریف لائے تو فرمایا:

میں نے آج رات عجیب منظر دیکھا، میں نے دیکھا کہ میرا ایک امتی پل صراط پر سے گزرنے لگا۔ کبھی وہ چلتا ہے، کبھی گرتا ہے، کبھی لٹک جاتا ہے، تو اس کا مجھ پر درود پاک پڑھا ہوا آیا اور اس امتی کا ہاتھ پکڑ کر اسے پل صراط پر سیدھا کھڑا کر دیا اور پکڑے پکڑے اس کو پار کر دیا۔ (62)

قارئین کرام مندرجہ بالا سطور پر غور فرمائیں۔ کثرت سے درود وسلام پڑھیں، دعائے وسیلہ پڑھا کریں، اذان غور سے سنا کریں اور اذان کا جواب مسنون طریقے سے دیا کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ محبوب خدا تعالیٰ کے صدقے ہم گناہگاروں کو شفاعت ضرور نصیب ہوگی۔

مجلس درودشریف کے فضائل:۔

1۔ **ان اللّٰہ سیارۃ من الملائکۃ یطلبون حلق الذکر فاذا اتوا علیھا حفوابھم ثم بعثوا وائدھم الی السّماء الی رب العزۃ تبارك و تعالٰی فیقولون ربنا اتینا علٰی عباد من عبادك یعظمون الاء ك و یتلون کتابك و یصلون علٰی نبیك محمد ﷺ و یسئالونك لاخرتھم و دنیاھم فیقول تبارك و تعالٰی غنوھم رحمتی فیقولون یا رب ان فیھم فلاناً الخطاء انما اغتبھم اغتباقاً فیقول تبارك و تعالٰی غنوھم رحمتی فھم الجلساء لا یسقی بھم جلسیھم ۔O** رواہ ابزادعن انس رضی اللہ عنہ سندہ حسن

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے مجلس ذکر تلاش کرنے میں پھرتے رہتے ہیں۔ جب مجالس ذکر تک پہنچ جاتے ہیں تو اہلِ مجلس کو ڈھانپ کر ایک ذمہ دار کو رب تبارک تعالیٰ کی بارگاہ میں آسمان کی طرف بھیجتے ہیں۔ تو عرض کرتے ہیں۔ ''اے ہمارے پروردگار ہم آپ کے بندوں کی ایسی جماعت کے پاس حاضر ہوئے جو اس وقت آپ کی نعمتوں کی عظمت بیان کر رہے ہیں اور آپ کی کتاب کی تلاوت کر رہے ہیں اور آپ کے محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود پڑھ رہے ہیں اور آپ سے دنیا وآخرت مانگ رہے ہیں۔'' اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے، ''ان کو میری رحمت میں ڈھانکو۔'' وہ عرض کرتے ہیں، ''اے پروردگار ان میں فلاں شخص بڑا خطارکار ہے جس نے وہاں آکر صرف دودھ پیا ہے۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ''ان سب کو میری رحمت میں ڈھانکو کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کا ہم نشین بد بخت نہیں ہوتا۔'' (63)

2۔ ان اللّٰہ سیارۃ من الملائکۃ اذا مروا بحلق الذکر قال بعغھم لبعض اقعدوا فاذا دعا القوم امنوا علی دعائھم فاذا صلوا علی النبی ﷺ صلوا معھم حتی یفرغوا ثم یقول بعضھم لبعض طوبٰی ھولاء یرجعون مغفور الھم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے گھومتے رہتے ہیں۔ جب حلقہ ہائے ذکر کے قریب سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ بیٹھ جاؤ۔ پھر جب وہ لوگ دعا مانگتے ہیں تو یہ ''آمین'' کہتے ہیں۔ جب وہ نبی ﷺ پر درود پڑھتے ہیں تو یہ بھی ان کے ساتھ مل کر درود پڑھتے ہیں۔ پھر جب مجلس ذکر برخواست ہوتی ہے تو یہ فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں،'' یہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں کہ اپنے گناہ بخشوا کر جارہے ہیں۔(64)

3۔ ان للمساجد اوتادا جلسا وھم الملائکم ان نمابوا فقدوھم وان مرضوا عاذوھم وان راوھم رحبوابھم وان طلبوا حاجۃ اعالوھم فاذا جلس حفت بھم الملائکم من لدن اقدامھم الی عنان السماء بایدیھم قراطس الفضۃ واقلام یکتبون الصلاۃ علی النبی ﷺ ویقولون اذکروارحمکم اللّٰہ یدوازادکم اللّٰہ فاذا استفتحعا الذکرا فتحت لھم ابواب السماء واستجیب لھم الدعاء و تطلع علیھم الحسور العین واقبل اللّٰہ عزوجل علیھم بوجھہ مالم یخوضوا فی حدیث غیرہ ویتفروا ماذالفروا اقام الزوار یلتمسون حلق الذکر۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگ مسجدوں میں برائے عبادت ٹھہرے رہتے ہیں (مسجدوں کے اوتاد ہوتے ہیں)۔ان کے ہم نشین فرشتے ہوتے ہیں۔اگر غائب ہوجائیں تو فرشتے انہیں تلاش کرتے ہیں۔ بیمار ہوجائیں تو فرشتے بیمار پرسی کرتے ہیں۔نظر آئیں تو فرشتے انہیں مرحبا کہتے ہیں۔ضرورت کی کوئی چیز مانگیں تو فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔بیٹھیں تو فرشتے انہیں پیروں سے لے کر آسمان تک ڈھانک لیتے ہیں۔فرشتوں کے ہاتھوں میں چاندی کے کاغذ اور سونے کی دواتیں ہوتی ہیں جن کے ساتھ نبی ﷺ پر پڑھے ہوئے درود کو لکھتے ہیں اور کہتے ہیں،'' ذکر کرو'' اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔اور ذکر کرو اللہ تعالیٰ تم پر اور رحم فرمائے۔ جب وہ ذکر کرتے ہیں تو ان کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ان کی دعا قبول کی جاتی ہے۔انہیں حوریں جھانکتی ہیں اور اللہ عزوجل ان کی طرف رحمت سے متوجہ ہوتا ہے۔ جب تک وہ کسی اور بات میں مشغول نہیں ہوتے، جب تک وہ متفرق نہیں ہوتے۔ پھر جب متفرق ہوجاتے ہیں تو ان کے زائر فرشتے ذکر وفکر کے دیگر حلقے تلاش کرتے ہیں۔(65)

4۔ زینوا مجالسکم بالصلوۃ علی فان صلاتکم علی نور لکم یوم القیامۃ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مجھ پر درود پڑھنے کے ذریعے اپنی مجلس کو زینت بخشو کیونکہ تمہارا درود قیامت کے دن تمہارے لیے نور ہوگا۔(66)

5۔ روی عن بعض الصحابۃ رضوان اللّٰہ علیھم اجمعین انہ قال ما من مجلس یصلے فیہ علی محمد ﷺ الاقامت منہ راحت طیبت حتی تبلغ عنان السماء فتقول الملئکۃ ھذا مجلس صلی فیہ علی محمد ﷺ ۔

بعض صحابہ اکرام رضوان اللہ عنہم سے مروی ہے۔انہوں نے ارشاد فرمایا:

جس مجلس میں محمد ﷺ پر درود پڑھا جاتا ہے۔اس مجلس سے پاکیزہ خوشبو اٹھتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ کنارہ آسمان تک پہنچ جاتی ہے تو فرشتے آپس میں کہتے ہیں کہ یہ خوشبو اس مجلس کی ہے جس میں محمد مصطفےٰ ﷺ پر درود پڑھا گیا ہے۔

اجمالی جائزہ:۔ قارئین کرام مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے کئی باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

1۔ اہلِ ذکر کی ہم نشینی خوش بختی کا باعث ہے۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

2۔ عسرویسر، خوشی وغمی غرضیکہ ہرحال میں ذکرِ خدااور ذکرِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کرتے رہنا چاہیے کیونکہ ذات باری تعالیٰ کی عظمت وبزرگی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ مقام ومرتبہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پراحسانات، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری صورت وسیرت کا یہی تقاضا ہے کہ ہر دو ذاتِ کریم کا ذکر ہرحال اور ہرلحہ کیا جائے۔

3۔ ذکر کی برکت سے اہلِ محبت کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

4۔ ذکرِحضور صلی اللہ علیہ وسلم زینتِ محفل ہے۔

5۔ دنیاوی زندگی میں، مرتے وقت، قبر میں، قیامت میں پلصراط پر ہرجگہ درودشریف کا نور مدد فرمائے گا۔

شیخ المشائخ حضرت شبلی قدس سرہ، فرماتے ہیں:

میرے پڑوس میں ایک آدمی وفات پاگیا۔ میں نے اس کوخواب میں دیکھا تواس سے پوچھا کیسے گزری؟ اس نے کہا حضرت! آپ کوکیا بتاؤں۔ بہت ہی سخت پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا اور منکر نکیر کے سوال کے وقت بڑی تنگی ہوئی۔ میں نے اپنے دل میں کہا مولا! کیا میں اسلام پرنہیں مرا!؟ تو مجھے ایک آواز سنائی دی کہ یہ دنیا میں تیری بے احتیاطی کی سزا ہے۔ جب عذاب کے فرشتوں نے مجھے عذاب دینے کا ارادہ کیا تو اسی وقت ایک حسین وجمیل شخص میرے اوران کے درمیان حائل ہوگیا۔ اس سے نہایت ہی عمدہ خوشبو آرہی تھی۔ اس نے مجھے فرشتوں کے جوابات بتادیے۔ میں نے فوراً کہہ دیے۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ پررحم فرمائے آپ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، ''میں ایک آدمی ہوں جوتیرے کثرت درود سے پیدا کیا گیا ہوں۔ میں اس بات پر مامور ہوں کہ میں ہرمصیبت میں تیری مدد کروں۔(67)

6۔ ذکرِ الٰہی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اطہر پرپڑھا جانے والا درودشریف خوشبو کی شکل میں آسمانوں کی طرف پرواز کرتا ہے جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث پاک نمبر 5 سے ثابت ہے۔ اس ضمن میں حضرت خواجہ غلام نصیرالدین نصیؔر نے کیا خوب فرمایا ہے۔

یہ کس نام کی خوشبو ہے اٹھی قلب وجگر سے ابھی ابھی کہ جس خوشبو سے بزم سجی ہے ورد بہ لب یا نبی نبی

قارئین کرام! اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ اطہر کوسب خوشبوؤں سے زیادہ خوشبودار بنایا ہے۔ اس سلسلہ میں چندایک حقائق پیش خدمت ہیں۔

i۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ما شممت عنبراقط ولا مسكاً ولا شيا اطيب من ريح رسول الله صلى الله عليه وسلم

میں نے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوشبودار نہ عنبر کو پایا نہ کستوری کو، نہ کسی اور خوشبودار چیز کو۔

ii۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رخسار پردستِ اقدس پھیرا۔ مجھے ایسی خوشبو محسوس ہوئی گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطرفروش کے عطردان سے ابھی ہاتھ نکالا ہے۔

iii۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی خوش بخت سے مصافحہ فرماتے توساراردن اس کے ہاتھ سے خوشبو آتی رہتی۔

iv۔ جب کسی بچے کے سرپرہاتھ پھیرتے تووہ خوشبو کے سبب باقی سب بچوں میں پہچانا جاتا۔

v۔ جب کسی راستے سے گزرفرماتے توساراراستہ خوشبو سے مہک اٹھتا اورآنے جانے والوں کومعلوم ہوجاتا کہ یہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ہیں۔(68)

vi۔ ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا متبرک پانی کنویں میں ڈالا گیا۔ ''**فضاح مثل راحة المسك**'' تواس کے پانی میں کستوری جیسی خوشبو پیدا

ہوگئی۔(69)

vii۔ سیدہ عمیرۃ رضی اللہ عنہ اپنی پانچ بہنوں کے ساتھ خدمت اقدس ﷺ میں حاضر ہوئی، آپ ﷺ اس وقت خشک گوشت تناول فرما رہے تھے۔آپ ﷺ نے گوشت کا ایک ٹکڑا چبا کر انہیں بھی مرحمت فرمایا۔انہوں نے اس میں سے تھوڑا تھوڑا کھایا۔''**وجد لافواھھن خلوف**''تو مرتے دم تک ان کے مونہوں سے بد بو نہیں آئی (خوشبو ہی آتی رہی)۔(70)

viii۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی والدہ (ام سلیم رضی اللہ عنہا) نے آپ ﷺ کا پسینہ برتن میں ڈال کر محفوظ کیا اور بتایا۔'' **نجعله فی طيبنا و هو من الطيب الطيب**'' کہ ہم اس پسینے کو تیل میں ڈالتی ہیں تو اس تیل کی خوشبو سب خوشبوؤں پر غایت ہوجاتی ہے۔(71)

ix۔ حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ کی چار بیویاں تھیں۔ ہر ایک اپنے جسم ولباس کو دوسریوں سے زیادہ معطر کرنے کی کوشش کرتی تھی اور حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ بجائے عطر کے سادہ تیل لگاتے تھے۔مگر ان کا جسم ان کی بیویوں کے جسم ولباس سے زیادہ معطر معلوم ہوتا تھا۔ بیویوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا: ایک بار آنحضرت ﷺ نے میرے جسم کی پھنسیوں کے علاج فرمانے کے لے میرے پیٹ اور پشت پر دست اقدس پھیرا۔''**فعبق بی هذا الطيب**'' تو اس دن سے میرا جسم خوشبودار ہوگیا۔

x۔ ایک شخص نے لڑکی کے جہیز میں دینے کے لیے آنحضرت ﷺ سے کسی تبرک کے لیے درخواست کی تو آپ ﷺ نے پسینہ مبارک شیشی میں ڈال کر دیا اور فرمایا۔''**مر ها فليطيب به**'' لڑکی سے کہنا کہ اس پسینے کو بطور عطر استعمال کرے۔چنانچہ جب وہ اس پر عمل کرتی تو مدینہ طیبہ کے سب لوگ خوشبو سونگھتے (الانوار المحمدیہ،ص217) اور اس کا گھر ''**بيت المطيبين**'' کے نام سے مشہور ہوگیا یعنی مہکے ہوؤں کا گھر۔امام احمد رضا البریلوی علی الرحمۃ نے فرمایا۔

واللہ جو مل جائے تیرے گل کا پسینہ　　　مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

xi۔ سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آنحضرت ﷺ کے مزار پُر انوار کی مٹی سونگھ کر فرمایا:

''**ماذا علی من شم تربت احمد ان لا يتم مدى الزمان عوالی**''

جس شخص نے حضور اقدس ﷺ کی قبر انور کی مٹی ایک بار سونگھ لی۔اسے قیامت تک کسی دوسری خوشبو کی ضرورت نہیں۔(72)

اہل عشق ومحبت آج بھی مدینہ طیبہ کی مقدس گلیوں میں اور نورانی فضاؤں میں یہ خوشبوئیں محسوس کرتا ہے۔

اَطَّيِّبُ رَسُوْلُ اللّٰهِ طَابَ نَسِيْمُهَا　　　فَمَا الْمِسْكُ مَالْكَافُوْرُ مَا الصَّنْدِلُ الرَّطَبُ

رسول اکرم ﷺ کی خوشبو مبارک سے مدینہ طیبہ کی ہوائیں ایسی مہکی ہوئی ہیں کہ ان کے سامنے کستوری، کافور اور تازہ صندل ہیچ معلوم ہوتے ہیں۔(73)

جب رب کریم جل مجدہ نے محبوب کریم علیه التحية والتسليم کے جسم شریف کو روزِ اول سے قدرتی خوشبوؤں سے نوازا ہوا ہے تو وہ کریم آقا ذکرِ حبیب کی مقدس محافل پر بھی اپنی اسی کرم نوازی کا اظہار فرماتا رہتا ہے اور اسے ایسی خوشبوؤں سے معطر فرماتا رہتا ہے کہ عالم بالا کے فرشتے بھی ان خوشبوؤں کا تذکرہ فرماتے ہیں۔ بنا بر این عشاق بارگاہ رسالت علیہ السلام کے ہاں ان محافل میں خوشبو کا بڑا اہتمام کیا جاتا ہے۔بقول امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

بزم ثنائے زلف میں میری عروسِ فکر کو　　　ساری بہار ہشت خلد چھوٹا سا عطر دان ہے

قارئین کرام! ہر اچھے کام سے نیکی کی خوشبو ہوتی ہے جبکہ برائی کے ساتھ بدی کی بدبو ہوتی ہے۔اسی طرح روح کی بھی خوشبو اور بدبو ہوتی ہے۔اس سلسلہ میں حدیث پاک ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث پاک روایت ہے جس میں یہ ذکر ہے کہ جب ارواح مومنین بدن سے نکل کر آسمان کی طرف جاتی ہیں اور ان سے خوشبو کی لپٹیں نکلتی ہیں تو فرشتے کہتے ہیں۔

''**روح طيبة جاء ت من قبل الارض صلی اللہ عليك و علی جسدك كنت تعمرينه**''

کیا اچھی روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر اور جس جسم میں تو رہتی تھی درود بھیجے۔
اس کے بعد ارواح خبیثہ کی بدبو اور ان کے صعود کا ذکر کر کے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

''فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ریطة کانت علی انفه''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بدبو کا ذکر فرماتے وقت جو کپڑا یا رومال ناک سے لگایا تھا ختمِ کلام کے بعد ہٹا لیا۔(74)

سورۃ العصر میں اللہ تعالیٰ نے دو انسانی گروہوں کا ذکر فرمایا ہے:

(۱) وہ لوگ جو ایمان لائے، نیک عمل کرتے رہے، آپس میں حق بات کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے جسے 'حزب الرحمٰن' کہتے ہیں۔ اس گروہ سے تعلق رکھنے والوں کی روح پاکیزہ اور روحانی خوشبو سے مزین ہوتی ہے۔

(۲) وہ لوگ جو کہ مندرجہ بالا اوصاف کے مالک نہیں ہیں جسے 'حزب الشیطان' کہتے ہیں۔ اس گروہ سے تعلق رکھنے والوں کی روح اخلاقی اوصاف سے خالی اور بدبو سے مغلظ ہوتی ہے۔

زندگی کا مقصد یہی ہے کہ انسان بندگی بجالائے، برائی سے بچے اور نیکی کی راہ اختیار کرے۔ فیصلہ انسان کے ہاتھ میں ہے ۔

دل کی آزادی شہنشاہی، شکم سامانِ موت فیصلہ تیرا ترے ہاتھوں میں ہے دل یا شکم؟ (75)

7۔ قارئین کرام! درود وسلام کے فضائل وفوائد اس قدر کثیر ہیں کہ اس سلسلہ میں غفلت ولاپرواہی کو حماقت، کم علمی، بدقسمتی اور اپنی جان پر ظلم کے علاوہ اور کچھ بھی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ درود وسلام پڑھنے کے سلسلہ میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ کی نصیحت ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

''مومن کامل اور محبّ صادق پر لازم ہے کہ اس عبادت (درود پاک پڑھنا) کی کثرت کرے۔ جتنا مخصوص عدد میں پڑھ سکتا ہو اس پر دوام ومواظبت کرے اور ہر دن اپنا مقرر وظیفہ رکھے اور ہمیشہ اس وظیفہ کو ادا کرتا رہے۔ کیونکہ مروی ہے۔ **خیر العمل ادومه و قلیل دائم خیر من کثیر منقطع** ۔یعنی بہتر عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے، اگرچہ تھوڑا ہو۔ اس کثیر سے بہت اچھا ہے جو کبھی کیا اور کبھی چھوڑ دیا۔ چاہیے کہ روزانہ ہزار سے کم نہ ہو۔ ورنہ پانچ سو بار پر اکتفا کرے۔ اگر یہ بھی میسر نہ ہو تو سو سے کم نہ ہو۔ بعض حضرات کا وظیفہ تیس سو (3000) کا اور بعض کا بیس سو (2000) صبح وشام کا تھا۔ اور چاہیے کہ سوتے وقت بھی ایک معین مقدار میں درود شریف پڑھا جائے۔ بعض مشائخ قل ھو اللہ احد اور درود شریف کثرت سے پڑھنے کی وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم نے قرأۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ " سے خدائے واحدۂ لاشریک کو پہچانا ہے اور کثرت درود کی برکت سے محبوبِ کبریا احمدِ مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے اور فرماتے ہیں کہ جو شخص کثرت سے درود پاک پڑھتا رہے گا تو وہ خواب اور بیداری میں زیارتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوگا۔ اور بعض متاخرین مشائخ شاذلیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم نے فرمایا ہے کہ جب اولیاء کاملین اور مرشد باشریعت نہ مل سکے تو بکثرت درود شریف پڑھے۔ اس سے اس کے باطن میں نورِ عظیم پیدا ہوگا جو مرشدِ کامل کا کام دے گا اور اس کو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے بلاواسطہ فیض پہنچے گا۔ الحمد للہ رب العالمین۔(76)

8۔ قارئین کرام قوتِ ایمانی کا تقاضا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر کو جان سے بھی پیارا سمجھا جائے اور اپنے قول وفعل سے اس عقیدہ کی تصدیق کی جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی علامت ہے اتباعِ سنت اور کثرت سے درود شریف پڑھنا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء کرام کثرت سے ذکرِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی کرتے تھے اور درود شریف بھی پڑھتے تھے۔ چند ایک مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

جان سے بھی پیارا ہے محبوب ہمارا:۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ انسان اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اسے اس کی جان، ماں باپ، اولاد غرضیکہ دنیا کی ہر شئے سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔ ملاحظہ فرمائیں حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔

انه قال یا رسول اللہ واللہ انت احب الی من کل شئی الا من نفسی قال لا یا عمر حتی اکون احب الیك من

نفسك قال فوالله لانت احب الی من نفسی قال الآن يا عمرؓ(77)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ سوا میری جان کے آپ ﷺ مجھے ہر شے سے زیادہ محبوب ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا:نہیں اے عمر رضی اللہ عنہ ایمان تو یہ ہے کہ اپنی جان سے بھی زیادہ مجھے محبوب رکھو۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یہ بات ہے تو یارسول اللہ ﷺ خدا کی قسم اب آپ ﷺ مجھے جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا تو اب ٹھیک ہے۔

حضرت سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کا درودشریف پڑھنے کا طریقہ:۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں لکھتے ہیں کہ،سید العالمین ﷺ کے وصال شریف کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ رورہے تھے اور یوں کہہ رہے تھے کہ:

''یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ایک کھجور کا تنا جس پر سہارا لگا کر آپ ﷺ منبر بننے سے پہلے خطبہ پڑھا کرتے تھے۔پھر جب منبر بن گیا اور آپ ﷺ اس پر تشریف لے گئے تو وہ کھجور کا تنا آپ ﷺ کے فراق سے رونے لگا۔یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک اس پر رکھا جس سے اس کو سکون ہوا(یہ مشہور واقعہ حدیث پاک میں بیان ہوا ہے)

یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کی امت آپ ﷺ کے فراق سے رونے کی زیادہ مستحق ہے بہ نسبت اس تنے کے(یعنی امت اپنے سکون کے لیے آپ ﷺ کی توجہ کی زیادہ محتاج ہے)یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان،آپ ﷺ کا عالی مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قدر بلند ہے کہ اس نے آپ ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا۔چنانچہ ارشاد فرمایا:

''مَّنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ.....''النساء[4:80] جس نے(میرے)رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔

یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان۔آپ حضور ﷺ کی فضیلت اللہ تعالیٰ کے ہاں اتنی بلند ہے کہ آپ ﷺ سے مطالبہ سے پہلے معافی کی اطلاع فرمادی۔چنانچہ ارشاد فرمایا:

''عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ.....''التوبہ[9:43] للہ تعالیٰ آپ ﷺ کو معاف فرمائے آپ ﷺ نے ان منافقوں کو جانے کی اجازت دی ہی کیوں۔

یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان آپ ﷺ کا علوشان اللہ جل شانہ کے نزدیک ایسا ہے کہ آپ ﷺ اگرچہ زمانہ کے اعتبار سے آخر میں تشریف لائے لیکن انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی میثاق میں آپ ﷺ کو سب سے پہلے ذکر کیا گیا،چنانچہ فرمایا:

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ الاٰية'' الاحزاب[33:7]

یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان آپ ﷺ کی فضیلت کا اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ حال ہے کہ کافر جہنم میں پڑے ہوئے اس کی تمنا کریں گے کہ کاش آپ ﷺ کی اطاعت کرتے اور کہیں گے۔

.....يٰلَيْتَنَا اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا۝ الاحزاب[33:66]

یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان اگر حضرت موسیٰ(علی نبینا وعلیه الصلوة والسلام)کو اللہ تعالیٰ عزوجل نے یہ معجزہ عطا فرمایا ہے کہ پتھر سے نہر نکال دیں تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی جاری کر دیا۔(یہ سرکار کا عظیم معجزہ ہے)

یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان کہ اگر حضرت سلیمان(علی نبینا و علیه الصلوة والسلام)کو ہوا صبح کے وقت میں ایک مہینہ کا راستہ طے کرادے اور شام کے وقت میں ایک مہینہ کا طے کرادے تو یہ اس سے عجیب نہیں کہ آپ ﷺ کا براق رات کے وقت آپ ﷺ کو ساتویں آسمان سے بھی اوپر لے جائے اور صبح کے وقت آپ ﷺ مکہ مکرمہ واپس آجائیں۔صلی اللہ علیك الله تعالیٰ آپ پر درود بھیجے۔

یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان۔ اگر حضرت عیسیٰ (علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام) کواللہ تعالیٰ نے یہ معجزہ عطا فرمایا کہ وہ مردوں کوزندہ فرمادیں تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں کہ ایک بکری جس کے گوشت کے ٹکڑے آگ میں بھون دیے گئے ہوں وہ آپ ﷺ سے یہ درخواست کرے کہ آپ ﷺ مجھے نہ کھائیں اس لیے کہ مجھ میں زہر ملایا گیا ہے۔

یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان حضرت نوح (علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام) نے اپنی قوم کے لیے یہ ارشادفرمایا:

.....رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا O نوح[71:26]

اے ربّ تعالیٰ کافروں میں سے زمین پر بسنے والا کوئی نہ چھوڑ۔

اگر آپ ﷺ بھی ہمارے لیے بددعا کردیتے تو ہم میں سے ایک بھی باقی نہ رہتا۔ بے شک کافروں نے آپ ﷺ کی پشت مبارک کو روندا جب کہ آپ ﷺ نماز میں سجدہ میں تھے۔ آپ ﷺ کی پشت مبارک پر اونٹ کا بچہ دان رکھ دیا تھا اور غزوہ احد میں آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کوخون آلود کردیا۔ آپ ﷺ کے دندان مبارک کوشہید کیا، آپ ﷺ نے بجائے بددعا کے یوں ارشادفرمایا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِىْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ O اے اللہ تعالیٰ میری قوم کومعاف فرما کہ یہ مجھے جانتے نہیں۔

یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان آپ ﷺ کی عمر شریف کے بہت تھوڑے سے حصے میں اتنا مجمع آپ ﷺ پر ایمان لایا کہ حضرت نوح (علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام) کی طویل عمر (ایک ہزار سال) میں اتنے لوگ مسلمان نہ ہوئے (کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ایک لاکھ چوبیس ہزار تو صحابہ کرام علیہم الرضوان موجود تھے۔ اور جولوگ غائبانہ مسلمان ہوئے حاضر نہ ہوسکے ان کی تعداد تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔) آپ ﷺ پر ایمان لانے والوں کی تعداد بہت ہی زیادہ ہے۔ (بخاری شریف کی مشہور حدیث عرضت علی الامم میں ہے۔ ''رایت سواداً کثیراً سد الافق'' کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنی امت کواتنی کثیر تعداد میں دیکھا کہ جس نے سارے جہان کوگھیر رکھا ہے) اور حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان لانے والے بہت تھوڑے ہیں۔ (قرآن مجید میں ہے۔ '' وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ O هود[11:40]

یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان اگر آپ ﷺ اپنے ہم جنسوں ہی کے ساتھ نشست و برخواست فرماتے تو آپ ﷺ ہمارے پاس کبھی نہ بیٹھتے اور نکاح نہ کرتے مگر اپنے ہی ہم مرتبہ سے تو ہمارے میں سے کسی کے ساتھ بھی آپ ﷺ کا نکاح نہ ہو سکتا تھا اور اگر آپ ﷺ اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے مگر اپنے ہی ہم عصروں کو تو ہم میں سے کسی کو اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے۔ بے شک آپ ﷺ نے ہمیں اپنے پاس بٹھایا۔ ہماری عورتوں سے نکاح کیا ہمیں اپنے ساتھ کھانا کھلایا۔ بالوں کے کپڑے پہنے۔ دراز گوش پر سواری فرمائی اور اپنے پیچھے دوسرے کو بٹھایا اور زمین پر (دسترخوان بچھا کر) کھانا کھایا اور کھانے کے بعد اپنی انگلیوں کو چاٹا اور یہ امور آپ ﷺ نے تواضع کے طور پر اختیار فرمائے۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ اللہ تعالیٰ ہی آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجے۔ (78)

شانِ حضور ﷺ بزبان حضرت علی رضی اللہ عنہ :۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد بزرگوار حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے آپ ﷺ کا طریقہ سلوک اپنے ہم نشینوں کے ساتھ دریافت کیا تو انہوں نے جواباً یہ ارشادفرمایا:

آپ ﷺ ہمیشہ شگفتہ پیشانی رہا کرتے تھے۔ ملنسار تھے اور نرم مزاجی کی شان بڑھی ہوئی تھی۔ نہ تو آپ ﷺ کی طبیعت میں درشتی اور سختی تھی اور نہ آپ ﷺ چلا کر بات چیت فرماتے۔ آپ ﷺ فحش گو بھی نہ تھے۔ کسی کی عیب چینی یا مداحی بھی نہیں فرماتے تھے۔ جو چیز کھانے میں پسند نہ ہوتی آپ ﷺ اس کی برائی نہیں فرماتے تھے۔ صرف نہ کھانے پر اکتفا فرمالیتے تھے اور جو غذا مرغوب ہوتی تھی اس کو خواہ کوئی کتنی ہی رغبت دلائے معتاد (ضرورت) سے زیادہ تناول نہ فرماتے تھے۔ آپ ﷺ نے تین باتیں طبیعت سے بالکل نکال ڈالی تھیں۔ ایک تو آپ ﷺ کسی کی مذمت وعیب گیری نہیں فرماتے تھے۔ دوسرے کسی کی چھپی ہوئی باتوں کی ٹوہ نہیں لگاتے تھے۔ تیسرے

کوئی ایسی بات جس میں حصولِ ثواب کی امید نہ ہو آپ ﷺ زبان مبارک سے نہیں نکالتے تھے۔ آپ ﷺ کی گفتگو کے وقت آپ ﷺ کے ہم نشین اس کو نہایت ادب وسکوت سے متوجہ ہو کر سنتے تھے۔ گویا سروں پر چڑیاں بیٹھی ہوئی ہیں۔ جب آپ ﷺ کی گفتگو کا سلسلہ ختم ہو جاتا تو وہ لوگ بات چیت کرتے تھے۔ آپ ﷺ کی صحبت میں ایک دوسرے پر ردو قدح یا دخل در معقولات نہیں کرتے تھے۔ جب تک گفتگو کرنے والا اپنی گفتگو ختم نہ کر لیتا سب خاموش سنتے رہتے تھے۔ جن باتوں پر دوسروں کو ہنسی آتی تھی یا تعجب ہوتا تھا آپ ﷺ بھی ہنستے اور تعجب فرماتے تھے۔ اگر کوئی نو وارد کسی بات یا سوال میں کوئی بے تمیزی کر بیٹھتا تھا تو آپ ﷺ بجائے ناراض ہونے کے صبر فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کے اصحاب دوسری طرف توجہ دلا دیں۔ آپ ﷺ کی ہدایت تھی کہ جب کسی طالب حاجت سے واسطہ پڑے تو اس کے ساتھ ملائمیت وسلوک کرنا چاہیے۔ آپ ﷺ کسی سے اپنی تعریف سننا بھی پسند نہیں فرماتے تھے مگر بطور واقعات کے۔ جب تک کوئی ضرورت واقع نہ ہو آپ ﷺ کسی کا قطع کلام نہیں فرماتے تھے اور اس کی بھی یہ صورت ہوتی تھی کہ یا تو کلام کی ممانعت فرما دیتے تھے یا جلسہ برخواست فرماتے تھے۔(79)

شیرِ خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا درود شریف:۔

شیرِ خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ ان الفاظ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں درود شریف پیش فرمایا کرتے تھے۔

صَلٰوةُ اللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَاَنْبِيَآئِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجَمِيعِ خَلْقِهٖ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ۔ (80)

اولیاءِ کرام کا وِردِ درود شریف:۔

i۔ قطب ربانی وعارف صمدانی سید عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ فرماتے ہیں:

ہمارے شیخ نورالدین شونی قدس سرہ، کے زمانہ میں ایک بزرگ تھے جو علم وعمل کے اعتبار سے آپ سے زیادہ تھے۔ مگر وہ حضور پر نور ﷺ پر درود شریف نہیں بھیجتے تھے۔ اور ہمارے شیخ اپنے آقا و مولیٰ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ پر بکثرت درود شریف بھیجتے تھے۔ چنانچہ وہ بزرگ باوجود کثرت علم وعمل کے ہمارے شیخ کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکے۔ کثرتِ درود شریف کی وجہ سے تمام علماء اور مجذوب ہمارے شیخ سے محبت وپیار کرتے تھے اور آپ کی تمام حاجتیں پوری ہوتی تھیں۔(81)

ii۔ حضرت شیخ نورالدین شونی رحمۃ اللہ علیہ کا ہر دن کا وظیفہ درود پاک دس ہزار (10000) مرتبہ تھا۔(82)

iii۔ شیخ احمد زواری رحمۃ اللہ علیہ کا ہر روز کا چالیس ہزار (40000) دفعہ تھا اور فرماتے تھے ہماری طریقت میں یہ ہے کہ ہم رحمۃ اللعالمین ﷺ پر اتنی کثرت سے درود شریف پڑھتے ہیں کہ فخر کائنات ﷺ بیداری کی حالت میں ہماری مجلس میں تشریف لاتے اور ہم صحابہ کرام علیہم الرضوان کی طرح آپ ﷺ کی صحبت سے مستفیض ہوتے اور آپ ﷺ سے دینی امور کے متعلق پوچھتے اور ان احادیث کے متعلق دریافت کرتے جن کو حفاظ نے ضعیف قرار دیا ہے اور جس طرح سرکار فرماتے ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔(83)

09۔ قارئین کرام! جب حضور اقدس ﷺ کا نام مبارک آئے یا تذکرہ ہو تو ایسا تصور کرنا چاہیے کہ اگر حضور ﷺ کے سامنے (واقعی) حاضر ہوتے تو کیا حال ہوتا اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کا ہم کو ادب سکھلایا ہے اسی طرح ادب کریں۔ سلف صالحین کا یہی طریقہ رہا ہے۔

i۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ جب حضور ﷺ کا تذکرہ فرماتے تو ان کا رنگ متغیر ہو جاتا۔ کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا، ''جو کچھ میں دیکھتا ہوں اگر تم دیکھ لیتے تو میری اس حالت پر انکار نہ کرتے۔''

ii۔ محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ جب حدیث بیان فرماتے تو ایسا روتے کہ لوگوں کو ان پر ترس آتا۔

iii۔ حضرت جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ بڑے ہنس مکھ اور لوگوں کو ہنسانے والے تھے۔ باوضو رہتے تھے۔ لیکن جب حضور ﷺ کا تذکرہ آتا تو رنگ زرد پڑ جاتا۔ ایک مرتبہ عبدالرحمٰن بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ نے حضور اکرم ﷺ کا تذکرہ کیا تو ان کا رنگ ایسا ہو گیا گویا بدن سے

خون نکل گیا ہواور زبان خشک ہوگئی ہو۔

iv۔ حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس جب حضورِ انور ﷺ کا تذکرہ ہوتا تو اتنا روتے کہ آنسو خشک ہو جاتے۔

v۔ امام زہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت خوش طبع لوگوں میں سے تھے۔ جب ان کے سامنے حضور ﷺ کا نام مبارک آتا تو ایسے بن جاتے کہ جیسے وہ کسی کو نہیں پہچانتے (یعنی گم ہو جاتے)۔

vi۔ اسی طرح صفوان بن سلیم اور ایوب سختیانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تھے کہ جب حضور ﷺ کا تذکرہ ہوتا تو آنسو نہ تھمتے تھے۔

10۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول اللہ ﷺ کا ذکر فلاح دارین کا باعث ہے حضرت علی کرم اللہ وجہ کے ارشاد مبارک پر غور فرمائیں۔ آپ کرم اللہ وجہ نے ارشاد فرمایا:

قَالَ لَوْ لَا اَنْ اَنْسیٰ ذِکْرَاللّٰہِ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ مَا تَقَرَّبْتُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ اِلَّا بِالصَّلَاۃِ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ۔

اگر اللہ تعالیٰ عزوجل کا ذکر بھول جانے کا خوف نہ ہوتا تو میں اللہ تعالیٰ عزوجل کا قرب حاصل کرنے کے لیے صرف نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھتا۔ (ق ن ص81)

قارئین کرام! ذکرِ الٰہی اور ذکرِ مصطفےٰ ﷺ لازم وملزوم ہیں۔

خدا کا ذکر کرے اور ذکرِ مصطفےٰ نہ کرے ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

ذکر کی دو صورتیں ہیں۔ (۱) انفرادی طور پر (۲) اجتماعی طور پر۔ محفلِ میلاد شریف، محفلِ گیارہویں شریف، محفلِ عرس پاک اور محفلِ نعت خوانی کی شکل میں یہ اجتماعی ذکر بے حد وحساب رحمتوں اور برکتوں کا ذریعہ ہیں۔ اہم ترین عبادت نماز کو قائم کرنے کا حکم دے کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نماز پڑھنے کا مقصد بھی میرا ذکر ہی کرنا ہے۔ اسی طرح دیگر عبادات کا مقصد بھی ذکر الٰہی اور ذکر رسول ﷺ ہے۔

ذکرِ الٰہی کی فضیلت:۔ مندرجہ بالا حدیث مبارکہ میں آپ ذکرِ مصطفےٰ ﷺ کی فضیلت پڑھ چکے ہیں۔ ذکرِ مصطفےٰ ﷺ کے ساتھ ذکر اللہ تعالیٰ بھی ضروری ہے۔ اس ضمن میں اگرچہ الگ باب میں اہم امور کا ذکر کر دیا گیا ہے۔ تاہم، موضوع کی مناسبت سے حصولِ برکت کے لیے اس ضمن میں قرآنی آیات اور اولیاء اللہ کے طریقہ کار کا ذکر ضروری ہے تاکہ کثرتِ درود شریف اور کثرتِ ذکرِ الٰہی کی دولت کی قدر وقیمت کا احساس مزید اجاگر ہو جائے۔

☆ فرمانِ باری تعالیٰ: وَاذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا O وَسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا O الاحزاب [33:41-42]
تم اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کرو اور صبح وشام اس کی تسبیح بیان کرو۔

☆ فرمانِ باری تعالیٰ:۔
.....وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ O طٰہٰ [20:14] تم نماز قائم کرو میرے ذکر کے لیے۔

01۔ فرمانِ الٰہی ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں (جیسا وہ میرے متعلق گمان رکھتا ہے میں ویسا ہوتا ہوں) اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ چنانچہ اگر وہ اپنے دل میں (تنہائی میں) میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اپنی تنہائی میں اسے یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ کسی مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اس کے مجمع سے بہتر مجمع میں (فرشتوں کے مجمع میں) اس کا ذکر کرتا ہوں۔ (حدیث قدسی)

02۔ کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتلاؤں جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر ہے اور تمہارے مالک (پروردگار) کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اور تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا ہے اور سونے چاندی کے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرنے سے بھی بہتر ہے اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن سے (میدان جہاد میں) مقابلہ کرو اور پھر تم ان کی گردنیں کاٹو اور وہ

تمہاری گردنیں کاٹیں؟

(صحابہ نے عرض کیا) کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ ضرور بتلایئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (وہ عمل) اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ (حدیث قدسی)

03۔ کوئی صدقہ (عمل خیر) اللہ تعالیٰ کے ذکر سے افضل نہیں ہے۔

04۔ رسول اللہ ﷺ نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے (اس پر مامور) ہیں کہ راستوں میں گھوم پھر کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں پس جب وہ کسی جماعت کو اللہ جل شانہ کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ آؤ اپنے مقصود (ذکر اللہ تعالیٰ) کی طرف آجاؤ۔ تو وہ سب فرشتے مل کر دنیا کے آسمان تک ان ذکر کرنے والوں کو اپنے بازوؤں کے سایہ میں لے لیتے ہیں۔

05۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو اپنے پروردگار کا ذکر کرتا ہے اور اس شخص کی جو اپنے پروردگار کا ذکر نہیں کرتا ''زندہ'' اور ''مردے'' کی سی مثال ہے۔

06۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کوئی جماعت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھتی ہے تو فوراً (رحمت کے) فرشتے ان کو (چاروں طرف سے) گھیر لیتے ہیں اور (اللہ تعالیٰ کی) رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے سکون و اطمینان ان پر برسنے لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان (فرشتوں) سے ان ذکر کرنے والوں کا تذکرہ کرتے ہیں جو اس کے پاس (موجود رہتے) ہیں۔

07۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے (موجبِ اجر وثواب) احکام تو بہت ہو گئے۔ آپ ﷺ مجھے کوئی ایسی چیز بتلا دیجیے جس کو میں مضبوط پکڑلوں (اور برابر کرتا رہوں)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمہاری زبان برابر اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تروتازہ رہنی چاہیے۔

08۔ ایک صحابی (معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ آخری بات جس پر میں رسول اللہ ﷺ سے جدا ہوا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا، کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وہ عمل یہ ہے کہ تمہیں اس حالت میں موت آئے کہ تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر ہو۔

09۔ انہی صحابی (معاذ رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ مجھے (کچھ) وصیت کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

اپنے مقدور بھر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ (خوف وخشیت) کو اپنے اوپر لازم کرلو اور ہر حجر و شجر کے پاس (یعنی ہر جگہ) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو جو بھی کوئی برا کام کر بیٹھو فوراً اللہ تعالیٰ کے سامنے اس سے از سر نو توبہ کرو۔ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ اور علانیہ گناہ کی علانیہ توبہ۔

10۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی بھی آدمی نے کوئی عمل ایسا نہیں کیا جو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ اس کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دلانے والا ہو۔

11۔ مندرجہ بالا حدیث پاک کی روایت میں آیا ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ نہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد؟ آپ ﷺ نے فرمایا (ہاں) نہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد بجز اس شخص کے جو اپنی تلوار سے دشمنوں کی گردنیں اس قدر کاٹے کہ وہ ٹوٹ جائے۔ (آخری جملہ) آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا۔

12۔ اگر ایک آدمی کی گود میں درہم (روپے بھرے) ہوں اور وہ ان کو برابر تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا آدمی برابر اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا اس (درہم تقسیم کرنے والے) سے افضل و اعلیٰ ہوگا۔

13۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم بہشت کے سبزہ زاروں میں گزرا کرو تو سیر ہو کر چرلیا کرو (یعنی ذکر اللہ تعالیٰ کی نعمت خوب اچھی طرح حاصل کرلیا کرو) صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا بہشت کے باغ کیا ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا، ذکر کے حلقے (مجلسیں)۔

14۔ حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: آج تمام اہل محشر کو معلوم ہو جائے گا کہ کرم (عزت واحترام) کے لائق کون لوگ ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ عزت واحترام کے لائق کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جو مسجدوں میں ذکر کی مجلسیں (منعقد) کرانے والے (ذاکرین) ہیں۔

15۔ ہر آدمی کے دل کی دو کوٹھڑیاں ہوتی ہیں ایک میں فرشتہ رہتا ہے اور دوسری میں شیطان۔ پس جب وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ہو جاتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان اپنی چونچ اس کے دل میں رکھ دیتا ہے (یعنی اس کے دل پر مسلط ہو جاتا ہے۔ اور (طرح طرح کے) وسوسے ڈالتا رہتا ہے۔

16۔ جس شخص نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اور پھر سورج نکلنے تک (وہیں) بیٹھا ہوا اللہ کا ذکر کرتا رہا۔ پھر دو رکعتیں (اشراق کی) پڑھیں (پھر مسجد سے واپس آیا) تو اس کو ایک (حج) اور ایک (عمرہ) کی مانند اجر ملے گا۔ پورے (حج اور عمرہ) کا پورے حج اور عمرہ کا پورے حج اور عمرہ کا۔

اسی روایت کے دوسرے الفاظ یہ ہیں وہ ایک حج اور ایک عمرہ کا اجر لے کر (مسجد سے) واپس ہوگا۔

17۔ (ذکر اللہ تعالیٰ سے) غافل لوگوں (کے ماحول) میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا اس مجاہد کی مانند ہے جو (میدان جنگ سے) بھاگنے والوں (کی جماعت) میں ثابت قدم رہا۔

18۔ جو کوئی جماعت کسی بھی مجلس میں جمع ہوئی اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے بغیر وہاں سے منتشر ہو گئی تو یوں سمجھو کہ وہ ایک مردار گدھے کی نعش (پر جمع ہوئے تھے اور اسے کھا کر) منتشر ہو گئے اور ان کی یہ مجلس قیامت کے دن ان کے لیے بڑی حسرت وافسوس کا موجب ہوگی۔

19۔ جو شخص بھی کسی راستہ پر (کسی کام کے لیے) چلا اور اس (اثنا) میں اللہ کا ذکر نہیں کیا تو یہ (غفلت) اس کے لیے حسرت وحرمان کا موجب ہوگی اور جو شخص بھی اپنے بستر پر لیٹا اور اس نے اللہ کا ذکر نہیں کیا تو یہ (غفلت) اس کے حسرت وحرمان کا موجب ہوگی۔

20۔ ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کو اس کا نام لے کر آواز دیتا ہے کہ اے فلاں (پہاڑ) کیا تیرے پاس سے کوئی ایسا آدمی گزرا ہے جس نے (گزرتے وقت) اللہ کا ذکر کیا ہو تو جب وہ (جواب میں) کہتا ہے ''ہاں'' تو وہ خوش ہوتا ہے (اور اس کو) مبارکباد دیتا ہے۔

21۔ اللہ کے نیک بندے وہ ہیں جو اللہ کے ذکر کے لیے سورج، چاند، ہلال اور ستاروں اور سایوں کی دیکھ بھال رکھتے ہیں (اور ہر وقت اور موقعہ کے مناسب اللہ کا ذکر کرتے ہیں)

22۔ قیامت کے دن جنت والے کسی چیز پر افسوس نہ کریں گے۔ بجز اس ساعت کے جو، اُن پر گزر گئی اور اس میں انہوں نے اللہ کا ذکر نہیں کیا (کہ کاش اس ساعت میں بھی ہم اللہ کا ذکر کرتے اور اس کا بھی اجر وثواب پاتے)۔

23۔ تم اتنی کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کرو کہ لوگ تم کو دیوانہ کہنے لگیں۔

24۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ وہ تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَر)، تقدیس (سُبْحَانَ الْمَلِكُ الْقُدُّوس) اور تہلیل (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) کی تعداد کا خیال رکھا کریں اور انہیں انگلیوں پر شمار کیا کریں، فرمایا: اس لیے کہ قیامت کے دن ان انگلیوں سے دریافت کیا جائے گا اور (انہیں قوت گویائی دے کر) بلوایا جائے گا (اور وہ بتلائیں گی کہ کتنی تعداد میں تکبیر وتقدیس وتہلیل کی تھی)۔

25۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے خطاب کر کے فرمایا: تم تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰہ)، تقدیس (سُبْحَانَ الْمَلِكُ الْقُدُّوس) اور تہلیل (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ) کو اپنے اوپر لازم کر لو اور (کبھی) ان سے غفلت نہ کرو کہ تم اللہ کی رحمت سے فراموش (محروم) کر دی جاؤ (گی)۔

26۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدھے ہاتھ کی انگلیوں پر تسبیح پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

27۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک اللہ کا ذکر کرنے والے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل کے چار غلاموں کو آزاد کر دوں اور اسی طرح میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھوں جو عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں چار غلام (اولاد اسمٰعیل علیہ السلام)

کے آزاد کروں۔

28۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تنہا سفر کرنے والے سبقت لے گئے صحابہ نے عرض کیا (یا رسول اللہ ﷺ) یہ تنہا سفر کرنے والے کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔ اسی روایت کے دوسرے الفاظ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے شیدائی، یہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ان کے (گناہوں کے) بوجھ ہلکے کرتا رہتا ہے، چنانچہ وہ قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کے دربار میں) ہلکے پھلکے ہو کر آئیں گے۔

29۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ وہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دیں کہ وہ بھی ان پر عمل کریں (راوی نے) پوری حدیث بیان کی، یہاں تک کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ تم (کثرت سے) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو اس لیے کہ اس ذکر کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے تعاقب میں دشمن انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ نکلا ہو، اور وہ شخص بھاگتے بھاگتے ایک محفوظ قلعے تک پہنچ گیا ہو اور اس میں پناہ گزین ہو کر دشمن سے اپنی جان بچالی ہو۔ بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ کا بندہ (اپنے دشمن) شیطان سے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا اور کسی چیز سے اپنے کو نہیں بچا سکتا۔

30۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم دنیا میں کچھ لوگ نرم و گداز بستروں پر لیٹ کر بھی (سونے کے بجائے) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ جنت کے اعلیٰ درجات میں داخل فرمائے گا۔

31۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ لوگ جن کی زبانیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تروتازہ رہتی ہیں وہ ہنستے ہوئے جنت میں جائیں گے۔

قارئین کرام! ذکرِ الٰہی کی اور ذکرِ مصطفیٰ ﷺ کی فضیلت سے آگاہ ہونے کے بعد ضروری ہے کہ امتِ محمدی کے اولیائے کرام کا ذکر وفکر کے سلسلہ میں اہتمام کا مطالعہ کر لیا جائے تاکہ مزید ترغیب وتلقین کا باعث ہو۔

اولیاءکرام اور ذکرالٰہی:۔

1۔ حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے شیخ جرجانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پسے ہوئے ستو دیکھے، میں نے پوچھا آپ ستو کے علاوہ اور کچھ کیوں نہیں کھاتے؟ انہوں نے جواب دیا میں نے کھانا چبانے اور ستو پینے میں ستر تسبیحوں کا اندازہ لگایا ہے۔ چالیس سال ہوئے میں نے روٹی کھائی ہی نہیں تاکہ ان تسبیحوں کا وقت ضائع نہ ہو۔

قارئین کرام ہم لوگ بہت غافل ہیں۔ اندازہ لگائیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندے زندگی کیسے گزارتے ہیں اور ان کا طرزِ فکر کیا ہے۔ کاش ہمیں بھی یہ نعمتِ ذکر وفکر اسی طرح نصیب ہو جائے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ۔

2۔ جناب عمر بن عبید رحمۃ اللہ علیہ تین کاموں کے علاوہ کبھی گھر سے باہر نہ نکلتے نماز باجماعت کے لیے، مریضوں کی عیادت کے لیے اور جنازوں میں شرکت کے لیے، اور وہ فرماتے ہیں میں نے لوگوں کو چور اور رہزن پایا ہے۔ عمر ایک عمدہ جوہر ہے جس کی قیمت کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا اس سے آخرت کے لیے خزانہ اکٹھا کرنا چاہیے اور آخرت کے طلبگار کے لیے ضروری ہے کہ وہ دنیا میں ریاضت کرے تاکہ اس کا ظاہر اور باطن ایک ہو جائے۔

3۔ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: ابتدائے ریاضت میں جب مجھے نیند آتی تو میں آنکھوں میں نمک کی سلائی لگاتا، جب نیند زیادہ تنگ کرتی تو میں گرم سلائی آنکھوں میں پھر لیتا۔

4۔ حضرت ابراہیم بن حاکم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے: میرے والدِ محترم کو جب نیند آنے لگتی تو وہ دریا کے اندر تشریف لے جاتے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے لگتے جسے سن کر دریا کی مچھلیاں اکٹھی ہو جاتیں اور وہ بھی تسبیح کرنے لگتیں۔

5۔ حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے رب سے دعا مانگی، میری رات کی نیند اڑا دے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی اور

انہیں چالیس برس تک نیند نہ آئی (اس طرح تمام راتیں انہوں نے عبادت میں بسر کیں)۔

6۔ حضرت حسن حلاج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے جسم کو ٹخنوں سے گھٹنوں تک تیرہ جگہوں سے بیڑیوں میں جکڑ رکھا تھا اور اسی حالت میں وہ دن رات میں ایک ہزار رکعت نفل ادا کرتے تھے۔

7۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابتدائے حال میں بازار میں جاتے، اپنی دکان کھول کر اس کے آگے پردہ ڈال دیتے اور چار سو رکعت نفل ادا کرکے دکان بند کرکے گھر واپس آجاتے۔

8۔ حضرت حبشی بن داؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چالیس سال عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی۔

9۔ ایک شخص نے ایک غلام خریدا، غلام نے کہا اے مالک! میری تین شرطیں ہیں:

(ا) جب نماز کا وقت آئے تو مجھے اس کے ادا کرنے سے نہ روکنا۔

(ب) دن کو مجھ سے جو چاہو کام لو مگر رات کو نہیں۔

(ج) مجھے ایسا کمرہ دو جس میں میرے سوا کوئی نہ آئے۔

مالک نے تینوں شرطیں منظور کرتے ہوئے کہا گھر میں رہنے کے لیے کوئی کمرہ پسند کرلو۔ غلام نے ایک خراب سا کمرہ پسند کرلیا۔ مالک بولا تو نے خراب کمرہ کیوں پسند کیا؟

غلام نے جواب دیا اے مالک! یہ خراب کمرہ اللہ تعالیٰ کے یہاں چمن ہے۔ چنانچہ وہ دن کو مالک کی خدمت کرتا اور رات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہوجاتا۔ ایک رات اس کا مالک وہاں سے گزرا تو اس نے دیکھا کمرہ منور ہے، غلام سجدہ میں ہے اور اس کے سر پر ایک نورانی قندیل معلق ہے اور وہ آہ زاری کرتے ہوئے کہہ رہا ہے:

یا الٰہی! تو نے مجھ پر مالک کی خدمت واجب کردی ہے اور مجھ پر یہ ذمہ داری نہ ہوتی تو میں صبح وشام تیری عبادت میں مشغول رہتا، اے اللہ تعالیٰ! میرا عذر قبول فرمالے۔

مالک ساری رات اس کی عبادت دیکھتا رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی، قندیل بجھ گئی اور کمرے کی چھت حسب سابق ہموار ہوگئی۔ وہ واپس لوٹا اور اپنی بیوی کو سارا ماجرا سنایا۔

جب دوسری رات ہوئی تو وہ اپنی بیوی کو ساتھ لے کر وہاں پہنچ گیا۔ وہاں دیکھا تو غلام سجدہ میں تھا اور نورانی قندیل روشن تھی۔ وہ دونوں دروازے پر کھڑے ہوگئے اور ساری رات اسے دیکھ کر روتے رہے۔ جب صبح ہوئی تو انہوں نے غلام کو بلا کر کہا کہ ہم نے تجھے اللہ تعالیٰ کے نام پر آزاد کردیا ہے تاکہ تو فراغت سے اس کی عبادت کرسکے۔ غلام نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور کہا۔

یـا صـاحـب الـسـران الـسـرقـد ظهـرا ولا اریـد حیٰـوتـی بـعـد مـا اشتهـرا

اے صاحبِ راز، راز ظاہر ہوگیا، اب میں اس افشائے راز اور شہرت کے بعد زندگی نہیں چاہتا۔ پھر کہا اے الٰہی! مجھے موت دے دے اور گر کر مر گیا۔

قارئین کرام! صالح، عاشق اور طالب مولیٰ لوگوں کے حالات ایسے ہی تھے۔ لہٰذا ہر مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ باوضو رہے۔ جب بے وضو ہوجائے تو فوراً وضو کرکے دو رکعت نفل ادا کرے۔ ہر مجلس میں قبلہ رو بیٹھے۔ حضور دل اور مراقبہ کے ساتھ یہ تصور کرے کہ وہ حضور ﷺ کے سامنے مواجہہ شریف میں بیٹھا ہے۔ تحمل اور بردباری کو اپنے افعال میں لازم رکھے۔ دکھ جھیلے مگر برائی کا بدلہ برائی سے نہ دے۔ گناہوں سے استغفار کرتا رہے۔ خود بینی اور ریا کے قریب نہ جائے کیونکہ خود بینی شیطان کی صفت ہے۔ اپنے آپ کو حقارت سے اور نیک لوگوں کو احترام سے دیکھے اس لیے کہ جو شخص نیکوں کا احترام کرنا نہیں جانتا اللہ تعالیٰ اسے ان کی صحبت سے محروم کردیتا ہے اور جو شخص عبادت کی حرمت وعظمت کو نہیں جانتا اللہ تعالیٰ اس کے دل سے عبادت کی شیرینی نکال لیتا ہے۔

جو درود نہ پڑھے بدبخت اور بخیل ہے:۔

01۔ ان ابخل الناس من ذکرت عندہ فلم یصل علی

لوگوں میں سے زیادہ بخیل وہ شخص ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔(84)

02۔ من الجفاء ان اذکر عند رجل فلم یصل علی

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مرسلاً مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یہ عادت سنگدلی سے ہے کہ کسی آدمی کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑے۔(85)

03۔ من ذکرت عندہ فلم یصل علی فقد شقیی (ابن السنی عن جابر)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس میرا ذکر ہو پھر اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا تو اس نے بدبختی پائی۔(86)

04۔ من ذکرت عندہ فخطیء الصلاۃ علی خطیء طریق الجنۃ (طب عن الحسین)

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص کے پاس میرا ذکر ہو تو اس نے مجھ پر درود پڑھنے میں خطاء کی تو اس نے جنت کا راستہ پانے میں خطاء کی۔(87)

05۔ ما جلس قوم یذکرون اللّٰہ عزوجل لم یصلوا علی نبیھم الا کان ذلك المجلس علیھم ترۃ ولا قعد قوم لم یذکروا اللّٰہ الا کانت علیھم ترۃ (عن ابوہریرۃ)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نہیں بیٹھی کوئی قوم کہ ذکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا اور انہوں نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں پڑھا مگر انہیں اس مجلس کا افسوس ہوگا۔ یونہی نہیں بیٹھی کوئی قوم کہ انہوں نے اخیر مجلس تک اللہ کا ذکر نہیں کیا مگر انہیں بھی اس کا افسوس ہوگا۔(القول البدیع ص78)

06۔ الا ادلکم علی خیرالناس و شرالناس وابخل الناس و اکسل الناس والام الناس واسرق الناس قیل یا رسول اللّٰہ بلی قال خیرالناس من التفع بہ الناس و شرالناس من یسعٰی باخیہ المسلم واکسل الناس من ارق فی لیلۃ فلم یذکر اللّٰہ بلسانہ و جوارحہ والام الناس من اذا ذکرت عندہ لم یصل علی وابخل الناس من بخل بالتسلیم علی الناس واسرق الناس من سرق صلاتہ قیل یا رسول اللّٰہ کیف یسرق صلاتہ قال لا یتم رکوعھا وال سجودھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں نہ بتاؤں کون سب سے بہتر ہے، کون سب سے برا ہے، کون سب سے بڑا بخیل ہے، کون سب سے سست ہے، کون سب سے زیادہ مستحق ملامت ہے، کون سب سے بڑا چور ہے، عرض کی گئی کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بتایئے۔ فرمایا، سب سے بہتر وہ ہے جس سے لوگ نفع پائیں۔ سب سے براوہ ہے جو حاکم کے پاس مسلمان بھائی کی چغلی کھائے۔ سب سے سست وہ ہے جو رات بھر جاگے مگر اللہ کا ذکر نہ زبان سے کرے نہ دیگر اعضاء سے۔ سب سے زیادہ مستحق ملامت وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو اہلِ اسلام کو سلام کہنے میں بخل کرے۔ سب سے بڑا چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرے۔ عرض کی گئی، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز کی چوری کوئی کس طرح کرتا ہے؟ فرمایا، نہ رکوع صحیح کرتا ہو نہ سجدہ۔(القول البدیع ص147)

07۔ الا انبئکم بابخل البخلاء الا اننبئکم باعجز الناس من ذکرت عندہ فلم یصل علی ومن قال لہ ربہ فی کتابہ ادعونی فلم یدعہ قال اللّٰہ تعالٰی (ادعونی استجب لکم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں اس کی خبر نہ دوں جو بخیلوں میں سے سب سے بڑا بخیل ہے۔ کیا تمہیں اس کی خبر نہ دوں جو لوگوں میں سے سب سے زیادہ عاجز ہے۔ جس کے سامنے میرا ذکر ہوا تو اس نے درود نہ پڑھا وہ سب سے بڑا بخیل (بخل البخلاء) ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے دعا کرنے کا حکم دیا اور اس نے دعا نہ کی وہ لوگوں میں سب سے زیادہ عاجز

(اعجز الناس) ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ (القول البدیع ص147)

08۔ من ذكرت عنده فلم يصل عليك فمات فدخل النار (88)

حضرت عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے تو مرنے کے بعد آگ میں داخل ہوگا۔

09۔ من لم يصل على فلا دين له (عن عبداللہ بن مسعودؓ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے مجھ پر درود نہ پڑھا اس کا دین نہیں۔ (جلاء الافہام ص22)

10۔ لا يرى وجهي ثلاثة انفس العاق لوالديه وتارك سنتي و من لم يصل على اذا ذكرت بين يديه۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص میرا چہرہ نہ دیکھ سکیں گے۔

(۱) وہ جو ماں باپ کا نافرمان ہے۔ (۲) وہ جو میری سنت کا تارک ہے۔ (۳) وہ جو میرا نام سن کر مجھ پر درود نہیں پڑھتا۔ (89)

11۔ ما اجتمع قوم ثم تفرقوا عن غير ذكر الله عزوجل و صلاة على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم الا قاموا عن انتن جيفة۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کچھ لوگ جمع ہوں پھر ذکر کرنے اور درود پڑھنے کے بغیر ہی متفرق ہو جائیں تو وہ مردار کی سی بدبو سے اٹھتے ہیں۔ (90)

12۔ الا كان عليهم من الله قرة يوم القيامة فان شاء عذبهم وان شاء غفرلهم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو اہل مجلس اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں اور نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھیں ان کو قیامت کے دن نقصان ہوگا پھر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے چاہے بخش دے۔ (91)

13۔ عن ابى هريرةؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نسى الصلاة على نسى و فى رواية خطى يريق الجنة

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا رستہ بھول گیا۔ (92)

14۔ عن ابى سعيد الخدرى رضی اللہ عنہ عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لا يجلس قوم مجلساً لا يصلون فيه على النبى صلى الله عليه وسلم الا كان عليهم حسرةً وان دخلوا الجنة لما يرون من الثواب

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہیں پڑھتے تو وہ اگرچہ جنت میں داخل ہو گئے لیکن ان پر حسرت طاری ہوگی۔ وہ حسرت کھائیں گے جب وہ جزا کو دیکھیں گے۔ (93)

15۔ ان عائشة رضى الله تعالىٰ عنها كانت تخيط شيئاً فى وقت السحر فضلت الابرة وطفى السراج فدخل عليها النبى صلى الله عليه وسلم فاضاء البيت بضوئه صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم و وجدت الابرة فقالت ما اضوء وجهك يا رسول الله قال ويل لمن لا يرانى يوم القيامت قالت ومن لا يراك قال البخيل قالت ومن البخيل قال الذى لا يصلى على اذ سمع باسمى۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سحری کے وقت کچھ سی رہی تھیں تو سوئی گر گئی اور چراغ بجھ گیا۔ پس اچانک حضور نبی کریم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کی روشنی سے سارا گھر روشن ہو گیا حتیٰ کہ سوئی مل گئی۔ اس پر ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا حضور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور کتنا روشن ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ویـــل'' (ہلاکت) ہے اس بندے کے لیے جو مجھے قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھ سکے گا،

فرمایا وہ بخیل ہے۔عرض کی بخیل کون ہے؟ فرمایا: جس نے میرا نام مبارک سنا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔(94)

16۔ مر رجل بالنبی ﷺ ومعه ظبية قداصطادها فانطق اللّٰه سبحانه الذی انطق کل شی الظبية فقالت یا رسول اللّٰه ان لی اولادا وانا ارضعهم وانهم الان جیاع فامر هذا ان یخلعنی حتی اذهب فارضع اولادی واعود قال فان لم تعودی قالت ان لم اعد فلعنی اللّٰه کمن تذکر بین یدیه فلا یصلی علیك او کنت کمن صلی ولم یدع فقال النبی ﷺ اطلقها وانا ضامنها فذهبت الظبية ثم عادت فنزل جبریل علیه السلام و قال یا محمد اللّٰه یقرء ك السلام ویقول وعزتی وجلالی انا ارحم بامتك من هذه الظبية باولادها وانا اردهم الیك کما رجعت الظبية الیك

ایک شخص نے ایک ہرنی شکار کی اور وہ اسے پکڑ کر جا رہا تھا۔ جب نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا تو اللہ تعالیٰ نے اسے قوتِ گویائی عطا فرمادی۔ تو ہرنی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے چھوٹے چھوٹے بچے دودھ پیتے ہیں اور اس وقت وہ بھوکے ہیں، لہٰذا آپ شکاری کو ارشاد فرمائیں کہ وہ مجھے چھوڑ دے میں بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ جاؤں گی۔ شاہِ کونین ﷺ نے فرمایا اگر تو واپس نہ آئی تو پھر؟ ہرنی نے جواب دیا اگر میں واپس نہ آؤں تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جیسے اس شخص پر لعنت ہوتی ہے جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکرِ پاک ہوا اور وہ آپ ﷺ پر درود پاک نہ پڑھے یا جیسی لعنت اس شخص پر ہوتی ہے جو نماز پڑھے اور پھر دعا نہ مانگے۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے اس شکاری کو حکم دیا کہ اسے چھوڑ دے اور میں اس کا ضامن ہوں۔ اس نے ہرنی کو چھوڑ دیا۔ ہرنی بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ گئی۔ پھر جبریل علیہ السلام بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سلام فرماتا ہے اور یہ ارشاد فرماتا ہے، مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم میں آپ ﷺ کی امت کے ساتھ اس سے بھی زیادہ مہربان ہوں جیسے کہ اس ہرنی کو اپنی اولاد کے ساتھ شفقت ہے اور میں آپ ﷺ کی امت کو آپ کی طرف لوٹاؤں گا جیسے کہ یہ ہرنی آپ کی طرف لوٹ کر آئی ہے۔(نزہۃ المجالس میں اتنا زیادہ ہے "فاطلقها واسلم" یعنی اس شکاری نے اس ہرنی کو چھوڑ دیا اور وہ مسلمان ہو گیا۔)(95)

17۔ قال رسول اللّٰه ﷺ کل امر ذی بال لایبدا فیه بذکر اللّٰه ثم بالصلاۃ علی فهواقطع اکتع

رسول اکرم شفیع اعظم ﷺ نے فرمایا:

ہر بامقصد کام جو بغیر اللہ تعالیٰ کے ذکر اور بغیر درود پاک کے شروع کیا جائے وہ بے برکت ہے اور خیر سے کٹا ہوا ہے۔(96)

18۔ کل کلام لا یذکر اللّٰه تعالیٰ فیه فیبدا به و بالصلاۃ علی فهواقطع ممحوق من کل برکت۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ کلام جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو، بغیر ذکرِ الٰہی اور بغیر درود پاک پڑھے شروع کر دیا جائے وہ کٹا ہوا ہے، وہ ہر برکت سے خالی ہے۔(97)

19۔ عن ام انس بنت حسین بن علی عن ابیها رضی اللہ عنہ قال قالوا للنبی ﷺ یا رسول اللّٰه ارایت قول اللّٰه عزوجل "ان اللّٰه و ملئکته یصلون علی النبی" فقال علیه الصلاۃ و السلام ان هذا من العلم المکنون ولولا انکم سالتمونی عنه ما اخبرتکم ان اللّٰه عزوجل وکل بی ملکین فلا اذکر عند عبد مسلم فیصلی علی الا قال ذانك الملکان غفراللّٰه لك و قال اللّٰه تعالیٰ و ملئکته جواباً لذینك الملکین آمین وفی لفظ اخر عند بعضهم وزادو لا اذکر عند عبد مسلم فلا یصلی علی الا قال ذانك الملاکان لا غفراللّٰه لك وقال اللّٰه عزوجل وملئکته جواباً لذینك الملکین آمین۔

سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی شہزادی سیدہ اُم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ آیت پاک "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط" کے متعلق کچھ فرمایئے۔ تو فرمایا: یہ

ایک پوشیدہ علم ہے۔ اگر تم نہ پوچھتے تو میں نہ بتاتا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ دو فرشتے مقرر کیے ہیں۔ جب میرا ذکر پاک کسی مسلمان کے پاس ہوتا ہے اور وہ مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ تجھے بخش دے۔ فرشتوں کی اس دعا پر اللہ تعالیٰ اور دوسرے باقی فرشتے کہتے ہیں، ''آمین!''۔ ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ فرمایا: جب میرا ذکر پاک کسی مسلمان کے پاس ہوتا ہے اور مجھ پر درود پاک نہیں پڑھتا تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ تیری مغفرت نہ کرے تو اس دعا پر بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے کہتے ہیں''آمین!''۔(98)

20۔ عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احضروا المنبر فحضرنا فلما ارتقی درجت قال امین ثم ارتقی الثانیۃ فقال امین ثم ارتقی الثالثۃ فقال امین فلما نزل قلنا یا رسول اللہ قد سمعنا منك الیوم شیئاً ما کنا نسمعہ فقال ان جبریل عرض لی فقال بعد من ادرك رمضان فلم یغفرلہ قلت امین فلما رقیت الثانیۃ قال بعد من ذکرت عندہ فلم یصل علیك فقلت امین فلما رقیت الثالثۃ قال بعد من ادرك ابویہ الکبر عندہ او احدھما فلم یدخلاہ الجنۃ قلت امین(99)

حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ ہم لوگ حاضر ہو گئے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا،''آمین''۔ جب دوسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا،''آمین''۔ جب تیسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا،''آمین''۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اُترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (منبر پر چڑھتے ہوئے) ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت جبریل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے۔ (جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو) انہوں نے کہا ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی۔ میں نے کہا،''آمین''۔ پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا، ہلاک ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ہو اور وہ درود نہ بھیجے۔ میں نے کہا،''آمین''۔ جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا، ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پاویں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں۔ میں نے کہا،''آمین''۔

21۔ عن قتاوۃ مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الجفاء ان اذکر عند رجل فلا یصلی علی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: یہ بات ظلم ہے کہ کسی آدمی کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

اجمالی جائزہ:۔ قارئین کرام! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ذکر کے وقت درود وسلام نہ پڑھنے پر سخت وعید آئی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن حارث، حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابو امام رضی اللہ عنہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ اور دیگر راویوں سے اس سلسلہ میں متعدد احادیث مبارکہ روایت ہوئی جنھیں اگر مرتب کیا جائے تو ایک الگ کتاب بن جائے۔ اختصار اور جامعیت کے پیش نظر ان میں سے مندرجہ بالا اکیس احادیث پیش خدمت کی ہیں۔ عام قاعدہ ہے کہ،

کوئی نیک کام کرنے سے جو فوائد حاصل ہوتے ہیں، وہ نیک عمل ترک کرنے سے انسان ان فوائد سے محروم رہتا ہے۔ درود وسلام پڑھنے کے اس قدر بے شمار فائدے ہیں کہ اسے ترک کرنے والے کو احمق، جاہل، بد بخت، ظالم اور بخیل کے علاوہ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ جسے یہ خطابات بارگاہ الٰہی اور بارگاہ رسالت سے حاصل ہوں اس کی بدبختی میں بھلا کسے شک ہے۔ درود وسلام ترک کرنے پر بہت وعید وارد ہوئی ہے۔ مثلاً

1۔ ایسے شخص کے لیے ہلاکت کی بدعا ہے۔

2۔ درودوسلام ترک کرنا بدبختی ہے۔
3۔ ایسا شخص جنت کا راستہ بھول جائے گا۔
4۔ درودوسلام ترک کرنے والا جہنم میں داخل ہوگا۔
5۔ درودوسلام ترک کرنے والا ظالم ہے۔
6۔ درودوسلام ترک کرنے والا بخیل ہے۔
7۔ درودوسلام ترک کرنے والے کا دین کامل نہیں رہتا۔
8۔ درودوسلام ترک کرنے والا دنیا اور آخرت میں آنحضرت ﷺ کی زیارت نہ کر سکے گا۔
9۔ ایسی مجلس جس میں درودوسلام نہ پڑھا جائے روزِ حشر کو حاضرین مجلس کے لیے حسرت وافسوس کا باعث ہوگی۔

قارئین کرام! موضوع کے پیش نظر مندرجہ بالا احادیث مبارکہ میں سے اہم نکات کی وضاحت پیش خدمت ہے تاکہ ان احادیث مبارکہ کا مفہوم مزید واضح ہو سکے اور ہم ان سے بھرپور استفادہ کر سکیں۔

بخیل کی وضاحت:۔ بخیلوں میں سب سے بدتر بخیل وہ ہوتا ہے جو سخاوت سے دشمنی رکھے کہ اسے یہ بھی پسند ہے کہ کوئی دوسرا اس پر سخاوت کرے لیکن اس نعمت کا شکر اور ذکر (درودوسلام کی شکل میں) نہ کرے۔ درود شریف پڑھنے والے کے ثواب کو چونکہ بہت بڑے پیمانے سے ماپا جاتا ہے (مشکوٰۃ ص 87) تو درود نہ پڑھنے والا اتنے بڑے ثواب سے خود کو محروم رکھنا پسند کرتا ہے۔ اس بنا پر اسے بہت بڑا بخیل ارشاد فرمایا گیا یعنی مفت ملنے والے بہت ثواب کو لینا پسند نہیں کرتا(100)

ناک کے خاک آلودہ ہونے کی وضاحت:۔ حدیث نمبر 20 میں ''ناک گرد آلود ہو'' کے معنی ہیں کہ وہ شخص ذلیل وخوار ہو کیونکہ درود شریف پڑھنے سے آدمی اللہ تعالیٰ کے نزدیک، ملائکہ کے نزدیک اور لوگوں کے نزدیک معظم ومحترم ہو جاتا ہے۔ اس کی نیکیاں بڑھتی ہیں، گناہ مٹتے ہیں اور درجے بلند ہوتے ہیں۔ یونہی رمضان مبارک کی قدر کرنے سے، روزوں اور نمازوں کے ذریعے اس کی تعظیم بجالانے سے آدمی گناہوں کی ذلت سے بچ جاتا ہے، مغفرت رحمت اور جنت کا مستحق قرار پاتا ہے۔ اسی طرح ماں باپ کی خدمت کرنے والے کو دارین میں عزت ملتی ہے کہ دنیا میں اس کی اولاد اس کی خدمت کرے گی اور آخرت میں رب کریم اسے جنت عطا فرمائے گا۔ تو جس نے یہ تین سعادتیں حاصل نہ کیں۔ نہ درود شریف پڑھا، نہ ماہ رمضان کی قدر کی، نہ ماں باپ کی خدمت بجالایا تو اس نے اپنے آپ کو دارین کی عزت سے محروم کیا اور دونوں جہان میں ذلت وخواری کو حاصل کیا (اللہ کی پناہ)۔

سب سے بہتر انسان:۔ حدیث پاک نمبر 6 میں بیان ہوا ہے کہ انسانوں میں سے سب سے بہتر وہ ہے جس سے لوگ نفع حاصل کریں۔ اگر غور کیا جائے تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ ہر زمانے میں مسلمانوں کو سب سے زیادہ نفع علمائے حق نے پہنچایا۔ مسلمانوں کی سی زندگی گزارنے کے لیے ہر مسلمان مہد سے لحد تک علماء کرام کا محتاج ہے اور علمائے کرام ہمیشہ اپنے مسلمان بھائیوں کی دستگیری فرماتے اور نفع پہنچاتے رہتے ہیں۔ جب کسی بے دین نے مسلمانوں پر حملہ کیا اور ان کے عقائد برباد کر کے انہیں جہنمی بنانے کی کوشش کی تو علمائے حق نے ہی ان بے دینوں کا مقابلہ فرما کر مسلمانوں کو ان کے دشمنوں سے بچایا اور صراط مستقیم پر قائم رکھا۔ بنا بریں علمائے حق کی شان میں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

01۔ اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ يُحِبُّهُمْ اَهْلُ السَّمَاءِ وَ يَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْحِيْتَانُ۔

پیغمبروں کے وارث علماء ہیں، علماء سے آسمان کے فرشتے محبت کرتے ہیں اور سمندری مچھلیاں استغفار کرتی ہیں۔

02۔ اِتَّبِعُوا الْعُلَمَاءَ فَاِنَّهُمْ سُرُجُ الدُّنْيَا وَمَصَابِيْحُ لِلْآخِرَةِ۔ علماء کی پیروی کرو کیونکہ وہ دنیا کے سراج ہیں اور آخرت میں مصباح۔

03۔ اَلْعُلَمَاءُ مَصَابِيْحُ الْاَرْضِ وَخُلَفَاءُ الْاَنْبِيَاءِ۔ علماء (علمائے حق) زمین کے چراغ اور نبیوں کے وارث ہیں۔

04۔ اَلْعُلَمَاءُ قَادَةٌ وَالْمُتَّقُوْنَ سَادَةٌ۔ علماء مسلمانوں کے قائد ہیں اور متقی علماء مسلمانوں کے سردار ہیں۔

05۔ اَلْعُلَمَاءُ اُمَنَاءُ اُمَّتِیْ۔ علماء میری امت کے امین ہیں۔

06۔ اَلْعَالِمُ سُلْطَانَ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ۔ عالم دین زمین میں اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ بادشاہ ہے۔

07۔ عالم اور عابد دونوں پلصراط پر اکٹھے ہوں گے تو عابد کو جنت میں بھیج دیا جائے گا اور عالم سے کہا جائے گا تم شفاعت کرو جس کی شفاعت کروگے شفعت اس کے حق میں تمہاری شفاعت قبول ہوگی۔ ''فقام مقام الانبیاء'' تو عالم شفاعت میں نبیوں کا نائب ہوگا۔

08۔ اِذَااَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدًا خَیْرًا فَقَّھَہٗ فِی الدِّیْنِ۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کا علم بخشتا ہے۔

09۔ جب کسی کو علم دین کی طرف طلب میں موت آجائے تو وہ شہید ہوتا ہے۔

10۔ جب تم جنت کے باغوں کے پاس سے گزرو تو اس کے میوے کھالیا کرو۔ عرض کی گئی، جنت کے باغ کیا ہیں؟ فرمایا:
''مَجَالِسُ عُلَمَاءِ'' علماء کی محفلیں۔

11۔ قیامت کے دن علماء کی دواتوں کی روشنائی اور شہیدوں کا خون تولا جائے گا تو علماء کی روشنائی شہید کے خون سے وزنی ہوگی۔

12۔ عَالِمٌ یُّنْتَفَعُ بِہٖ خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ۔ وہ عالم جس کے علم سے مسلمانوں کو نفع پہنچے ہزار عابد سے بہتر ہے۔

13۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے۔ یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے بلوں میں اور مچھلیاں سمندروں میں ''یُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَیْرَ'' درود شریف بھیجتے ہیں اس عالم دین پر جو لوگوں کو خیر کی تعلیم دیتا ہے۔ (دین کی باتیں بتاتا ہے۔)

14۔ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَا کُمْ۔
عالم کو عابد پر اللہ تعالیٰ نے ایسی فضیلت بخشی جیسی فضیلت مجھے تم میں سے کسی ادنیٰ پر عطا کی۔

15۔ (اگر بننا ہے) تو عالم یا معلم یا ان کے وعظ سننے والا یا ان سے محبت رکھنے والا (بنو) ''وَلَا تَکُنْ خَامِساً فتهلك'' اور ان کے علاوہ کوئی پانچواں نہ ہونا۔ اگر پانچواں ہوا تو ہلاک ہوجائے گا۔ (101)

قارئین کرام! دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہمیں غفلت سے بچائے، ہر لمحہ اپنی اور اپنے محبوب کی یاد کی دولت عطاء فرمائے، علمائے حق کی محبت، متابعت اور ان سے علم کی دولت عطا فرمائے۔

مجھ کو عطا ہو مولا کریما عشقِ نبی کا دائم خزینہ   کروٹ کروٹ عشقِ محمد پہلو بہ پہلو سوزِ مدینہ
صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

خواجہ محمد غلام نصیر الدین نصیر

درود شریف کی برکت سے بھولی ہوئی بات کا یاد آنا:۔

1۔ من اراد ان یحدث بحدیث فنسیه فلیصل علی فان فی صلاته علی خلفا من حدیثه وعساه ان یذ کره۔ (اخرجہ الدیلمی عن عثمان بن ابی حرب الباھلی فی سعادۃ الدارین)
حضرت عثمان بن ابی حرب الباھلی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جو شخص کوئی بات کرنی چاہے اور وہ بات اسے بھول جائے تو اسے مجھ پر درود پڑھنا چاہیے کیونکہ اس نے بھولی ہوئی بات کی جگہ درود پڑھا ہے تو ہوسکتا ہے کہ اس کی برکت سے اسے بھولی ہوئی بات یاد آجائے۔

2۔ ثنا سعد ان بن عبدۃ ابو سعید المروزی ثنا عبیداللّٰہ بن عبداللّٰہ العتکی ابنا انس بن مالك قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نسیتم شیئاً فصلوا علی تذ کروہ ان شآء اللّٰہ۔ (102)
انس ابن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم کوئی چیز بھول جاؤ تو مجھ پر درود پڑھو۔ خدا نے چاہا تو وہ بھولی ہوئی شے تم کو یاد آ جائے گی۔

اجمالی جائزہ:۔ قارئین کرام! بھول جانے کی کئی ایک وجوہات ہوسکتی ہیں مثلاً یاداشت کی کمزوری کی وجہ سے بھول جانا، ذہنی مصروفیت کی وجہ سے کسی بات کو صحیح طور پر یاد نہ رکھ پانا یا شیطان کے عمل دخل کی وجہ سے کوئی بات بھول جانا کیونکہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے اور وہ انسان کو کسی نہ کسی صورت پریشان دیکھنا چاہتا ہے۔ بہرحال بھول جانے کی کوئی بھی وجہ ہو حضور ﷺ پر درود شریف پڑھنے سے کئی فائدے حاصل ہوں گے۔

1۔ درود شریف پڑھنے کی سعادت حاصل ہوگی جس سے گناہ مٹیں گے، نیکیوں کا ثواب حاصل ہوگا اور رحمتیں ہوں گی۔ جب اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوگا تو شیطان کا عمل دخل ختم ہوجائے اور درود شریف کی برکت سے بھولی ہوئی بات یاد آ جائے گی۔

2۔ دونوں احادیث مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے کہ ہوسکتا ہے، خدا نے چاہا تو بھولی ہوئی بات (شے) یاد آ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔ کسی بات یا (شے) کا بھول جانا خالی از حکمت نہیں ہوسکتا۔ مندرجہ بالا احادیث مبارکہ میں اس نکتے کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ اگر حکمتِ الٰہی کی رو سے اس بات (شے) کا بھول جانا ہی تمہارے لیے بہتر ہوا تو پھر ہوسکتا ہے کہ مشیتِ الٰہی کی رو سے وہ بات (شے) تمہیں نہ یاد دلائی جائے لیکن اس صورت میں بھی درود شریف کے فضائل وفوائد ضرور حاصل ہوں گے اور بندہ نقصان سے ضرور بچا رہے گا۔

3۔ انسان جب کوئی بات (شے) بھول جاتا ہے تو پریشانی کی حالت میں طرح طرح کی لا حاصل کوششیں کرتا ہے مثلاً اپنے آپ کو کوسنا، کسی اور کو برا بھلا کہنا، اپنا ماتھا پیٹنا، ضروری کام چھوڑ کر بیٹھ جانا تا کہ بھولی ہوئی بات (شے) یاد کر سکے۔ یہ تمام حالتیں ناپسندیدہ اور مزید پریشان کن ہیں۔ ان تمام صورتوں میں وقت ضائع ہوتا ہے، بچی کھچی ذہنی صلاحیتیں بھی کام کرنا چھوڑ دیتی ہیں اور زیادہ امکان یہ ہی ہوتا ہے کہ انسان جو کچھ بھول چکا ہے اسے یاد نہ کر پائے۔ اگر ایسا کرنے کے بجائے درود شریف پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ جل مجدہ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف توجہ مرتکز ہونے سے بھولی ہوئی بات (شے) بھی یاد آ جائے گی اور ثواب بھی حاصل ہوگا۔

4۔ احادیث مبارکہ میں آیا ہے کہ:

جب کوئی چیز گم ہوجائے یا غلام (نوکر، جانور وغیرہ) بھاگ جائے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ رَآدَّ الضَّآلَّةِ وَ هَادِيَ الضَّلَالَةِ اَنْتَ تَهْدِيْ مِنَ الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَآلَّتِيْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَآءِكَ وَفَضْلِكَ۔

اے اللہ تعالیٰ گم ہوئی چیزوں کو واپس لانے والے، اور بھٹکے ہوئے کو راہ دکھانے والے، تو ہی بھٹکے ہوئے کو راستہ دکھاتا ہے۔ تو اپنی قدرت اور طاقت سے میری کھوئی ہوئی چیز کو دلا دے، اس لیے کہ وہ چیز تیری ہی دی ہوئی اور تیرے ہی فضل وانعام میں سے ہے۔

ایک اور حدیث پاک میں ارشاد ہوا ہے کہ متاثرہ شخص وضو کرے اور دو (۲) رکعت نماز پڑھے اور التحیات کے بعد یہ دعا کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ يَا هَادِيَ الضَّآلِ وَرَآدَّ الضَّآلَّةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَآلَّتِيْ بِعِزَّتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَآءِكَ وَ فَضْلِكَ۔

اَللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ (دعا مانگتا ہوں) اے گمراہ کو ہدایت دینے والے اور کھوئی ہوئی چیز کو واپس لانے والے تو اپنی قدرت و طاقت سے میری کھوئی ہوئی چیز کو واپس دلا دے اس لئے کہ وہ تیری ہی دی ہوئی اور تیرے ہی فضل وانعام سے ہے۔

قارئین کرام! مندرجہ بالا دعاؤں کے اول وآخر درود شریف پڑھا جائے اور ان دعاؤں کے بعد بھی درود شریف کا ورد جاری رکھا جائے تو مندرجہ بالا تمام احادیث مبارکہ پر عمل کی سعادت کے ساتھ ساتھ اور بہت سے فوائد بھی حاصل ہوں گے۔ ویسے بھی ہر عبادت کے ساتھ درود شریف پڑھنا لازمی ہے کیونکہ بغیر درود شریف کے عبادت اور دعا رَد ہوجاتی ہے۔

حوالہ جات وحواشی

001- شرف النبی، ابوسعید نیشاپوری، صفحہ نمبر 444

002- فضائل وآداب درودشریف، ص 14

003- ردالمختار، جلد اول، ص 383

004- فضائل درودشریف، ن، ص 139

005- جواہرج 4، ص 154، بحوالہ حدیث طبرانی

006- جواہر جلد 4، ص 236

007- خزینہ درودشریف از علامہ عالم فقری، ص 32

008- درمختار جلد اول، فضائل درود شریف، ن ص 17

009- درودشریف کے فضائل وآداب، ص 13

(ب) جواہر البحار، جلد اول، حصہ دوم ص 789

010- القول البدیع

011- تفسیر کبیر از علامہ رازی، فضائل درودشریف از مولانا زکریا ص 16

012- فضائل درودشریف، ز، ص 16

013- جلاء الافہام ص 16، ق ن ص 24، کنز العمال

014- القول البدیع اردو ص 35؛ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، دیلمی، ابویعلی الصابونی، ابن ابی عاصم، المجد اللغوی، ابونعیم رحمہم اللہ تعالیٰ اور بھی کئی طرق (مختلف راویوں) سے روایت ہے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ، ابی داؤد، ترمذی، حاکم، حضرت ابن عباس، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ

015- سعادۃ الدارین، ق ن ص 87

016- سعادۃ الدارین، ق ن ص 87

017- درۃ الناصحین مصری عربی ص با، آب کوثر، ص 105

018- تفسیر عزیزی فارسی، پارہ عم ص 149

019- جلاء الافہام ص 18، سعادۃ الدارین

020- رواہ ابن حبان ص 18، جلاء الافہام

021- جلاء الافہام ص 18، المستدرک حاکم جلد اول ص 207، عن ابو اسیر انصاریؓ فی ابوداؤد، جلد اول ص 73، کتاب الاذکار امام نوویؒ ص 16، بیہقی شریف جلد دوم ص 442، جلاء الافہام ابوھریرہؓ، ص 21 اردو ترجمہ

022- جلاء الافہام فی الصلوۃ والسلام علی خیر الانام، ص 18

023- القول البدیع ص 129، سعادۃ الدارین ص 63

024- حصن حصین ص 112

025- شرح شفا شریف جلد دوم ص 117، اردو ترجمہ القول البدیع ص 113

026- سعادۃ الدارین، ق ن، ص 138

027- القول البدیع ص 87، کشف الغمہ ص 272 جلد اول

028- حصن حصین ص 99

029- ابوداؤد

030- عن عمرؓ فی جلاء الافہام اردو ص 36

031- عبدالرزاق وعبدبن حمیدعن وضعفہ عن جابر
032- جلاءالافہام عربی ص46
033- بھجۃ المحامل ص413، جلد2، آب کوثر ص115
034- القول البدیع ص117
035- ابن سعدوسمویہ والبغوی والبارودی وابن قانع طب عن زید بن خارجہ
036- مستدرک الحاکم، سعادۃ الدارین، ق ن، ص71
037- سعادۃ الدارین
038- سعادۃ الدارین، ق ن ص86، جلاء الافھام ص24 اردو
039- اخرجہ الدارقطنی وبیہقی عن ابی مسعود الانصاریؓ سعادۃ الدارین، ق ن ص92
040- عن عمر بن الخطابؓ فی جلاء الافھام ص30
041- مسلم، عمرو بن العاصؓ فی جلاء الافھام ص61، سعادۃ الدارین، ق ن ص71
042- جلاءالافھام، ص899
043- جلاءالافھام، ص192
044- جلاءالافہام، ص192
045- جلاءالافہام، ص193
046- جلاءالافھام، ص193
047- جلاءالافھام، ص193
048- جامع صغیر ص54 ج اول، آب کوثر ص ب 3
049- رواہ ابونعیم وغیرہ عن ابن عباسؓ
050- الخصائص الکبری ص260 فض ن، ص27، جلاءالافہام، ص70
051- فض ن، ص48، افضل الصلاے، ص40، جلاءالافہام اردو، ص67
052- رواہ ابوداؤدوالنسائی، بسند جید، جواہر البحار جلد چہارم، ص166، فضائل درودشریف جلداول ص49، جلاءالافہام، ص67
053- فض ز، ص44، جلاءالاافہام، ص55، آب کوثر ص58، الترغیب والترہیب، ص504
054- سعادۃ الدارین ص62، آب کوثر ص107
055- کشف الغمۃ، جلداول ص969، القول البدیع ص403، آب کوثر ص113
056- ابن حبان، حضرت کعب بن مالکؓ، فض ز ص50
057- اقتباس از حدیث پاک روایت از حضرت انسؓ فی بخاری، مسلم ومشکوٰۃ شریف، فض ز ص50
058- جواہرالبحار، جلداول ص368
059- حصن حصین، ص115
060- بہارشریعت ص16 حصہ اول
061- القول البدیع مترجم، ص96
062- القول البدیع ص124، سعادۃ الدارین ص66، آب کوثر ص60
063- سعادۃ الدارین ص61
064- جلاءالافہام ص18
065- القول البدیع، ص116، سعادۃ الدارین ص61
066- جامع الصغیر ص28 جلددوم از جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
067- جذب القلوب ص250

068- کتاب الشفاء لقاضی عیاض، ص40، جلد اول والخامس فی التاریخ الکبیر للبخاری ایضاً ص400، جلد اول

069- خصائص کبریٰ، ص153، جلد اول

070- خصائص کبریٰ اردو، ص121، جلد اول

071- الشفا، ص40، جلد اول

072- الوفا باحوال المصطفٰے ﷺ، ص803

073- خلاصۃ الوفا، ص220

074- جلاء الافہام مترجم، ص248

075- بالِ جبریل، ص325

076- جذب القلوب ص248 تا249

077- جلاء الافہام، ص203

078- احیاء العلوم، جلد اول، ص318؛ فض ن ص62

079- جلاء الافہام، ص101

080- آبِ کوثر، ص282

081- لواقع الانوار، ص285

082- فض ن ص52

083- افضل الصلوٰۃ 31، فض ن ص52

084- القول البدیع ص66، 78، نسائی شریف، جلاء الافہام ص43 عن حضرت حسن بن علیؓ، حضرت ابو ہریرہؓ، مشکوٰۃ شریف ص199 عن حضرت علیؓ، الوفا ص808 عن علی بن حسینؓ، جلاء الافہام ص59 عن ابی ذرؓ، کنز العمال جلد اول، ص123 عن حضرت حسن بن علیؓ و عن حضرت عوف بن مالکؓ

085- القول البدیع فی الصلاۃ علی النبی الشفیع، عبدالرحمٰن سخاوی ص116، جلاء الافہام ص43، نسائی شریف

086- القول البدیع ص78، کنز الاعمال جلد اول ص123

087- القول البدیع ص77، کنز العمال جلد اول ص128، عن حضرت ابو ہریرہؓ بہ تغیر الفاظ، جلاء الافہام ص42

088- عن جابر بن سمرۃؓ، جلاء الافہام ص54، عن عبداللّٰہ بن جرادؓ فی کشف الغمۃ لا مام شعرانی ص271، افضل الصلوٰۃ علی سید السادات ص44

089- القول البدیع ص151، آبِ کوثر ص91

090- القول البدیع ص150، جلاء الافہام ص46 بتغیر الفاظ

091- کنز العمال ص128 جلد اول، جلاء الافہام ص14، ص15 عن ابن حبان، القول البدیع ص49 بتغیر الفاظ

092- القول البدیع ص140، آبِ کوثر ص90

093- القول البدیع ص150، آبِ کوثر ص92

094- القول البدیع ص147، نزہۃ الناظرین ص31، افضل الصلوۃ علی سید السادات ص45 لا مام نبہانی ؒ الغمۃ جلد اول ص272 لا مام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ

095- القول البدیع ص148، افضل الصلوٰۃ علی سید السادات ص45 امام نبہانی رحمۃ اللہ علیہ، کشف الغمۃ جلد اول ص272 لا مام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ

096- ابو عبداللہ محمد بن عیسیٰ ترمذی، مطالع المسرات (شرح دلائل الخیرات)، (بیروت: دار الفکر) ص6

097- ابو عبداللہ محمد بن عیسیٰ ترمذی، مطالع المسرات (شرح دلائل الخیرات) ص6؛ آبِ کوثر ص99

098- القول البدیع ص116، آبِ کوثر ص101

099- جلاء الافہام ص16، القول البدیع ص77، مشکوٰۃ جلد اول ص197، ترمذی شریف بتغیر الفاظ، آبِ کوثر ص94، فض ز ص73

100- فیض القدیر، ص404 جلد3

101- کنز العمال، جلد10 ص134 تا143، قلمی نسخہ ص73

102- جلاء الافہام اردو، ص224